97
96
95
08
07
06
05
04
03
02
1142
1041
728
900
1404
300
1062
589
624
700
616
400
376

Marfat.com

بسمہ تعالیٰ

تمہید

یہ مختصر کتاب کالج کے طلباء کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہے۔ میرا خیال تھا کہ اس کو انگریزی کے قالب میں ڈھالتا تاکہ طلبا کو یہی باتیں زیادہ دلپذیر صورت میں میسر ہوتیں مگر بدیں وجہ باز رہا کہ اُردو میں لکھنے سے اگرچہ انگریزی کے شیفتہ آجکل کے جدت پسند نوجوان اسکو اسی اہمیت کی نظر سے نہ دیکھینگے جیسے وہ کسی کم مفید وکم مایہ انگریزی میں لکھی ہوئی کتاب کو دیکھتے ہیں۔ تاہم فقط مشرقی السنہ کے طالبعلموں کا فریق محروم تو نہ رہ جائیگا۔

سرسری ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ فارسی انشاء پر اس طرز کی کوئی کتاب جہانتک مجھے علم ہے ابھی تک نہیں لکھی گئی۔ اس میں اگرچہ انگریزی سوابق کا کسی حد تک تتبع کیا گیا ہے۔ لیکن یہ کوشش کی گئی ہے کہ فارسیت کا انداز اپنی اصلی آب و تاب نہ کھو بیٹھے۔

ایران میں جو زبان آجکل مروج ہے وہ سعدی حافظ وغیرہم کی زبان سے بہت تفاوت رکھتی ہے ...ف اس لحاظ سے کہ یورپ کی مختلف السنہ کے متعدد الفاظ و اصطلاحات اسمیں سرایت کر گئے ہیں بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ بعض الفاظ کے سابقہ معانی میں قابل غور انقلاب واقع ہو چکا ہے گرامر میں بعض لازمی تبدیلیاں ہوگئی ہیں۔ اور کل کا کل انداز بیان کسی حد تک پلٹ گیا ہے۔ اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ اس نئے انداز کو حتی المقدور ترجیح دی جائے۔ مختلف تغیرات کو دوران کتاب میں حواشی کے ذریعے سے بوقت ضرورت جتلا دیا گیا ہے۔ اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ایک فہرست جدید الفاظ محاورات اور اصطلاحات کی کتاب کے آخر میں لگا دی گئی ہے۔ تاکہ متعلم کو ترجمے میں مدد مل سکے۔

آخر میں مجھ کو اپنے اُستاد مولانا اصغر علی صاحب روحی پروفیسر اسلامیہ کالج کا شکریہ ادا کرنا ہے جنہوں نے مجھ کو کئی ایک لغزشوں پر مطلع فرما کر ممنون فرمایا۔ خدا ایسے ادب پرور فاضل کو حیات دراز ارزانی کرے جن کی نسبت یہ فیصلہ کرنا مشکل ہے کہ ان کی معلومات زیادہ ہمہ گیر ہیں یا مذاق زیادہ سلیم۔

اور میں اپنے مکرم مہربان قاضی افضل حق صاحب ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج کا بھی تہ دل سے مشکور ہوں انکے ایماء پر میں نے اسباق کی تعداد میں اور امثلہ مشقی میں کسیقدر اضافہ کیا ہے۔ اگرچہ "انگریزیت" کے عنصر کو باوجود فرمائش آنجناب کم نہ کرسکا۔ خاکسار کی رائے میں یہی امر اس کتاب کا مابہ الامتیاز ہے۔

محمد علم الدین لدھیانہ ۱۹۲۱ء

Marfat.com

دیباچہ دُوسرا ایڈیشن

الحمد للہ کہ یہ کتاب مفید ثابت ہوئی اور اس کے پبلشر شیخ مُبارک علی صاحب کو دُوسرے ایڈیشن کی فرمائش کرنی پڑی۔ اس ایڈیشن میں معتدبہ اضافات کئے گئے ہیں۔ جو کتاب کے حجم کو ثلث سے زیادہ بڑھا دیں گے۔ اور توقع ہے کہ متعلمین کا گروہ ان کو بنظر استحسان دیکھے گا۔

گورنمنٹ کالج لُدھیانہ میں تین سال کام کرنیکے بعد مجھ کو تلخ تجربہ ہُوا کہ چونکہ میں نے عربی فارسی سے شغف پیدا کیا اور دُوسرے مضامین انگریزی، ہسٹری، علم الاقتصاد وغیرہ سے انحراف کیا۔ مجھ کو اپنے قدامت پسند انتخاب کا لازمی خمیازہ اٹھانا پڑے گا۔ چنانچہ مجھ کو یقین دلا دیا گیا کہ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ مجھ کو اور میرے ہم رُتبہ شرکائے کار کو پراونشل عہدۂ ملازمت میں بھی کبھی لینے کو تیار نہیں۔ اور ہم کو سررشتہ تعلیم کے اسفل ترین طبقہ میں ملازمت میں زندگی بسر کرنا ہے۔ تعلیمی شغل بہت محبوب ہے مگر نہ جب کہ پیٹ پر آرے چل رہے ہوں۔ بکراہت مجھ کو آل انڈیا امپریل کسٹم سروس کے مقابلہ کے امتحان میں شریک ہونا پڑا اور آخر تقدیر کی کشائش مجھ کو یہاں کھینچ لائی۔ مجھ کو دیکھ کر میرے ہم نفس ایک پروفیسر سنسکرت بھی تبعاً مقابلہ کے امتحان میں بیٹھے اور کامیاب ہُوئے۔ وہی مشرقی زبان جو سررشتہ تعلیم میں مجھ کو کس مپُرسی کے عالم میں رکھنے کا موجب تھی اس ترقی کے حاصل کرنے میں میری معاون بنی۔ یہاں تعلیمی مشغلہ نہیں۔ مگر مذاق باقی ہے۔ اور گاہے گاہے کوئی ایرانی تاجر آفس میں آ نکلتا ہے یا کسی مجلس میں تکلّم کا موقع ملتا ہے۔ تو فارسی کے شیریں کلمات رُوحانی بالیدگی کا باعث ہوتے ہیں۔

خاکسار علم الدین
اسسٹنٹ کلکٹر آف کسٹم بمبئے

۱۵ اکتوبر ۱۹۲۸ء

Marfat.com

فصل اوّل

بحث فعل

ماضی مطلق

فارسی ترجمہ	فقرے
در اندک وقت آفتاب پیدا شد	۱۔ تھوڑی دیر میں آفتاب نکل آیا۔
برف از حرارت آفتاب آب شد	۲۔ دھوپ کی گرمی سے برف پگھل گئی۔
یک فنجان قہوہ خوردم و پا شدم	۳۔ میں نے قہوہ کی پیالی پی اور اٹھ کھڑا ہوا۔
ہر کسے را دیدند بکشتن دادند۔	۴۔ جس کو دیکھا قتل کروا دیا۔
چون بروئیش نگاہ کرد بے اختیارانہ بخندہ درآمد	۵۔ جب اسکی صورت دیکھی تو وہ بے اختیار ہنس پڑا
ہمہ مردم از دُود زغال رُو سیاہ گشتند۔	۶۔ کوئلے کے دھوئیں سے سب کے منہ سیاہ ہو گئے
ایں ہر دو کتابہا در قرن ششم عیسوی نوشتہ شد	۷۔ یہ دونو کتابیں چھٹی صدی عیسوی میں لکھی گئیں۔
توی تماشا خانہ جمعیت زیادی بُود۔	۸۔ تھیٹر کے اندر بہت ہجوم تھا۔

مذکورہ بالا فقروں میں جو صیغے فعل کے لائے گئے ہیں۔ وہ سب کے سب ماضی مطلق کے ہیں جیسے خوردم۔ دادند۔ بُود۔ شد وغیرہ اور مصدر کی علامت نون اور اسکے ماقبل کی حرکت کو گرا کر بنائے گئے ہیں۔ خندیدن کا نون گرایا اور دال کی زبر کو بھی۔ خندید رہ گیا۔ ماضی مطلق مجہول

Marfat.com

کے لئے ماضی مطلق کے اخیر میں ہائے سکتہ زیادہ کرکے شد۔ شدند لگا دیتے ہیں۔ جیسے نوشتن سے نوشتہ شد۔ لکھا گیا۔ اسی سیدھے قاعدے کے مطابق ماضی مطلق کے صیغے بنا کر ذیل کے فقروں کا سلیس فارسی میں ترجمہ کرو۔

تمام دن گذر گیا اور وہ نہ آیا۔ زخمی نے نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑا۔
انہوں نے مجرم کو پھانسی پر لٹکا دیا۔ ہم نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا اور سو گئے۔
تو پھر بشیر کے گھر کیوں گیا۔ انعام کی کتابیں لڑکوں میں تقسیم کر دی گئیں۔
حیرت ہے کہ رات آپ اتنی دیر سے آئے یوسف اور نجمہ کا نکاح ہو گیا۔
انہوں نے مہمانوں کی آؤ بھگت میں کوئی کسر باقی نہ رکھی کوئی اور اخبار مرتبہ میں ہمارے اخبار کو نہیں پہنچا

ماضی قریب

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ سلیم نے ابھی صبح کا کھانا نہیں کھایا ہے	سلیم ہنوز نہار نخوردہ است
۲۔ ہم دنیا داروں نے خدا کو کس طرح بھلا رکھا ہے	ما دنیا داراں خدا را چہ طور فراموش کردہ ایم
۳۔ تو نے مفت میں اپنے آپکو مصیبت میں ڈالا ہے۔	تو بے جہت خود را بہ بلا انداختہ بودی۔
۴۔ میرا بھی یہی خیال تھا کہ تمام نوکر اپنا اپنا روپیہ لے چکے ہیں۔	من ہم خیالم ایں بود کہ ہمہ پیش خدمتان پول خود شاں را گرفتہ اند
۵۔ تم بی۔ اے کے امتحان میں کس نمبر پر آئے ہو	در امتحان بی۔ اے شما بکدام نمرہ آمدہ اید
۶۔ جعفر نے دس روز سے اپنی دکان بند کر رکھی ہے	دہ روز است کہ جعفر دکان خود را تختہ کردہ است
۷۔ تمہارا بھائی چڑیا گھر کی سیر کو گیا ہے	برادرت بتماشائے جانورخانہ رفتہ است
۸۔ امریکہ بھی جنگی جہاز بنانے میں یورپ سے پیچھے نہیں رہا ہے۔	ینگی دنیا ہم در ساخت کشتی ہائے جنگی از فرنگستان عقب نماندہ است۔

یہ تمام جملے ماضی قریب کی مثالیں ہیں۔ ماضی مطلق کے آخر میں ہائے سکتہ زیادہ کرکے است۔ اند۔ ہستی وغیرہ لگائے گئے ہیں مجہول ماضی قریب کیلئے رفتہ۔ کردہ۔ خوردہ۔ کے بعد شدہ

Marfat.com

است شدہ اند۔ کے مناسب صیغے لگائے جاتے ہیں۔ جیسے خوردہ شدہ است کھایا گیا ہے۔ اسی قاعدے کی بنا پر ذیل کے اردو فقروں کا فارسی میں ترجمہ کرو۔

میں سمجھا کہ شاہ ایران بھی تشریف لے آئے ہیں۔ کل اس نے پروفیسر[1] صاحب کو ایک اور خط بھیجا ہے۔ خدا نے یہ رنگا رنگ کے درخت کیا خوب بنائے ہیں۔ تو نے دوات میں پانی بھی ڈالا ہے یا نہیں۔ ہم نے افغانوں سے صلح کا عہد کر لیا ہے۔ اس نے کیا ہی اچھا لباس پہنا ہے۔ آج کمرے میں نوکر نے جھاڑو[2] کیوں نہیں دیا ہے۔ شہزادہ ولیعہد سفر سے واپس آ گئے ہیں۔ اس نوجوان کی ہمت نے قوم میں نئی روح پھونک دی ہے۔ میں نے اس وطن دوست شاعر کے اشعار خود اپنے کانوں سے سنے ہیں۔

ماضی بعید

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ خورشید نسا اسی روز اپنے شوہر کے گھر سے واپس آ گئی تھی	خورشید نسا ہماں روز از خانہ شوہرش برگردیدہ بُود
۲۔ اتنا بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہ دیکھا تھا	باغے بایں بزرگی و قشنگی ہرگز ندیدہ بُودم
۳۔ میں ابھی گھر سے نہیں نکلا تھا کہ بندوقوں کی آواز پھر سنائی دی۔	ہنوز از خانہ بیروں نہ رفتہ بودم کہ باز تراق تراق تفنگہا بگوشم رسید۔
۴۔ یہ وہی شیر تھا جس کے پاؤں سے غلام نے کانٹا نکالا تھا	ایں ہماں ببر بود کہ از پایش غلام خارے بکندہ بُود
۵۔ مجھے دو تین سال پہلے بھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوا تھا	دو سہ سال قبل ازیں ہم مرا اتفاق صحبتش افتادہ بُود
۶۔ بازار میں جگہ جگہ لڑکے کھڑے تھے۔	در بازار بچہ ہا ہر کجا استادہ بُودند
۷۔ مہمانوں کے لئے بڑے کمرے میں دریاں اور فرش بچھایا گیا تھا۔	از برائے مہماناں در اطاق بزرگ غالیہا ومفرش ہا گذاشتہ شدہ بُود۔
۸۔ گاڑی میں سوار ہو کر جس راستہ سے ہم آئے تھے واپس لوٹ گئے	سوار کالسکہ شدہ از راہی کہ آمدہ بودیم برگشتیم

ماضی بعید کیلئے جیسا کہ مثالوں سے واضح کیا گیا ہے۔ ماضی قریب کی طرح ماضی مطلق کے

---

[1] پرفسور جیسے ڈاکٹر سے دکتور [2] جاروب کردن۔

آخر میں ہ لگا کر بود۔ بودند...... زیادہ کئے گئے ہیں مجہول کے لئے بود وغیرہ کے آگے شدہ لگا دیا جاتا ہے۔ جیسے نوشتہ شدہ بود لکھا گیا تھا۔

فارسی ترجمہ کرو

باپ کے مرنیکے بعد بڑے بھائی نے ہی ان سب کو پالا تھا۔ آگ گھر کے تمام مال واسباب کو جلا چکی تھی۔ پہلے بھی اسی طرح ایک کشتی دریا میں ڈوب گئی تھی۔ اس واقعہ کو چار پانچ سال گذر چکے تھے۔ جب ہم سٹیشن پر پہنچے گاڑی چل چکی تھی۔ تمام سپاہی تتر بتر ہو گئے تھے۔ کیا آپ اس جلسے میں گئے تھے۔ ہاں میں بھی حاضر تھا۔ گرمی حد سے زیادہ گذر چکی تھی۔ خلقت کو مینہ کا سخت انتظار تھا۔ بچوں نے رات کا بہتر حصہ انتظار میں گذارا تھا اور آخر ماں کا انتظار کرتے سو گئے تھے۔

ماضی استمراری

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ اگلے زمانیکے لوگ انکو جان کے برابر سمجھتے تھے۔	در زمان پیشین مردم اینہا را با جان برابر می پنداشتند (یا دانستند)
۲۔ کمینے لوگ خوشامد وغیرہ سے اعلیٰ منصب حاصل کرتے تھے	ناکسان بہ چاپلوسی و چرب زبانی بمراتب بلند می رسیدند (یا نائل گردیدند)
۳۔ جدھر اس کی آنکھ اٹھتی ریت کے ٹیلوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا	بہ ہر جانب کہ مے دید بجز تودہ ہائے ریگ ہیچ چیز بہ نظر نمے آمد۔
۴۔ ہر روز صبح کو اٹھتا جنگل میں جاتا خشک لکڑیاں لے آتا اسی طرح گذارہ کرتا۔	ہر روز علی الصباح برخاستہ بہ صحرائے رفت و ہیزم خشک می آورد۔ بہمیں روش زندگی بسر می برد۔
۵۔ سال میں ایکبار وہ اسی ہال کمرے میں لکچر دیتا تھا	ہر سال یک مرتبہ در ہمیں تالار طولانی نطقے مے کرد۔
۶۔ اندھیری اٹھی اور گرد اس قدر اڑی کہ ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتا تھا۔	بادے سخت برخاست و گرد چناں انگیختہ شد کہ یکدیگر را نمی دیدند۔
۷۔ جب رات ہوتی تو بادشاہ مجلس خاص قائم کرتا۔ اور اسی طرح مزے سے زندگی بسر کرتا۔	چوں شب در می آمد سلطان خلوتے می ساخت و ہمیں ساں عیش خوش مے راند

Marfat.com

۔بجلی کی کڑک کو وہ جنوں کے گھوڑوں کی آواز سمجھتا تھا۔ صدائے رعد را صدائے پائے اسب عفریتیاں خیال مے کرد

جیساکہ مثالوں سے ظاہر ہے ماضی ناتمام ماضی مطلق کے اوّل میں لفظ می لگا کر بنایا جاتا ہے۔ پہلے می کی جگہ ہمی بولتے تھے اب متروک ہے مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعدہ لگا کر مے شد۔ مے شدند وغیرہ ایزاد کرتے ہیں۔ جیسے پروردہ می شد۔ پلتا تھا۔ داشتہ می شدند۔ رکھے جاتے تھے ٭

ترجمہ کرو

وہ خطرے کے وقت ہمیشہ سچ کہتا تھا۔ اسکے ہاتھ پاؤں کانپ رہے تھے چہرہ زرد تھا۔ نوکر اتنا شور کر رہے تھے کہ ہم کچھ نہیں سن سکتے تھے۔ وہ دن رات اسی طرح سفر کرتا رہا حتی کہ ایک شہر دکھائی دیا۔ دریائے ستلج پہلے ذرا اس طرف بہتا تھا۔ مینہ برس رہا تھا۔ رات اندھیری تھی بجلی چمک رہی تھی۔ کبھی دوڑتا۔ کبھی چلتا کبھی پھر ٹھہر جاتا۔ لطیف دفتر ہر روز دیر سے جاتا اور اسکے افسر اس سے ناخوش رہتے۔ جب کبھی اس کی صحت خراب ہوتی وہ کسی پہاڑی مقام پر چلا جاتا ٭

ماضی شکّی وتمنّائی

ماضی شکی کیلئے ماضی مطلق کے آخر میں ہ لگا کر باشد۔ باشند وغیرہ زیادہ کر دیتے ہیں جیسا بھی فاعل کا تقاضا ہو مثلاً آمدہ باشد آیا ہوگا۔ اگر طعام خوردہ باشد اورا اینجا بفرست اگر اس نے کھانا کھا لیا ہو تو یہاں بھیجدینا۔ مجہول کے لئے باشد وغیرہ کے پہلے شدہ بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے نوشتہ شدہ باشد۔ لکھا گیا ہوگا ٭

ماضی تمنائی کے معنوں میں بھی اب صیغۂ استمراری مستعمل ہوتا ہے۔ جیسے اے کاش گاہ گاہ می آمد۔ پہلے ماضی مطلق کے اخیر میں یائے مجہول بڑھا کر تین صیغے واحد جمع غائب و واحد متکلم کے بنائے جاتے تھے۔ یعنی کردے۔ کردندے۔ کردمے اب اس کا استعمال تمنائی کیلئے کم ہوگیا ہے۔ ہاں کبھی کبھی ماضی استمراری کیلئے اس کو لے آتے ہیں شاہ فیاض دل بہ شاعران انعام فرمودے انعام دیتا رہتا۔ مجہول کیلئے اسطرح بولتے ہیں۔ نوشتہ شدے۔ نوشتہ شدندے نوشتہ شدمے۔

ان دونو ماضیوں کی مثالیں اسباق مشق میں آئیں گی ٭

Marfat.com

مضارع اور حال

فارسی ترجمہ	فقرے
چہ حرفِ بے خود مے زنی ؟	۱۔ تم کیسی بہکی ہوئی باتیں کرتے ہو ؟
برادر تو چہ دانی دریا بسیار با وسعت چیزے است	۲۔ بھائی تو کیا جانے سمندر بڑی چیز ہے ۔
دانایاں ہیچ چیز را تلف نے کنند ۔	۳۔ دانا کسی چیز کو ضائع نہیں کرتے ۔
ہر کس بہ پلیس بے احترامی کند قتلش واجب است	۴۔ جو پلیس کی بیعزتی کرے اسکو مار دینے کا حکم ہے
ہر کس با ہر کس میل دارد مے رقصد ۔	۵۔ جسکا جی جس سے ملکر چاہتا ہے ناچتا ہے ۔
فرزندے کہ بسیار نیکو روئے باشد پدر و مادر اورا نام زشت می نہند ۔	۶۔ جو بچہ خوبصورت ہو ماں باپ اسکا بُرا نام رکھتے ہیں ۔
ایں کتابہا چنداں بکار مبتدیاں نمے خورد ۔	۷۔ یہ کتابیں کچھ ایسی مبتدیوں کے کام کی نہیں ہیں ۔
کتاب خانۂ ملی پاریس وافرترین کتابہائے علوم شرقیہ مے دارد ۔	۸۔ پیرس کی قومی لائبریری میں سب سے زیادہ مشرقی علوم کی کتابیں موجود ہیں ۔
ژاپون در تمدن و تہذیب بر سائر ممالکِ آسیا سمتِ تقدم دارد	۹۔ جاپان تہذیب و تمدن میں ایشیا کے باقی مُلکوں پر فوقیت رکھتا ہے

مضارع سے پہلے می لگا کر حال بنایا گیا ہے۔ خود مضارع بنانے کے کوئی مُعیّن طریقے نہیں ۔ فارسی زبان کی بہت کتابیں پڑھنے اور بہت بولنے سے فکر کو اور زبان کو ایک ڈھب آجاتا ہے کہ صحیح مضارع نکال لیتے ہیں "بعض اوقات مضارع حال کا کام دیتا ہے۔ جیسے آخری فقرے میں بعض اوقات استقبال کے معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔ "تا آب دجلہ رود من ہم بخورم جب تک دجلہ کا پانی جاری ہے میں کھاتا جاؤنگا ۔ اسی طرح حال مستقبل کے معنوں میں آتا ہے ۔ یک ساعت بعد شام میخورم ایک گھنٹے کے بعد شام کا کھاؤں گا"

خُدا اس کو خوش رکھے ۔ ایسے دُعائیہ فقروں میں مضارع کے آخری حرف کے پہلے الف زیادہ کر دیتے ہیں ۔ جیسے خدا اورا شادماں داراد ۔

Marfat.com

ترجمہ کرو

سمندر میں کبھی کبھی طوفان بھی آجاتا ہے۔
اس کوئیں سی سمندر کیونکہ بڑا ہو سکتا ہے۔
کہیں یہ مبارک گھڑی یونہی نہ گذر جائے۔
جو چیز بکثرت ہوتی ہے وہ بے قدر ہو جاتی ہے
کہنے اور کرنے میں بڑا فرق ہوتا ہے۔
ایسے انگوروں کا گچھا ایک روپیہ کو بھی نہیں دیتے۔
دروازہ میں قدم رکھتے ہی باغ نظر آتا ہے۔
آپ دوسروں کو منع کرتے ہیں اور خود شراب پیتے ہیں
ہم مصیبت میں صبر کرتے ہیں اور نعمت کا شکر کرتے ہیں۔ پھر خادم لوگ اپنے آقا کی خدمت میں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

(۱) مضارع مجہول کے لئے ماضی مطلق کے بعد ہائے سکتہ ایزاد کرتے ہیں۔ اور شود شوند کے صیغے بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے خوردہ شود کھایا جائے۔

حال مجہول کے صیغوں کیلئے شود شوند وغیرہ کے پہلے مے لگا دیتے ہیں۔ جیسے خوردہ مے شود کھایا جاتا ہے ۔

استقبال

فقرے	فارسی ترجمہ
۱۔ یہ جلا ہوا پل اسکا بھاری بوجھ کیسے سہار سکیگا۔	ایں پل سوختہ بار گرانش را چہ بیتواند برداشت
۲۔ اُسنے مجھسے وعدہ کیا ہے کہ جو کچھ حکم ہوگا بجا لائے گا۔	بمن وعدہ کردہ است کہ آنچہ کہ فرمان باشد بجا خواہد آورد۔
۳۔ خدایا دُنیا کی اِن مصیبتوں سے کبھی نجات بھی ملے گی۔	خدایا ہرگز ازیں بلاہای دُنیا خلاص خواہم یافت۔
۴۔ اگر اسکا چچا مرگیا تو وہ اسکا مال حاصل نہ کر سکے گا۔	اگر عموش بمیرد نمے تواند بدولتش برسد۔
۵۔ آخر خاوند اور بیوی نے اقرار کیا کہ آئندہ آپس میں کبھی نہ لڑیں گے۔	بالآخرت شوہر وزن اقرار آوردند کہ ازاں پیش ہرگز باہمدگر نزاع نخواہند کرد۔
۶۔ اسکا باپ تمام ضروری باتیں اسکو سمجھائے گا۔	پدرش ہمہ مطالب لازمہ را باو اعلام خواہد نمود۔
۷۔ تم پچھلے غموں کو جلدی بھول جاؤ گے۔	غم ہائے گذشتہ را زود فراموش خواہید کرد۔

ماضی مطلق کے صیغے کے اول میں خواہد۔ خواہند کے مناسب صیغے بڑھا دینے سے استقبال ہو جاتا ہے صیغوں کے اختلاف سے ماضی کے صیغہ میں کوئی ادل بدل نہیں ہوتا۔ جو تبدیلی ہوتی ہے خواہد

Marfat.com

میں ہوتی ہے۔ یہ امر قابل لحاظ ہے کہ استقبال کے لئے محاورہ میں بالعموم حال کا صیغہ ہی بولا جاتا ہے۔ البتہ زمانہ آیندہ کا بہت دور ہونا ذہن نشین کرنا ہو تو استقبال کے صیغے سے کام لیتے ہیں۔ مجہول کیلئے ماضی کے بعد ہائے سکتہ زیادہ کر کے خواہد شد اور اسکے باقی صیغے لگائے جاتے ہیں۔ پرسیدہ خواہی شد تجھے پوچھا جائے گا۔

ترجمہ کرو:۔

(۱) جب وہ سنیں گے تو اپنے مظلوم بھائی کا ضرور ساتھ دیں گے۔

(۲) میں کل تمام دوستوں کی خدمت میں خط بھیج دوں گا۔

(۳) ہم بارہ[۱۲] بجے تک شکارگاہ پہنچ جائیں گے۔

(۴) آپ اصلی واقعہ سن کر حیران رہجائیں گے

(۵) تو تھوڑا جلدی ہی لے آئیگا یا ذرا دیر سے

(۶) وہ آجکل ہی میں اپنی سزا کو پہنچ جائے گا۔

(۷) آج رات آپ کس کمرے میں سوئیں گے۔

(۸) کیا وہ جادو کے زور سے دریا کا رخ پلٹ دے گا۔

(۹) چاند نکلتے ہی ہوا ٹھنڈی ہو جائے گی۔

(۱۰) خدا نے چاہا تو ہمارا ملک دنبدن ترقی کرتا چلا جائیگا

امر کا صیغہ مضارع واحد حاضر کی یا۔ کو رفع کرنے سے بنتا ہے۔ بودن مصدر۔ باشد مضارع۔ باشی صیغہ واحد حاضر۔ یا۔ کو دور کیا۔ باش امر حاضر رہ گیا۔ اسی طرح کن۔ ترس۔ خور۔ اکثر تزئین کلام کے لئے امر کے پہلے بائے زائد لگا دی جاتی ہے۔ جیسے بیا۔ بگو وغیرہ

امر کے پہلے م اکثر اور کبھی ن لگا دینے سے نہی حاضر بنجاتی ہے۔ جیسے مکن۔ نترس وغیرہ۔

اب ماضی۔ حال۔ استقبال کے صیغوں کی مشق کیلئے چند سبق مثالیہ چند مشقی درج کئے جاتے ہیں تاکہ ترجمہ میں متعلم کو کسی حد تک دسترس حاصل ہو جائے۔ ثقیل اور غیر مانوس الفاظ سے احتراز کرنا واجب ہے۔ جیسے یہ ضروری ہے کہ سلاست بیان اور سادگی الفاظ ہاتھ سے نہ جانے پائے۔ مثالیہ جملوں میں مختلف اسالیب کلام اور تراکیب پیش کی گئیں ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس اردو فقرے بھی اسی نیرنگی اور تنوع کو مدنظر رکھ کر لکھے گئے ہیں۔

سبق ۵ ہمیں امروز دفردا است کہ

Marfat.com

سبق نمبر ۱

فارسی ترجمہ	فقرے
ایں کتاب از آنِ کیست	(۱) یہ کتاب کس کی ہے؟
چند روز است کہ اینجا آمدہ است۔	(۲) وہ یہاں کتنے دنوں سے آیا ہوا ہے۔
مردماں و بچہ ہا در بازار بہر جا استادہ بودند۔	(۳) بازار میں جگہ جگہ آدمی اور لڑکے کھڑے تھے۔
دریں حال برادر کوچک گوپال از مدرسہ باز آمد۔	(۴) اتنے میں گوپال کا چھوٹا بھائی سکول سے آ گیا۔
ایں گیاہ در درد چشم را بسیار نافع است۔	(۵) یہ بوٹی آنکھ کی بیماریوں کیلئے نہایت مفید ہے
در لعل کوہ متعدد تو نلہائے ہم بنظر مے آمد [۱]	(۶) پہاڑ کے دامن میں چند ایک سرنگیں بھی دکھائی دیتی تھیں
خدا نہ کند کہ من چنیں کار کردہ باشم۔	(۷) خدا نہ کرے کہ میں نے ایسا کام کیا ہو۔
کاش درچنیں ناامنی بہ احمد آباد نمے رفت۔	(۸) کاش ایسی شورش میں وہ احمد آباد نہ جاتا۔
ہم بمن چنیں پیمانے بستہ است ہم بدیگراں۔ عہدے	(۹) اس نے مجھ سے بھی ایسا وعدہ کیا ہے اور
کہ بمن بست ہماں بدیگراں بمیاں آورد۔	دوسروں سے بھی
آنکہ گاوے بردہ است او دیگر دزدے است	(۱۰) جسنے بیل چرایا ہے وہ کوئی اور چور ہے۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

۱ یہی وجہ ہے کہ وہ یورپ سے ابھی واپس نہیں آئے۔ ۲ یہ کہتا تھا کہ اس کی آنکھ کھل گئی۔
۳ اُسنے عہد کرلیا کہ کبھی دوسرے کی مدد پر بھروسا نہ کرونگا۔ ۴ حامد بستر سے اٹھتے ہی مدرسے چلا گیا۔
۵ میں نے کیمبرج[۳] یونیورسٹی میں دس سال تعلیم پائی ہے۔ ۶ جبتک میں نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا تھا یقین نہ کرتا تھا۔
۷۔ ابتک کسی نے اس مرض کو دریافت نہ کیا تھا۔ ۸ یہ ایسا مشکل کام ہے کہ میں کوئی رائے نہیں دے سکتا۔
۹ جرمنی نے فرانس پر حملہ کیا ہے یا پولینڈ پر بھی۔ ۱۰ تمام لڑکوں کے سامنے اسکو سخت شرمندگی اٹھانی پڑی

---

[۱] می آمد صیغہ واحد ہے کیونکہ تونلہائے بے جان چیز ہے گو بلحاظ تعداد جمع ہے۔
[۲] برائے اینست کہ [۳] دار الفنون یا کلیّہ۔ [۴] طلب علم کردن یا کسب معرفت کردن [۵] ناخوشی [۶] زرمانیہ۔
[۷] فرانسہ [۸] پولونی۔ [۹] خجلت کشیدن۔

Marfat.com

سبق نمبر ٢

فارسی ترجمہ	فقرے
آہن چند مصرفہا میدارد و باز چہ قدر ارزان است	١. لوہا کتنے کام آتا ہے اور اس پر کس قدر سستا ہے۔
برگہای خرما بن را برائے ساختن بادبیزنہای دستی بکار میبرند	٢. کھجور کے پتوں سے دستی پنکھے بناتے ہیں۔
گاہے طفلاں ہم کارے بکنند کہ بزرگان متحیر مے مانند	٣. کبھی بچے وہ کام کرتے ہیں کہ بڑے دنگ رہ جاتے ہیں۔
حاتم مرد دلاور بود کہ سر تیر شد۔	٤. حاتم بہادر آدمی تھا افسوس کہ تیر لگتے ہی مر گیا۔
عجب حکیمے است کہ نیلوفر از بنفشہ باز نمے شناسد	٥. اچھا حکیم ہے کہ نیلوفر اور بنفشہ کی پہچان نہیں رکھتا۔
منصور بدار آویختہ شد تا بزبان ہمہ عالمیاں افتاد۔	٦. منصور سولی چڑھا تو کہیں جا کر مشہور خلائق ہوا۔
تا صدائے بلے اش شنیدند زنان و دختران ہمگی بنائے فریاد گذاشتند۔	٧. جونہی کہ اس کی ہاں کی آواز سنی عورتوں اور لڑکیوں نے چلانا شروع کر دیا۔
چنیں شاہ دادگستر را خدا ہزار سال بر سریر مملکت متمکن دارد	٨. خدا تخت سلطنت پر ایسے منصف بادشاہ کو ہزار سال قائم رکھے
ہرگاہ ایں قدر نوازشہا فرمودہ اید باید دریں کار ہم دست بدہید۔	٩. جہاں آپ نے اتنی مہربانیاں کی ہیں اس کام میں بھی امداد کیجئے۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(١) شاید[١] تو خود اس کا جواب نہیں دے سکتا۔ ٢ بات کو آخر تک سن[٢] لو پھر[٣] جواب دینا۔

(٣) نوکر کو جلدی بھیجنا[٤] میں یہاں انتظار کرتا ہوں ٤ جو کچھ میں نے کہا وہ تیری سمجھ[٥] میں آگیا۔

(٥) گرمی میں سورج کی تیزی سے زمین تپ جاتی ہے۔ ٦ پیچھے[٦] مڑ کر دیکھا تو سینکڑوں سپاہی دوڑے چلے آتے تھے

(٧) آجکل میں اس کا بیٹا موت کا شکار ہو جائے گا۔ ٨ میرے دل کی حرارت پانی سے نہیں بجھ[٧] سکتی۔

(٩) بیگم صاحبہ کے پاس جائے تو میرا اسلام کہنا[٨]۔ ١٠ مناسب ہے کہ اب ہم اسکی تمام خدمتوں کا ذکر کریں

١ مگر۔ ٢ گوش کردن ٣ بعد۔ ٤ روانہ کردن۔ ٥ حالی شدن واضح ہو جانا۔ ٦ پشت سر برگشت

٧ خاموش شدن ٨ عرضہ کردن۔

Marfat.com

سبق نمبر ۳

فقرے	فارسی ترجمہ
(۱) ایسا موقع پھر کبھی ہاتھ نہ آئے گا۔	ہیچو فرصتے دیگر ہرگز بدست نخواہد افتاد۔
(۲) اسی اثنا میں استاد آپہنچا اور سب تعظیم کیلئے کھڑے ہوگئے	دریں حال استاد ہم درآمد و ہمگی برائے تعظیم برخاستند
(۳) خیال ہے کہ گاڑی کا اسباب ڈاکوؤں نے لوٹ لیا ہوگا۔	مظنہ[۱] کہ راہزناں متاع عرّادہ راتخت کردہ باشند
(۴) اچھا اب یہ گواہ شہادت دے۔ دیکھوں کیا کہتا ہے۔	خوب! الآن ایں گواہ ادائے شہادت بکند۔ بہ بینم چہ مے گوید۔
(۵) میں کسی حد تک احتیاط سے چلتا ہوں ورنہ مجھ کو کیا ڈر ہے۔	من یک قدرے با احتیاط حرکت می کنم وگرنہ من چہ ترسے دارم۔
۶۔ غرض جیسا کہ میرے شوہر نے سمجھا دیا تھا وُہی ہُوا ہم جنگل کے ایک طرف پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے گولی چلادی۔	خلاصہ ہماں طور کہ شوہرم دستور العمل دادہ بود واقع شد ہمیں کہ بکنار جنگل رسیدیم فشنگی آتش زدند۔
۸۔ اگر میری قسمت میں بہادر خاوند ہوتا تو تیرے حصے میں کیوں نہ آجاتی۔	اگر شوہرے دلاور قسمت من بود چرا نصیب تو مے شدم۔
۹۔ اس کا قد کچھ ایسا اونچا نہیں عمر ۲۷ و ۲۸ سال کی ہوگی	قدش چناں بلند نیست سنش باید بست و ہفت ہشت سال باشد۔
۱۰۔ ایسی گاڑیاں کہیں نہ دیکھی گئیں تھیں۔	چنیں واگونہا[۲] ہیچ جا دیدہ نشدہ بود۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

(۱) کچھ میرے پاس ہے سب کچھ تمہیں دے جاتا ہوں (۲) جرمنی نے تمام دُنیا کو تبلادیا[۳] ہے کہ ضرورت کے وقت عہدنامے کاغذ کے ٹکڑے سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے (۳) زمانے کے گذرنے نے تمام دردوں

---

۱ یعنی یہ ظن ہے کہ یقین کہ یا محتمل است کہ بھی کہہ دیتے ہیں یعنی احتمال ہے کہ۔ ۲ انگریزی لفظ ویگن کو واگن بنالیا ہے۔ ۳ معلوم مزدن۔

Marfat.com

کو خاک کے برابر کر دیا ہے (۴) درزی۔ موچی۔ جولاہے کُل پیشہ ور لوگ پہلے[1] سے زیادہ محنت لیتے ہیں۔ (۵) جب جہاز بندر[2] کے قریب پہنچا سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے (۶) رات آدھی سے زیادہ گذر چکی تھی یا میں تھا یا خدا کی ذات جو میرے زخمی دل کو تسکین دیتی تھی۔ (۷) دوستوں سے کبھی کبھی مل۔ تاکہ ان کا اشتیاق بڑھے (۸) انگلستان میں عورتیں بندوقوں[3] اور کارتوسوں کے کارخانوں میں کام کرتی ہیں۔ (۹) یہ رسالہ[4] مہینے میں چار بار شائع ہوتا ہے۔ (۱۰) آج اس پیشین گوئی کو سو سال سے زیادہ مدت گذر چکی ہے۔

سبق نمبر ۴

اتنا خفا مت ہو کہ جو رغبت بھی اس کے دل میں ہو نفرت سے بدل جائے۔	چندیں عتاب مکن کہ ہر میل کہ داشتہ باشد بہ نفرت مبدل گردد۔
یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ میں نے انگریزی کے استاد سے مشورہ نہ کیا۔ جو کوئی انکی نسبت پوچھے کہہ دینا کہ دہلی گئے ہوئے ہیں تم نے اتنے بھاری کپڑے پہنے ہیں دیکھتے نہیں کہ موسم بدل گیا ہے۔	چگونہ میشود کہ با معلم انگلیسی مشورہ نکردہ باشم ہر کہ از آنہا بپرسد بگوئید کہ بدہلی تشریف بردہ اند رخت چنیں گرانبار در برکردہ مگر نمی بینی فصل عوض شدہ است۔
لاہور کے تنگ بازار اور گلیوں کی وجہ سے میں وہاں کی رہائش سے اُکتا گیا ہوں۔	بواسطہ تنگی بازار و کوچہ ہائے لاہور من از سکنی اش ملال گرفتہ ام۔
نہ ایران والوں نے اس کے اشعار کی قدر کی ہے نہ یورپ والوں نے۔	نہ ایرانیان بشعرش اعتنا کردہ اند نہ اہل فرنگ
وہ اگرچہ تمام عزیزوں کے سامنے مان گیا تھا مگر جب کچہری میں گیا تو صاف مکر گیا۔	ہر چند پیش ہمہ اقربا اعتراف کردہ بود۔ اما چوں بمحکمہ مرافعہ رفت حاشا زد۔
یہ کہا اور دونو بوتلوں کو میز پر رکھدیا۔	ایں گفت و ہر دو بطریہا را روئے میز گذاشت۔
صبح جلدی اُٹھ کر میں نے جھٹ پٹ کپڑے پہن لئے۔ نوکر لوگ ابھی سوئے پڑے تھے۔	صبح زود از خواب برخاستہ بہ تعجیل رخت پوشیدم عملہ جات ہنوز خواب بودند۔

[1] نسبت بگذشتہ۔ [2] نزدیک بہ اسکلہ [3] تفنگ سازی و فشنگ سازی [4] مجلہ۔

Marfat.com

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

(۱) وہ ان ملکوں میں سیر کی غرض سے کئی بار جا چکا تھا۔ (۲) جس زحمت سوا تنے فائدے پہنچیں اسے بیش قیمت سمجھنا چاہئے۔ (۳) یہ سب جیلے حجت کی باتیں ہیں۔ جو کچھ بھی ہو وہ ایران جاکر لیے گا۔ (۴) عثمان جسیم ہی نہیں زندہ دل اور بامذاق بھی ہے۔ (۵) لحہ بلحہ اس کا فکر بڑھ رہا تھا۔ دل دھڑک رہا تھا۔ چہرے کا رنگ زرد تھا۔ (۶) قصہ کوتاہ محنت مزدوری کرنیوالے جیسے اب خوشحال ہیں گذشتہ صدیوں میں کبھی نہیں ہوئے۔ (۷) وہ اپنی لڑکی کی شادی کے انتظام میں مصروف ہے اور مدرسے سے رخصت لی ہے۔ (۸) سین بدل جاتا ہے اور قصاب خانہ کی عمارت نظر آتی ہے ؏

سبق نمبر ۵

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

(۱) مثل اینکہ مگس بشیرینی حریص میشود این احمق بسکینہ خانم حریص است (۲) دریں حال از پشتِ سرِ او آواز آمد وا الیست کجا میروی (۳) چشم مادرش ہمیں بہ او روشن بود از برفت و روزگارش سیاہ شد۔ (۴) تعجب من بیشتر ازایں بود کہ حاضرین ہمہ زن بودند۔ (۵) مصیبت میان ما و ہمہ مردم یک نوعِ انس و مہر ایجاد کردہ بود۔ (۶) آخر بگو بسرت چہ آمدہ؟ کہ زحمت زدہ است؟ (۷) باز ایں احمقہا نفہمند کہ ما ہمہ ایں عذابہا را برائے اینہا میکشیم۔ (۸) دو کشتیہائے بزرگ جنگی یکے دست راست دیگرے دست چپ می آمدند۔ (۹) در پیش آن سبزی میدان بود کہ آنجا انبارہائے بقول و فاکہات و ماکولات گذاشتہ بودند۔

سبق نمبر ۱۵

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ تماشائیاں بربامہا استادہ بودند و ہمیں کہ کالسکۂ ما براہ افتاد ہمگی ہورا کشیدند و دست زدند۔
۲۔ بکلکتہ رفتم پس بدار جلنگ سپس بہ بنارس۔ کجا کجا رفتم اما در ہیچ شہر از ادنشا نے نیافتم۔
۳۔ کالسکچی پائیں آمد نظر کرد کہ آتش بعزاد ہا گرفتہ است کم ماندہ بود کہ ہمہ بسوزد۔

۱؎ ہربہ بادا باد ۲؎ بابنیہ۔ ۳؎ بارُدح۔ ۴؎ خوش صحبت ۵؎ تدارک عروسی۔ ۶؎ رخصت گرفتن۔ ۷؎ دمنع تماشا؏

Marfat.com

۴۔ ہرچہ زیادتر کسے ایں درخت ہارا میدارد، ہمیں قدر او را صاحب ثروت می شمارند۔

۵۔ چندانکہ او را منع نمودند دیگر بلندتر داد و فریاد مے کرد۔

۶۔ ہر پول را می سنجیدند ہر کدام کہ در وزن کم یافتہ می شد او را قیچی مے کردند۔

۷۔ بمجرد درود ما ہمہ آموزیگان ترانۂ ملّی نواختند و جملہ سربازہا در تہنیت ورود ما تفنگ انداختند۔

سبق نمبر ۷

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ شرق شناسانِ فرنگ لطافت ملّی ایرانیاں ہنوز ستائش خواں ہستند۔

۲۔ در پیش وقائع بزرگ حیات بشر تیرہ گوں وافسردہ مے گردد۔

۳۔ سفیر روس از عہدۂ خود بسبب علالت مزاج استعفا نمودہ است۔

۴۔ مرض ہیضہ در مصر خیلے شیوع یافتہ تا دہم شہر ستمبر سہ صد نفر تلافات ایں مرض بشمار آمدہ۔

۵۔ قانون عسکری از کیپ کالونی مرتفع گردیدہ قانون اساس با کمال امنیّت جاری شد۔

۶۔ ایں چرخ خیّاطی بسیار محکم۔ بے صدائے۔ تند و سبک کار است۔

۷۔ ہر دو روز دیا اقلاً ہفتہ یکبار لباسہائے مجاور بدن را باید عوض نمود۔

۸۔ اطاق نشیمنے حتماً باید آفتاب گیر باشد واز رطوبت ہم محفوظ۔

۹۔ زنان ہندی در کسب علم و معرفت ہیچ وجہ کمتر از زنان فرنگی نیستند۔

۱۰۔ دریں صورت خواہش دارم لطف فرمودہ ایں کلمات را بدقت بخوانید۔

سبق نمبر ۸

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

۱۔ در ماہ مے دژون در اروپا مشکلات پلتیکی پدید خواہد شد

۲۔ ما در شمارہ گذشتہ گفتیم کہ نجات ما بستہ بہ بیدار شدن روح ملّی است۔

۳۔ پادشاہ ما یک حکم دارِ با نفوذ و ترقی خواہ و فضیلت پرور و ملت دوست است۔

۴۔ سیاہان افریقا بوسیلۂ افروختن آتش اقوام مجاور را از وقوع حوادث مطلع مے سازند۔

Marfat.com

۵- امواج الکتریک نیز از حیث طبیعت فیزیکی بعینہٖ مانند امواج نور است۔
۶- از آن روز بہ بعد تلفون بے سیم بسرعت برق ترقی کردہ و در مدتے قلیلے تمام عالم را مسخر نمودہ۔
۷- اگر دور سر و سینۂ طفل را اندازہ بگیریم خواہیم دید کہ تقریباً بیک اندازہ باشد۔
۸- ہیچ کس غیر از آنکہ کاشتہ است نتواند دروید۔
۹- ایں ہمہ اوضاع ناگوار امروزے ہر قلبِ حساس را خون مے گریاند و عقلہا را از عواقب وخیم، خود بلرزہ بیاندازد۔
۱۰- اگر بدیدۂ عبرت بنگریم مے بنیم کہ ہیچ عملے دریں دُنیا بے مکافات نمے ماند۔

سبق نمبر ۹

اُردو میں ترجمہ کرو:-

۱- خوشبختانہ در سالہائے اخیر مسئلہ ورزش در مدراس ہند بخوبی پیشرفت کردہ۔
۲- اگر شخصے تنہا بروح بپردازد و جسم را تربیت نہ نماید۔ وجود انسان کلیتہً مختل مے ماند۔
۳- نہ مغز متحرک و متفکرے داشتند و نہ حالت سیر فنگاپور در راہِ جادۂ سعادت۔
۴- اجمالاً دیانت نصرانیت ممالک باعظمت امروزۂ اروپا را از خواری و ذلت نجات بخشید۔
۵- اعرابِ بدکار دختران خود را از کثرتِ تعصب و غیرت زندہ بگور کردند۔
۶- گاہے یک نفر صاحب ثروت دویست سی صد بلکہ بیشتر زوجات داشت۔
۷- در نتیجہ لسان عرب با ہمہ مشکلے در تلفظ لسان مقدس و زبان بین الملی اسلام و اسلامیان شد۔
۸- آلمانہا انگلیسہا و فرانسہ ہا شاگرد تمدن رومان و یونان ہستند۔
۹- عیب عمدہ و علت اصلی خرابی کار ما کہنہ پرستیمان است۔
۱۰- در آن زمان کشتی بخاری نہ بود۔ تلگراف نبود۔ تلفون نہ بود۔ رادیو نہ بود۔

سبق نمبر ۱۰

اُردو میں ترجمہ کرو:-

۱- اصغر گل ختمی را آوردہ زہرا خانم جوشانیدہ با یک کرباس کہنہ صاف ...

Marfat.com

۲- بعد با تخم مرغ مخلوط نموده روئی یک پارچہ میگذارد۔

۳- تعلیمات تنفسی ا و جریان خون قوت اعصاب فعالیت غدود طراوت دماغ را تائین سے نماید۔

۴- یک برہان شہودی و عملی بیش از ہزار دلیل نظری وزن وقیمت دارد۔

۵- بہ پشت خود دراز بکش وسینہ خود را قدرے جلو آوردہ تمام عضلات بدن را سست کن۔

۶- بہ چشمہائے خود را بیک نقطہ نصب کن وہر گونہ فکر و خیال از مغفرت بیروں بنما۔

۷- فقط در سایۂ اغذیۂ صحیح و علمی مے توانید صحت و سعادت وطول عمر را دارا شوید۔

۸- آیا نگلین نیست کہ مادر خوردان گوشت از حیوانات درند تقلید کنیم۔

۹- اعلان یکے از بزرگترین وسائل ترویج و نیل مقصد در تمام رشتہ ہائے اقتصادی مے باشد

۱۰- مامردے را ستائیش مے کنیم کہ صفات مردانہ دارد۔ و در مبارزۂ زندگی کنونی ہمہ گونہ سختیہائے را مقاومت مے کند۔

سبق نمبر ۱۱

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

در نظرے من تمدن غرب با این ہمہ ترقیات ترقی خود روز بروز از روحانیت و معنویت دور تر مے افتد۔ و حال بشر امروز شبیہ است بحال بچۂ شیر خوارے کہ دُور از مادر افتادہ و محض اینکہ او را فراموش کردہ و گریہ نمے کند۔ بازیچہہائے رنگارنگ جلوئے او ریختہ اند۔ او مدتے بد انہا نگاہ، مے کند۔ دست مے زند و این طرف و آں طرف مے اندازد و موقتاً از گریہ کردن باز مے ایستد۔ و لے پس از چند دقیقہ با تندی تمام یک مرتبہ ہمہ آنہا را با دست ہائے خود باطراف پراگندہ دوبارہ گریہ آغاز کردہ مادر خود را مے جوید۔ و فریاد مے زند ماما! ماما!!

سبق نمبر ۱۲

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

پس ہر کجا عشقے ہست آنجا جستجوئے ہست۔ و ہر جا جستجوئی است آنجا عشقے پیدا است این عشق کہ نام دیگر محبت و دلبستگی و انجذاب و سودا و یا بہر نام دیگر نامیدہ شود۔ در اشکال گوناگوں

Marfat.com

تظاہر مے کند۔ وموضوع ہائے مختلف و درجات تفاوت پیدا مے نماید۔ مانند محبت مرد و زن محبت مادر بفرزند۔ عشق بعقیدہ و مذہب و عشق بملک عشق بوطن وغیرہ۔ ولے ایں عشق ہرچہ باشد خواہ مجازی و موقتی و مادی وخواہ روحانی و معنوی و دائمی ہمہ آنہا از یک منبع است۔ و ہم پرتو یک چراغ مے باشد۔ پس با عشق باید زائیدہ گشت با عشق باید پرورش یافت۔ و با عشق باید جاں سپرد۔

سبق نمبر ۱۳

اُردو میں ترجمہ کرو۔

آذربائیجان در ۳۷ درجۂ طول و ۴۰ درجۂ عرض شمالی خط استوا واقع گشتہ۔ مساحت آں ۳۰ ہزار مربع میل است و جمعیت آن تقریباً دو ملیون نفر بالغ مے گردد۔ آذربائیجان از طرف شمال محدود است بہ قفقازیہ و از طرف مشرق بخاک گیلان و از جنوب بکردستان ایران و عراق عجم و از مغرب بکردستان عثمانی و ارمنستان ایں قطعۂ مملکتی است۔ کوہستانی و خشک و اراضی آں حاصل خیز و ہمہ نوع میوہ جات بطور وفور در آں بعمل میاید۔ معادن آہن و مس و نمک زیاد در آں یافت مے شود۔ کہ بواسطۂ غفلت و تسامح متروک ماندہ و استفادۂ صحیح ازاں نمے شود۔ مذہب رسمی اہالی آں اسلام است و اگر در سالہائے اخیر دعاۃ مبلغین زیادے از طرف انگلیس و امریکا بداں صوب اعزام کردہ و برائے نشر معارف و دین عیسوی و ترویج تمدن خود مبالغ گزافی خرج کردہ اند۔ ولے تاکنوں نتیجۂ مطلوبے ازاں حاصل نہ کردہ و در عقاید و افکار مردم نتوانستہ اند۔ تصرفاتے بنماید و باستثنائے عُدّۂ قلیلے کہ از دین خود منحرف گشتہ اند۔ سائر اہالی بر ہماں فطرت اسلامیت خود ہنوز باقی ہستند۔

سبق نمبر ۱۴

اُردو میں ترجمہ کرو۔

شہادت آں حضرت در شب شنبہ ۲۶ شہر ربیع الاول سال ۱۳۲۷ ہجری اتفاق افتاد سنش ہفتاد و شش سال و قوا بش کاملاً بجا بود چشمش بے عینک کتاب مے خواند۔ در رفتار چابک

وحافظہ ومشاعر اوہمہ باقی وقوی بود۔ شرح شہادتیں ازایں قرار است کہ بہ تحریک بعضے معاندین و دشمنان حضرتش درشب مزبور چند نفر از دیوار منزلش بالا میروند و از شاخۂ درختے کہ در فضائے جنب خانۂ مسکونئ او کہ نہرے در آنجا جاری بود۔ پائیں مے آیند۔ و در وقت سحر کہ برائے تجدید وضو بدانجا مے رود۔ برگلوئے او پیچیدہ خفہ اش مے کنند۔ و نعشش را در نہرے مے اندازد۔ چوں بازگشتنش طول مے کشد۔ اہل البیت برائے تجسس او بیروں مے آیند و جسد مطہرش را از جوئے آب بیروں مے کشند رحمتہ اللہ علیہ ؛

سبق نمبر ۱۵

اُردو میں ترجمہ کرو:۔

ازمرد و زن گویا آل یعقوب ۶۲ نفر بودند۔ از کنعان مہاجرت کردہ در وقتیکہ یُوسف تحویلدار غلات بود بمصر وارد شدند۔ بواسطۂ یوسف محترم شدہ وبتدریج بخدمات دولتے داخل شدہ و بمقامات عالیہ رسیدند۔ گرسنگی بدل بہ نعمت و چادرنشینی بعمارات عالیہ مبدل شدہ ازاں رُو جمعیتشاں روز افزوں شدہ و صورت قومے یا طائفہ را پیدا کردہ با مرور دھور حسد مصریاں نسبت بآل یعقوب ملتہب شدہ گردونۂ دستگاہ سیاسی فراعنہ برضد آل اسرائیل چرخیدن گرفتہ و در اندک مدتے آنہارا فقیر ومفلس کرد تا کار بجائے رسید کہ خود را بدولت فروختہ قوت لایموت گرفتند۔ مصریاں نیز در ظلم و جور نسبت بآنہا کوتاہی نہ کردہ و گاہے محض تفرّج و تماشا زنے از اسرائیل را کہ در وزہ داشتہ بمیدان عمومے و بلائے عام مے آوردند تا آن بیچارہ در جلو چشم نظارہ کنندگان وضع حمل کند و اسباب تفریح برائے تماشاچیاں فراہم آید ؛

سبق نمبر ۱۶

ذیل کے فقروں میں خطوط وحدانی میں جو افعال مصادر کی صورت میں درج کئے گئے ہیں۔ ان کے مناسب صیغے بنا کر جملوں کی تکمیل کرو:۔

(الف) ۱۔ کارے کہ بما سپردہ بودند ہنوز با تمام نہ (رسانیدن) (۲) ہمہ معلوم خواہم (نمودن) کہ در

حق من بدخیالی (کردن)

(۳) تو ہرچہ (آوردن) باید برابر خودت بمن قسمت بدہی (۴) انشاء اللہ ما ہم مثل آنہا ہمدیگر را دوست (گرفتن)

(۵) تا بمن وعدۂ امداد نہ (کردن) از جلسہ مرخص (نمودن) (۶) اگر ہمہ آدمہا دلاور بودند بے دشمن بانہا شکست (دادن)

(۷) از ابتداء ایں ہفتہ ہیچ تخفیف در شدت باران واقع (شدن) (۸) خرگوش راہما نجا کشتہ یا فتیم کہ تیر (انداختن)

(۹) من دوا را ہنوز (چشیدن) کہ درد فرو شد۔

(ب)

۱- واللہ من پیش از یں ہرگز بدزدی نہ (رفتن) بعد ازیں ہم دیگر ہرگز نہ (رفتن)

۲- پدرت نیست روز بعد ازیں عروسی برائے شما خواہد کرد کہ در تمام قرا باغ تعریفش را (کردن)

۳- راست راست کہ دختر بیجا بیعقل (شدن) اشک حشمشان توئی آستینشان (بودن)

۴- برادرش باور (گفتن) است کہ در لندن دختران روباز در مجالس نشست و برخاست (کردن)

۵- ہیچ کہ ہرد و بفائدہ سفر اقرار آوردید اگر خوش بختی مراد (خواستن) مرخصم (فرمودن)

۶- اگر او بولایت نہ (رفتن) ایں قدر منزلت از کجا کسب (کردن)

۷- حال ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارہ (داشتن) زور (کردن)

۸- اگر ستارہ ہا نصیب ما عالمیاں قدرت (داشتن) اہل فرنگ چرا حرف انکار (کردن)

۹- یکالسکہ (نشستن) از توئی بازار ہا (گذاشتن) بالآخر بہ چمن زار ہائے خوب رسیدم۔

۱۰- ہنرے کہ نہ (داشتن) بیچارہ بہ مکر و حیلہ کسب معاش (کردن)

سبق نمبر ۱

ان جملوں کی تکمیل کرو۔

(۱) گفت بشرط خیریت در ایام رخصت ملاقات (کردن)۔ (۲) دیروز ایں جا آمدم و پس فردا (رفتن)

(۳) جائیکہ آب (یافتن) گیاہ نمے روید۔ (۴) اطاق خلوتی اش ہمہ تاریک مے نمود چرا کہ شمع را (افروختن)

(۵) پائے من لغزیدہ نزدیک بود از پا (درآمدن)۔ (۶) ہمہ دعا کردند کہ انگلیس پائندہ و زندہ (بودن)

(۷) اگر درسہا خود را یاد (گرفتن) در امتحان ناکام نہ (ماندن)۔ (۸) ہیچ قوت باد را القفس نمیتواں (کردن)

(۹) ترا برائے آں خواستم کہ اگر چارۂ داری (نمودن)

Marfat.com

سبق نمبر ۱۸

ان جملوں کی تکمیل کرو

۱- قربانت مادر نو! (برخاستن) کہ پدرت در راہِ آزادی (کشتن)

۲- برخیز تا این شمشیر پدر بکمر تو (بستن)، و تورا بمیدان جنگ (فرستادن)

۳- برخیز تا دشمن تا پشت درِ دروازہ (رسیدن)، تو باید جائے پدر (بگرفتن) و کین وے (بخواستن)

۴- برخیز شیرم حلالت (بودن)، خانم فدایت (بودن)، تو جگر پارۂ نهم (داشتن)

۵- برخیز چشمهائے ات باز (کردن)، تا آں نشانۂ غیرت کہ پدرت (داشتن) در نگاہهائی تو تماشا (کردن)

۶- رفیقهائے تو انتظار تورا مے (کشیدن)، و تورا بیاری مے (طلبیدن)

۷- برخیز و بمیدان جنگ (اشتافتن)، یا با سربلندی و فیروزی (برگردیدن)، یا مانند پدرت جاں (بسپردن)

۸- این روح انقلاب از کجا بہ جسم این مردہ (دمیدن)

۹- زناں ایران را چگونہ از قید جہالت باید (رہانیدن)

۱۰- ما ایمان (داشتن) کہ جز از راہ معارف این مقصود بحصول نہ (پیوستن)

سبق نمبر ۱۹

ان جملوں کی تکمیل کرو:-

روزے یکے از ملاہائے صاحب دہات باذوق ونشۂ (گفتن)، مے دانی دی شب فکرے (کردن)، و راہی پیدا (نمودن) کہ بوسیلۂ آں بمفت صاحب فلاں دِہ کہ ہمسایہ دہاتِ ماست میتوانیم (شدن) آقازادہ (گفتن)، بہ (فرمودن)، چہ راہے (کردن)۔ جناب آقا (گفتن) مے (دانستن)، کہ فلاں دہ آبش از دہات ماست۔ ما بہ رعیتہائے دہ خود ما امر (کردن)، کہ دیگر بداں دہ آب نہ (دادن)، و ہر قدر جنگ و دعوی (شدن)، کسے جرأت نہ (کردن)، بر ما غالب (آمدن) ازیں رو آں دہ بے آب (ماندن)۔ دہاتیاں آنجا ہم (پراگندن) و چوں آب آں دہ منحصر بآبیست کہ از دہات ما مے آید۔ بہ (آوردن) بدیں صورت دِہ بے آب روبخرابی (گذاشتن)، و صاحب آں مجبور (خواستن)، کہ آں را بقیمت بسیار کم (بلکہ مفت بما دادن)، و ما بے زحمت کیدہ دیگر بدہاتِ خود (افزودن)

60328

Marfat.com

سبق نمبر ۲۰

ان جملوں کی تکمیل کرو:۔

دریک ساعت من شما حالی (کردن) برائے من یقین حاصل (شدن) ہر رسمے که ما (داشتن) رفتار اصل پاریس برخلاف آن ہست مثلاً ما دستمال را حتماً (بستن) فرنگیہا نه (بستن)، ما سر ما را (تراشیدن) آنہا نه (تراشیدن) ما با کلاه (نشستن) آنہا سر برہنہ (نشستن) ما کفش پا (کردن) اینان چکمه۔ ما دست غذا (خوردن) آنان با قاشق۔ اینجا آشکار (پیشکش) (گرفتن) آنجا پنہاں (گرفتن)، ما ہمه چیز باور (کردن) آنہا ہیچ چیز معتقد نه (شدن) زنان مالباس کوتاه (پوشیدن) زنان آنہا بلندتر (پوشیدن) میاں ما زنان زیاد (گرفتن) عادت است در پاریس شوہر زیاد (کردن)۔

سبق نمبر ۲۱

ان جملوں میں جہاں افعال کے صیغے غلط دیکھو درست کرو:۔

(الف)

(۱) مے ترسم که از من ناخوشنود شدید (۲) پریروز سه ہزار نفر دعوت شده بود (۳) باید تدبیر این کار را بمن معلوم کرده بودی (۴) چہره اش چنیں طور متغیر شده بود که او را نمے شناسم۔ (۵) ہرگز بما نگفتید که امانتداری عمل نیک بود (۶) آقا حقیقت این امر از من بپرسید من راست عرض کردم (۷) کارہائے زمانه ہمیں ساں میروند (۸) اے کاش تو اسراف کرده باشی و مال را تلف ساختی (۹) ستارگاں ہنوز بغروب رفته اند خفیف خفیف مے درخشیدند (۱۰) از من پرسید که چرا چنیں زود برگشتن میخواہم (۱۱) ہنوز از جائے خود نه برخاست که رہزناں بر سرش ریختند (۱۲) چراغ را بر سکین تا بر دیوار ہا مے بینیم (۱۳) ماہتاب از ابر ہا پیدا شده بود۔ روشنی اش ہمه عالم را منور ساخته است۔

(۱۴) خدایا بر این بچه مسکین رحم بکنید۔ بیچاره ہیچ مددگار نداشته است۔

(ب)

(۱) دیروز آنجا مے رسم۔ و امروز از ینجا خواہد رفتم (۲) ترا برائے این خواہم طلبید که اگر چاره دلری بنما

Marfat.com

(۳) اگرچہ ما از او خوشدلی نداریم اما ہنرش را منکر نمیتواں شدیم۔ (۴) کاش کار شما بخوبی بگذشت و ما ہم شاد کام گشتہ بودیم۔ (۵) خانۂ ما من بودیم و برادر من۔ ہمسایہائے ما ہمہ رفتہ بود (۶) آنگاہ یک دستۂ سربازی بودند کہ خانہائے مردم را محافظت مے کنند۔ (۷) توقع دارم زحمت قبول کن و از جانب من دریں خصوص وکیل باشی (۸) ایں کار چنداں طول نمے داشت زود تمام خواہد شد۔ (۹) خاطرت جمع باش حیلہ ہائے ایشاں بمن کار نبود (۱۰) اسم و جائے مجرماں بنوشت۔ برائے آقا بفرست۔ بعد بروید ؂

امید ہے کہ طالب علم نے کسی حد تک صیغوں کو آزادی و سہولت بنانا سیکھ لیا ہوگا اسکے بعد دوسرا درجہ مسلسل عبارت کو فارسی کے قالب میں ڈھالنا ہے اسی مقصود کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم ذیل میں اُردو کے متعدد قطعوں کا ترجمۂ فارسی لکھے دیتے ہیں۔ ساتھ ساتھ ہونہار انشاء پردازی کی مشق کے لئے ایسے قطعے درج کئے گئے ہیں۔ کہ وہ خود ان کا فارسی ترجمہ کرے۔ یہ عبارت کے ٹکڑے آزاد۔ شرر مولوی نذیر احمد غالب شیخ عبدالقادر سر سٹرابٹ لاء وغیرہم جیسے ماہر نثاروں کی تحریروں سے انتخاب کئے گئے ہیں۔ تاکہ طالب علم کے سامنے اُردو نثر کے بہترین نمونے پیش کئے جائیں ؂

سبق نمبر ۲۲ (الف)

فقرے	فارسی ترجمہ
جب میں چچا کے ہاں پہنچا تو بجائے اسکے کہ میرے اتنی مدت کے بعد ملنے سے ہاں سب کو خوشی ہوتی سارا گھر حیران ہوگیا۔ وجہ یہ ہوئی کہ انکے گھر میں پہلے ہی سے مہمان اُترے ہوئے تھے اور کوئی بستر خالی نہ تھا۔ جب میں بوٹ اتار رہا تھا میں نے اپنے کانوں سے سنا میری چچی کہہ رہی تھی۔ کہ یہ ہم کو پیشتر اطلاع دئے بغیر کیوں آگیا اب میں کیا کروں بستر کہاں سے لاؤں کیا اچھا ہوتا جو یہ لڑکا آج یہاں سے سو کوس پرے ہوتا ؂	چوں خانۂ عموم رسیدم بجائے آنکہ ہمہ از ورود من بعد چنیں مدت خوشنود مے گشتند ہمہ اہل خانہ در حیرت ماندند سببش ایں بود کہ قبل از آمدن من چند نفر مہماناں در خانۂ شاں فرود کش شدہ بودند و ہیچ بسترے باقی نہ ماندہ۔ دریں حال کہ پا از چکمہ بیروں مے زدم بگوش شنیدم۔ عمہ ام میگفت چرا پیشتر خبر نہ دادہ اینجا آمدہ است حالا چہ کنم بستر از کجا آرم۔ چہ خوش بودے اگر امروز ایں پسر بفاصلہ صد میل دور بودے ؂

Marfat.com

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

ملاباری بارہ سال کا ہُوا تو ماں کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ بچارے کا سہارا یہی ماں تھی طبیعت کو بڑا ہی قلق ہُوا اور بے یار و مددگار رہگیا۔ سوتیلا باپ بہت غریب ہوگیا تھا اُسنے جواب دیدیا۔ کہ میں کسی قسم کی مدد نہیں دیسکتا۔ غرض اس چھوٹی سی عُمر میں ملاباری کو پیٹ کا دہندا خود کرنا پڑا۔ لڑکوں کو پڑھاکر کچھ روپیہ پیدا کرتا۔ اور اسی طرح پیٹ بھرتا۔ ایک رحم دل پادری کو اس کا حال معلوم تھا۔ اُسنے سُورت کے مشن سکول میں داخل کرلیا۔ اور فیس کے بغیر پڑھانا شروع کیا۔

سبق نمبر ۲۲

فارسی ترجمہ	فقرے
دریچائے اورا پسرہ جوان و خوشگل فرض کردہ اند کہ خورسند است و در عالم سرخوشی جست و خیز مے کند اما از چشم او را کور ساختہ اند دریں اشارہ است بایں کہ نیک تا بد امتیاز نمے کند۔ گاہے او را مرد جوان نقش زدہ اند۔ تو ی دستش کمان چلہ کردہ است و سوفار بست گذاشتہ است کہ بہر جانب کہ میخواہد خالی میکند ہیچ چیز ازاں رپناہ نیست در جائے دیگر پردہ اش اچنیں نگاشتہ اند کہ تیر دانے آویزاں در بغلش است و با دست پیکان تیر را بر سان تیز میکند ایں تصویر کندہ بر الماس بدتم افتاد و اللہ اعلم درچہ عہد کندہ شد و چہ طلسمے در آں بستہ بودند۔	ایک موقع پر اسے نوجوان خوب صورت لڑکا فرض کیا ہے کہ خوش ہے اور اپنے عالم میں اچھلتا کودتا ہے۔ مگر آنکھوں سے اندھا کیا ہے اس میں نکتہ یہ ہے کہ بھلائی برائی نہیں سوچتا کبھی ایک جوان آدمی بنایا ہے اور ہاتھ میں چڑھی ہوئی کمان میں تیر جوڑا ہوا ہے کہ جدھر چاہتا ہے مار بیٹھتا ہے اسکی پناہ نہیں۔ ایک موقع پر ایسی تصویر کھینچی ہے کہ پہلو میں تیروں کا ترکش لٹکتا ہے اور ہاتھ سے تیر کا پیکان سان پر تیز کر رہا ہے۔ یہ تصویر ایک ہیرے پر کھدی ہوئی ہاتھ آئی خدا جانے کس عہد میں کھدی ہوگی اور کیا طلسم اسمیں باندھا ہوگا۔

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ سب تدبیریں ہوئیں مگر اسکا کیا علاج تھا کہ راجپوتوں کا شمار بیس ہزار تھا۔ اور مسلمان صرف پانچ سو تھے۔ ہندوؤں کیطرف دو ہزار آدمی مارے گئے لیکن انکے مقابل میں مسلمانوں کے جو تین سو چالیس سپاہی نذر اجل ہوئے۔ انہوں نے مسلمانوں کی قوت کو بالکل کمزور کردیا۔ تھوڑی ہی دیر لڑائی ہوئی ہوگی کہ مسلمانوں

Marfat.com

کو راجپوتوں نے گھیر لیا۔ اور ان کے جوانمردوں کو تھکا تھکا کر گرفتار کرنے لگے۔ غرض قافلہ تمام کا تمام درہم و برہم ہوگیا۔ جو مرد اور عورتیں قتل ہونے سے بچ رہی تھیں۔ وہ کامیاب راجپوتوں کے ہاتھ میں گرفتار ہوئیں ؎

سبق نمبر ۲۳۔

فارسی ترجمہ	فقرے
بگو آغا آں ہمہ حقوق عمومت و اُستادی برباد رفت اگر چیزے گرانمایہ بودے وطلب کردمے نتواں گفت چہ آفتہا برپا مے کردید آں کتاب مجموعۂ سخن خودم قیمتش ہشت دہ روپیہ آں ہم نمی گویم بمن بہ بخشید۔ خود تاں را مبارک باد۔ من ہمیں کہ مستعار میخواہم ملاحظہ کنم و باز دہم۔ بر مسئلت ہیچنیں حاشا زدن دلیل است براین کہ مرا دروغ گوے پنداریدو پیش شما ہیچ وثوق ندارم یا اینکہ مرا آزار دادن و اذیت کردن مقصود شماست کتاب مزبور ہمیں حالا بنوکرمن بدہید۔ آنچہ بدست نیست نقلش برداشتہ باز خواہم داد۔ اگر بعد از نقل باز نہ گردانم بر من لعنت باد و اگر شما باین قسم من اعتبار نکردہ کتاب بحامل این کاغذ ندہید بر شما آفرین ؎	کیوں صاحب یہ چچا بھتیجا اور شاگردی اُستادی سب پر پانی پھر گیا۔ اگر کوئی ہزار پانسو کی چیز ہوتی اور میں تم سے مانگتا تو خدا جانے تم کیا غضب ڈھاتے۔ میرا کلام۔ خرید آٹھ دس روپے کی سو وہ بھی میں یہ نہیں کہتا کہ مجھ کو دے ڈالو۔ تمکو مبارک رہے مجھ کو مُستعار دو میں اسکو دیکھ لوں پھر تمکو واپس بھیجدوں۔ اسطرح کی طلب پر نہ دینا دلیل اسکی ہے کہ مجھ کو جھوٹا جانتے ہو۔ میرا اعتبار نہیں یا یہ کہ مجھ کو آزار دینا یا ستانا بدل منظور ہے۔ وہ کتاب ابھی میرے آدمی کو دیدو۔ باللہ واللہ اسمیں سے جو میرے پاس نہیں ہے نقل کر کے تم کو بھیجدونگا اگر تم کو واپس نہ دوں تو مجھ پر لعنت اور اگر تم میری قسم نہ مانو اور کتاب حامل رقعہ کو نہ دو تمکو آفرین ؎

فارسی میں ترجمہ کرو

دو ہزار برس ہوئے کہ فرنگستان میں ایک دولتمند زمیندار رہتا تھا اور اس کے دو بیٹے تھے۔ دونو کو بہت پیار سے رکھتا تھا ایک دن چھوٹے بیٹے نے آ کر کہا۔ ابا۔ میں ایک اور ملک میں جا کر رہنا چاہتا ہوں مال و اسباب کا جو حصّہ آپ مجھے میراث میں دینا چاہتے ہیں اب دیدیں تاکہ میں اسے لیکر روانہ ہو جاؤں باپ نے بیٹے کو اس کا حصّہ دیدیا۔ اور وہ ایک دور دراز ملک میں جا بسا بڑا بیٹا باپ کے

Marfat.com

ساتھ رہا۔ زمینداری کے معاملات میں اسکی مدد کرتا۔ اور جو کچھ حکم کرتا اسکو بجا لاتا ٭

سبق نمبر ۲۴۔

فقرے	فارسی ترجمہ
شام سے پہلے دونوں پہر دربار صاحب پہنچے بڑا بھاری ہجوم تھا۔ تالاب کے کناروں اور مکانوں کی چھتوں پر اور دروازوں اور کھڑکیوں میں جہاں نگاہ جاتی تھی آدمی ہی نظر آتے تھے شام کو روشنی ہوئی۔ تمام دربار صاحب سونے کا ڈلا معلوم ہونے لگا چھجوں منڈیروں چھتوں۔ اور تالاب کی سیڑھیوں پر غرض جہاں دیکھو جلتے ہوئے چراغوں کی بے شمار قطاریں تھیں۔ اور روشنی کا عکس تالاب کے پانی میں پڑتا تھا تو دو چند بہار نظر آتی تھی ٭	قبل از شام ہر دو باز بدربار عالی رفتند۔ جمعیتے زیادی بود۔ برکنار آبگہ۔ بر بامہائے خانہا۔ تو تے دروازہ ہا و دریچہ ہا بہر جا کہ نگاہ می افتاد سرتا سر آدم بنظر می آمد۔ شام چراغاں[1] کردند۔ ہمہ دربار اقدس مثل یک پارہ زرمے نمود۔ بر پیش خانہا بالکونہا[2] و بامہا و بر پلہ ہائے آبگہ دفی الجملہ ہر سو کہ چشم انداز[3]مے شد صفہائے چراغاں بود بے عدد و حساب و پرتو روشنی چوں بر سطح آب مے رقصید رونق نظارہ را دہ چندے افزود ٭

فارسی میں ترجمہ کرو

باغ امید اسوقت ایسی بہار میں معلوم ہوا کہ دل آرزو پسند گھبرا اٹھا جو چیز نظر پڑی دلفریب تھی۔ جو پھول دکھائی دیا نظر فریب تھا۔ جس صورت کی طرف نگاہ گئی ہوش ربا تھی۔ ایک دل کدھر کدھر متوجہ ہوتا اور کس کس کا آرزومند بنتا۔ اس پھول کی خوبیوں کو دیکھ رہے تھے کہ دوسرا نظر پڑا۔ اسکی خوشنمائی کو ابھی جی بھر کے دیکھ نہیں چکے تھے کہ تیسرے پر نظر جا پڑی اور اس شوق سے گئی کہ وہیں کی ہو رہی۔ ہائے افسوس بوالہوسی باغ آرزو کی بہار دکھا دکھا کے یونہی بڑھائے چلی گئی۔ اور ہم اس میدان میں چلتے چلتے ایسے تھکے کہ سارے حوصلے پست ہو گئے ٭

---

[1] چراغاں کردن۔ روشنی کرنا۔ چراغ جلانا۔ [2] انگریزی لفظ بالکونی کا مفرس بالکون ہے۔ [3] چشم انداز شدن۔ دکھائی دینا۔ چشم انداز نظارہ ٭

Marfat.com

سبق نمبر ۲۵۔

فقرے

مجھ کو دیکھو کہ نہ آزاد ہوں نہ مقید ہوں نہ رنجور ہوں نہ تندرست۔ نہ خوش ہوں نہ ناخوش نہ مُردہ ہُوں۔ نہ زندہ جیئے جاتا ہُوں۔ باتیں کئے جاتا ہوں روٹی روز کھاتا ہوں۔ شراب گاہ گاہ پیئے جاتا ہُوں جب موت آئے گی مر ہونگا۔ نہ شکر ہے نہ شکایت ہے۔ جو تقریر ہے بسبیل حکایت ہے۔ بارے جہاں ہو جسطرح رہو۔ ہر ہفتہ میں ایک بار خط لکھا کرو۔

فارسی ترجمہ

بمن نگاہ کنید۔ نہ آزاد ہستم نہ پائے بند نہ رنجورم۔ نہ باصحت۔ نہ آسودہ ہستم نہ ناخوش۔ نہ مُردہ ام نہ زندہ۔ ہمی زیم[1] وسخن ہمی گوئیم۔ نان ہر روز میخورم بادہ گاہے گاہے می نوشم۔ چوں اجل خواہد رسید خواہم مُرد۔ نہ سپاس میکنم نہ شکوہ برزبان می آرم۔ ہرچہ گفتہ می شود بر سبیل حکائیت است فی الجملہ ہر کجا کہ می باشید بہرحال کہ می شوید بائید یکبار در ظرف یکہفتہ نامۂ خیریت بفرستید۔

فارسی میں ترجمہ کرو

یہ ٹوٹنے ہوئے ستارے بعض ملکوں میں کثرت سے دکھائی دیتے ہیں۔ ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ برطانیہ کلاں میں ایسے کی بوچھاڑ ہوئی تھی آدھی رات سے آدھ گھنٹہ پیشتر پہلے تو ایک ایک ستارا ٹوٹتا نظر آیا۔ پھر دو دو تین تین ٹوٹتے ہُوئے دکھائی دیئے اور اس کے بعد تو ایسی بارش ہوئی کہ ایک منٹ میں پچاس ساٹھ ٹوٹ پڑے غرضیکہ صبح کے چار بجے تک حساب لگانے سے معلوم ہُوا کہ ڈہائی لاکھ کے قریب ستارے ٹوٹے۔

سبق نمبر ۲۶۔

نقرے

یہ امر مشکل سے سمجھ میں آسکتا ہے کہ زمانہ کیوں انکی اسقدر قدر کرتا ہے اسوجہ سے کہ زمانے سے بے پرواہ ہو گئے ہیں اور دُنیاوی دولت اور عشرت کو بیقدری اور نفرت کی نگہ سے دیکھتے ہیں اور سرِ نبہ طرہ یہ ہوا ہے کہ بیخودی نے اپنے بس میں

فارسی ترجمہ

این حقیقت بمشکل بہ فہم مے رسد کہ خلایق چرا اینان را چنین مکرم می دارند۔ از جہت اینکہ از جہان مستغنی گشتہ اند وجاہ وعشرت این دُنیا را بے مایہ وحقیر مے شمارند وعلاوہ برین ہمہ بیخودی آنہا را در تصرّف خود آوردہ محو یک خیال کردہ

---

[1] زیم کی جگہ سی زیم لایا گیا۔ تاکہ جیئے جانے میں جو استمرار کے معنے ہیں ان کی جھلک باقی رہے۔ ۲ شہاب ۱۲

کرکے ایک دھن میں لگا دیا ہے۔ جو خیال دل میں پیدا ہو گیا ہے ہر وقت اسمیں ڈوبے رہتے ہیں انصاف سے پوچھئے تو صرف بیخودی نے ان کو اس قابل بنا دیا ہے۔ اگر یہ خود فراموش نہ ہوتے تو ایسے بھی نہ ہوتے جیسے کہ ہیں؛

است۔ ہر فکرے کہ از خاطر شاں خطور می کند ہر لحظہ بہ آں مستغرق می مانند۔ اگر راست بپرسید ہمیں بے خودی آنہارا این قدر غنی ساختہ است اگر خود شاں را فراموش نمی کردند ہمچنانکہ ہستند نمی بودند؛

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

وہ کل سب قسم کے کام کرتی ہے۔ درزی اس سے کپڑے سیتا ہے آرہ کش اس سے لکڑی چیرتا ہے۔ جلاہا اس سے کپڑا بنتا ہے۔ دھوبی اس سے کپڑے دھوتا ہے۔ کسان اس سے ہل جوتتا ہے۔ کھیت کاٹتا ہے کھیت میں پانی دیتا ہے مصور اس سے تصویر بناتا ہے۔ ہم جدھر چاہتے ہیں اسکو موڑ دیتے ہیں۔ بند کرتے ہیں کھول لیتے ہیں۔ کوئی کام بھی ایسا نہیں کہ وہ نہ کر سکتی ہو۔ بڑے بڑے کاریگروں کی عقل اس کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے؛

سبق نمبر ۲۷۔

فارسی ترجمہ	فقرے
آیا ایں اعتراف کردن دیوانگی است کہ ما بندگانیم واوہم بر ما حق مے دارد۔ خدا ئیکہ مارا خلق زدہ است۔ مارا روزی می دہد زندہ می سازد و مے میراند۔ باراں می ریزد و از بہر ما سرمایہ حیات از خاک مے رویاند۔ آنکہ بخاطر آسودگی و تازگی جانہائے ما آبخیزہائے آب شیریں و خوش گوار در زمین رواں کردہ است و برائے شگفتگی ارواح یک ذخیرہ وافر ہوا ارزانی داشتہ است آنکہ لفرمانش ماہ و مہر عادتاً طلوع مے کنند و بمغرب نی روند تا و زنیکہ کار و بار معین باشد	کیا اس بات کا اقرار کرنا جنون ہے کہ ہم بندے ہیں اور اس کا بھی ہم پر کچھ حق ہے جس نے ہم کو پیدا کیا ہے۔ جو ہم کو روزی دیتا ہے جو ہم کو جلاتا اور مارتا ہے۔ جو پانی برساتا ہے اور زمین سے ہمارے لئے سرمایہ حیات اگاتا ہے جس نے ہماری جانوں کی شادابی اور تازگی کے لئے آب شیریں و خوشگوار کی سوتیں زمین میں جاری کر رکھی ہیں اور ہماری روحوں کے انبساط کے لئے ہوا کا ذخیرہ مہیا فرما دیا ہے۔ جس کے حکم سے چاند سورج اپنے معمول سے نکلتے اور غروب ہوتے ہیں تاوقتیکہ کام

Marfat.com

کرنے کیلئے دن ہو اور آرام لینے کیلئے رات ۰ وشب برائے سکون ۰

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

جب دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں۔ کسی کاریگر کے بنانے سے بنی ہیں۔ تو پھر یہ آدمی اور حیوان زمین و آسمان کس طرح بنے۔ درخت کیونکر اُگے پہاڑ کہاں سے آئے۔ سورج چاند اور ستارے روشن ہوئے تو کس طرح۔ کیا یہ سب آپ سے آپ بن گئے یا کسی آدمی نے انہیں بنایا۔ نہیں نہیں جسطرح پہلی چیزیں آپ سے آپ نہیں بن گئیں اسی طرح ان کا بنانے والا بھی کوئی ہے۔ جس کی طاقت جس کی قدرت جس کی صنعت جس کی حکمت و عقل سب سے بڑھ کر ہے وہی خدا ہے اسی کا نام اللہ ہے ۰

سبق نمبر ۲۸

فارسی ترجمہ	فقرے
درہمیں اثنا می بینند کہ بزرگے آزاد وضع رخت قطع علائق در بر کردہ دستار تواضع بر سر گذاشتہ باہستگی و وقارے آید ہمہ علما و صلحا و مورخین و شعرا سر افگندہ ہمپائے ہستند۔ دم دروازہ وا ایستادہ و ہمہ کساں قدم فراترک گذاشتن التماس نمودند گفت معذور دارید ہمچنیں مرا فعہا من چہ دخل دارم فی الحقیقت اورا معذور می داشتند اگر تمنائے اہل دربار بر انکارش غالب نمی آمد۔ داخل شد۔ یک شیشہ مینائی از طلسم بدستش بود کہ کسے در آں شیر می پنداشت۔ کسے شربت وکسی بادہ۔ ہر کرسی نشین می خواست کہ اورا در پہلوی خود بنشاند مگر او ایں را خلاف وضع خود شمردہ ہیچ جا نہ نشست فقط ازیں گوشہ تا آں	اسی حال میں دیکھتے ہیں کہ ایک بزرگ آزاد وضع قطع تعلق کا لباس بر میں خاکساری کا عمامہ سر پر آہستہ آہستہ چلے آتے ہیں تمام علما و صلحا مؤرخ اور شاعر سر جھکائے انکے ساتھ ہیں۔ وہ دروازے پر آکر ٹھیرے سب نے آگے بڑھنے کی التجا کی تو کہا معذور رکھو۔ میرا ایسے مقدموں میں کیا کام ہے اور وہ فی الحقیقت معذور رکھے جاتے اگر تمام اہل دربار کا شوق طلب ان کے انکار پر غالب آتا وہ اندر آئے ایک طلسمات کا شیشہ مینائی ان کے ہاتھ میں تھا کہ اسمیں کسی کو دودھ کسی کو شربت کسی کو شراب نظر آتی تھی۔ ہر ایک کرسی نشین انکو اپنے پاس بٹھانا چاہتا تھا مگر وہ اپنی وضع کے خلاف سمجھکر کہیں نہ بیٹھے

Marfat.com

فقط اس سرے سے اس سرے تک گردش کی اور چلے گئے۔ وہ حافظ شیراز تھے۔ اور شیشہ مینائی ان کا دیوان تھا۔ جو اس فلک مینائی کے دامن سے دامن باندھے ہے ؛	گردش کرد و برفت۔ این بزرگ حافظ شیراز بود و شیشۂ مینائی دیوان شعرش کہ در رفعت پائیگاہ با دامن فلک مینائی دامن بستہ است ؛

فارسی میں ترجمہ کرو :-

ڈاکٹر ہیرن میرے ہم قوم تھے۔ میں کھڑے کھڑے انکے مکان پر جاتا اور چلا آتا۔ جب کئی بار آنا جانا ہو چکا تو انہوں نے اپنی لڑکی سے میرا تعارف[1] کروایا۔ پندرہ سال سے کچھ زیادہ ہونے کے باوجود بھی وہ ہنوز کنواری تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے اسکی وجہ یہ بتلائی کہ اب تک کوئی بر نہ مل سکا لیکن افواہ یہ تھی کہ اس کی نسل میں کچھ خرابی ہے۔ اس کے علاوہ اسمیں کوئی اور نقص نہ تھا۔ وہ بہت ذہین اور عقلمند تھی اور ساتھ ہی حسین۔ اسلئے میں اکثر اس سے بات چیت کرتا اور اسمیں بسا اوقات اتنی رات گذر جاتی کہ میں اپنی بیوی کو دوا پلانے کے وقت سے بھی بہت دیر بعد گھر پہونچتا ؛

سبق نمبر ۲۹

فقرے	فارسی ترجمہ
وہ افغان جو سامنے سے ہٹ کر آگے بھاگ گئے تھے یا دائیں بائیں دروں میں گھس گئے تھے پہاڑیوں کے نیچے جا کر اوپر چڑھ آتے ہیں۔ اور دروں کے اندر کی مخلوق بھی آ پہنچتی ہے۔ اوپر سے گولیاں اور تیر برساتے ہیں۔ ورنہ پتھراؤ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے موقع پر جہاں فوج سمجھ چکی تھی۔ کہ میدان صاف کر کے آگے بڑھے ہیں انکا فقط غل مچانا کافی ہوتا ہے۔ اور سامنے کی لڑائی تو کہیں گئی ہی نہیں۔ وہ میدان تو	افغاناں کہ از پیش باز پس رفتہ گریختہ بودند یا دست راست و چپ بہ تنگہائے فرو خزیدہ بودند۔ زیر تپہ ہائے راہ رفتہ بالا می آیند و مردم کہ میان درہ ہائے می باشند ہم سر می زنند از بالا فشنگ و تیر می بارند و اگر نہ سنگ و حقیقت الامر این است کہ در جائیکہ لشکریاں یقین کردہ بودند کہ میدان از دشمن پاک کردہ اقدام نمودہ بودند ہیاہو انداختن شاں ہم کفایت میکند و الّا جنگ در روبروئے دست شاں نیست۔ و آں چارہ تا پست جوئیں بہ

[1] معرفی نمودن ۱۲

ہر وقت تیار ہے۔ جب تک کمر میں آٹا بندھا ہے ہو چکا گھوڑوں کو بھاگ گئے۔ کچھ وہ گئے۔ کچھ اور کھانا باندھ لائے کچھ اور نئے آن شامل ہوئے۔ غرضیکہ بادشاہی لشکر جتنا آگے بڑھے اور پچھلی مسافت طے ہو اتنا ہی گھر کا رستہ بند ہو جاتا ہے اور وہ بند ہوا تو سمجھ لو کہ خبر بند۔ رسد بند۔ گویا سب کام بند۔

کمر بستہ آمادہ دست میباشد۔ وقتیکہ لشد بسوئے خانہا ئے خود شان پاپس می آرند۔ درا ثنا ئیکہ آناں میروند چند نفر دیگر خورش آوردہ وارد می شوند و چند دیگر ہم شریک میگردند۔ فی الجملہ چندانکہ قشون شاہی پاپیشتر گذارند و مسافت بیہودہ زیاد میشود ہماں قدر راہ وطن مسدود میگردد و بمجرد بستہ شدن آں گویا مراسلت مقطوع شد و رسد ممنوع یعنی ہمہ کارہا معطل۔

فارسی میں ترجمہ کرو۔

جب کوئی بیرونی دشمن حملہ کرتا ہے تو سامنے ہو کر مقابلہ کرنے میں ایک اونچی پہاڑی پر چڑھ کر نقارہ بجاتے ہیں جہاں جہاں کہ آواز پہنچی۔ ہر شخص کو پہنچنا واجب ہے دو دو تین تین وقت کا کھانا کچھ روٹیاں کچھ آٹا گھر سے باندھے ہتھیار لگائے اور آن موجود ہوئے۔ جب وہ ٹڈی دل سامنے پہاڑیوں پر چھایا نظر آتا ہے۔ تو بادشاہی لشکر جو میدان کے لڑنے والے ہیں دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں اور جب خیال آتا ہے کہ کتنے اور کیسے پہاڑ ہم طے کر کے یہاں آئے پیچھے تو وہ رہے اور آگے یہ بلا۔ نہ زمین کے نہ آسمان کے اس وقت خدا یاد آتا ہے۔

سبق نمبر ۳۰

فقرے

ایکدن صبح کو ہماری ملاقات کے لئے ایک ایسی وضع کا امیر آیا۔ جو چینیوں کی شکل و شباہت کا نہ تھا۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ وہ شخص فرانسیسی ہے جو مدت ہوئی کہ پیرس کے پادریوں کے ہمراہ یہاں آیا تھا اور یہیں رہ پڑا اور رفتہ رفتہ اعلیٰ مرتبہ پر پہنچ گیا۔ اس امیر نے مجھ سے فرانسیسی زبان میں گفتگو کی۔ اور اس کے ذریعے سے مجھ کو

فارسی ترجمہ

روزے علی الصباح رئیسے برائے ملاقات آمد کہ وضعش باوضع چینیاں ماننا نبود۔ بعد تحقیق معلوم شد کہ آدم فرنگی بود و مدتے گذشتہ کہ از پاریس ہمراہ کشیشہا اینجا وارد شدہ و ہمیں جا اقامت گزید و بتدریج بمرتبہ اعلیٰ فائز گردیدہ بود۔ ایں دولتمند بزبان فرانسہ با من حرف میزد و بوساطتش آن احوالات این دیار معلوم شد کہ در ہنگام بکار کتاب من منجر دایں مرد اکثر برائے

Marfat.com

اسطرف کے وہ حالات معلوم ہوئے جو میری کتاب کیلئے از بس کارآمد تھے۔ یہ شخص اکثر میرے پاس آتا اور گھنٹوں بیٹھا کرتا تھا اور وہاں کے باشندوں کے عادات و رسوم و طرز معاشرت کی نسبت وہ باتیں سناتا کہ میں دل سے اس کا گرویدہ ہوگیا اور سمجھا کہ میری کتاب اسکی بدولت ایسی لاجواب بنے گی کہ پڑھنے والے عش عش کرینگے اور میرا بڑا نام ہوگا۔

ملاقاتم مے آمد وساعتہا با صحبت می شد ونسبت باہل این بلاد وطرز تعاشر و رسم ہائے شاں چندیں سخن مے زد کہ از تہ دل رہین منتش گشتم و گمان بردم کہ کتاب من بواسطۂ او چناں بے نظیر خواہد شد کہ خوانندگاں مرحبا خواہند گفت و اسم و رسم نصیب من خواہد بود۔

....

فارسی ترجمہ کرو:۔

چالیس دن تک مسجد ملا طوطا کے نالوں سے اور گھر زہت النسا کے فغان سے میدان قیامت تھا۔ جب ماتم کی رسمیں ہو چکیں اور چار ماہ اور دس دن ایام عدت گذر گئے تو ملا طوطا نے محلہ کے مقتدر لوگوں سے یہ کہا کہ بہتر تھا کہ میں مرجاتا اور ان مصیبتوں سے نجات پاتا جس خیال کو کہ میں ظاہر کرنا چاہتا ہوں وہ شرافت اور حمیت سے بعید ہے لیکن کیا کیا جائے کہ بعض امور ایسے ہیں کہ انسان انکے اظہار سے مجبور ہے میں دیکھتا ہوں کہ زہت کی زندگی نہایت خطرہ میں ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس سے نکاح کرلوں۔ ممکن کہ اس سے کوئی اطمینان کی صورت پیدا ہو جائے۔ محلہ کے سفید ریش سادہ لوحوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اور دونو کا نکاح ہو گیا۔

سبق نمبر ۱۳۔

فقرے	فارسی ترجمہ
امیر کو جوں جوں آرام کے اسباب ملتے جاتے ہیں کھیے جاتا ہے اور وہ غریب کو جو مل گیا اسی کو صبر شکر کے بیکر بال بچوں میں خوش ہو بیٹھتا ہے گرمی میں دوپہر کے وقت درختوں کا سایہ ہے خسخانے سے بہتر ہے اور سردی میں سورج اس کے	دولتمند چندانکہ اورا اسباب راحت میسّر گردد می گوید دیگر میخواہم و باز دیگر۔ مرد بے سرمایہ ہرچہ بدستش فتد ہماں را بصبر و شکر گرفتہ میان کس و کوئے خویش خوشگذرانی میکند۔ در تابستان وقت نیمروز سایۂ درختاں اورا از رحت خسخانہ خوشتر است و در زمستاں

Marfat.com

گھرے کی انگیٹھی ہی۔ راتکو اگر مکلف لحاف بستر نہیں تو کیا ہوا گدڑی یا کملی میں لپٹا ہوا ہے یا چند سوکھی لکڑیوں کا ایک ڈھیر جمع کر لیتا ہے اور ان کو جلا کر اسکے قریب رات کاٹ دیتا ہے گھر میں اتفاق ہو تو ایسی غریبی بھی کٹ جاتی ہی اور پھر دولت تو ڈھلتی ہوئی چھاؤں ہے کیا جو غریب ہیں وہ ہمیشہ غریب ہی رہینگے۔ کیا ان کی یا انکی اولاد کی کبھی نہیں سُنی جائیگی۔ نہیں امید انکے کان میں یہ خوش کن آواز ڈالتی ہے ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند وچنیں نیز ہم نخواہد ماند

آفتاب آتش تاب طاقش ہست شب اگر لحاف ملایم میسّر نمی شد مضایقہ ندارد۔ خود را بگلیم یا کملی پیچیدہ بانشستہ ہیزم سوختنی گرد آوردہ آتش بر کردہ پیش آں شب را بروز می آرد و اگر زن و زندگی داشتہ باشد خوش صحبتی۔ زمانہ غربت ہم بسر می آید۔ غیر ازیں دولت مثل سایہ ناپایدار است۔ آیا آنانکہ فلک زدہ ہستند باید ہموارہ ہمچناں بمانند و دعائی خود شاں یا اولاد شاں باجابت نرسد۔ امید ایں نوائے جاں پرور بگوش شاں مے زند ؎

رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند
چناں نماند وچنیں نیز ہم نخواہد ماند

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

یہ دو تو باتیں تو جھٹ تمہاری سمجھ میں آگئیں مگر تم اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔ اگر سورج کو فٹ بال کے برابر مانیں تو اسکے مقابلے میں زمین ایک چھوٹا سا جوار کا دانہ ہوگی۔ کیونکہ اگر سو زمینیں برابر رکھی جائیں تو کہیں جا کر سورج کی چوڑائی کے برابر ہوں۔ اسی طرح اگر ترازو کے ایک پلڑے میں سورج کو رکھیں تو وزن برابر کرنے کے لئے دوسرے پلڑے میں تین لاکھ زمینیں بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ رکھنی پڑینگی ان باتوں سے کچھ کچھ سمجھ میں آتا ہے کہ سورج کتنا بڑا ہے۔

سبق نمبر ۳۲۔

فقرے	فارسی ترجمہ
صاحب، تم اچھے خاصے عارف اور تمہارا کشف سچا ہے۔ میں راہ دیکھ رہا تھا کہ تمہارا خط آئے تو جواب لکھوں۔ کل تمہارا خط شام کو آیا۔ آج صبح کو جواب لکھا گیا۔ بات یہ ہے	آغا خیلے صاحب معرفت ہستی و کشف راست میداری۔ دیدہ براہ بودم کہ نامۂ شما برسد من جواب بنویسیم۔ دیروز وقت شام خط شما درآمد۔ جوابش امروز صبح نوشتہ شد حقیقت الامر اینست کہ نامو

Marfat.com

آدمی کے لئے محلّے کا نام پتا ضرور نہیں
میں غریب آدمی ہوں مگر فارسی انگریزی جو
خط میرے نام کے آتے ہیں تلف نہیں ہوتے
بعض فارسی خط پر پتہ محلہ کا نہیں ہوتا اور انگریزی
خط پر تو مطلق پتہ ہوتا ہی نہیں شہر کا نام
ہوتا ہے ؎

آدم نام برادر را چگونگی محلہ لازم نیست من یک مرد
کم مایہ ہستم با وصف آں خطوط پارسی و انگلیزی کہ
باسم خودم مرسوم باشد گم نمی شود۔ بعض کاغذ
ہائے فارسی اسم محلہ بر آنہا ثبت نمی باشد
و خطوط انگلیزی اصلاً از و معرّا باشد ہمیں
اسم شہر دارد و بس ؎

فارسی میں ترجمہ کرو:۔ (very Diffi)

چند سال کا ذکر ہے کہ پنجاب کے ایک پہاڑی مقام میں وبائی بخار پھیل گیا۔ لوگ قصبے کے مختلف محلوں اور جُدا جُدا مکانوں میں رہتے تھے۔ اس لئے یہ خیال بھی محال تھا کہ بیماری چھوت سے پھیلی ہے ڈاکٹر کے پاس ہر روز نئے مریضوں کی اطلاع پہنچتی تھی۔ مگر حیران تھا کہ صحت کے لحاظ سے عمدہ موقع پر آباد ہے پھر جو یکایک بیماری نمودار ہو گئی اس کی کیا وجہ ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر نے تحقیقات شروع کی۔ پتہ لگاتے لگاتے معلوم ہوا کہ جن جن لوگوں کو بخار ہوا تھا۔ انہوں نے ایک ہی گوالے کے ہاں سے دودھ لیا تھا۔ اور اس کی گائے بیمار تھی ؎

سبق نمبر ۳۳۔

فقرے

میرے دوستو۔ وہ ملک تو دنیا ہی نئی ہے۔ کیونکر
لکھوں کہ تمہارے تصور میں تصویر کھینچوں یہ
عالم ہے کہ چاروں طرف پہاڑ درختوں کا بن
گھاٹی ایسی تنگ کہ دو تین آدمی بمشکل چل سکیں۔
رستہ ایسا کہ پتھروں کی اتار چڑھاؤ پر ایک لکیر سی
پڑی ہے۔ اس کو سڑک سمجھو گھوڑوں کا ہی دل
ہے اور انہیں کے قدم ہیں کہ چلے جاتے ہیں۔
کبھی دائیں کبھی بائیں پر کہیں دونوں طرف

فارسی ترجمہ

رفیقہا مر آں بار عالم دیگر ست چہ طور رقم کنم کہ در
جنبانم زبان تصویر کشم ... عجیب است کہ چہار سو
کوہسار و درختان بود و راہ بقدر تنگ کہ دو سہ
نفر بآسانی راہ رفتن نمی توانند۔ راہ این چنیں
دشوار گزار کہ بر گذرگاہ سنگہا گویا خطے پیدا شدہ است
ہمیں راہ را فرض بکنید آفرین بادِ بر اسپہا و بر ہمت
قدم شاں کہ چنیں راہ مے پیمایند۔ گاہ دست راست
گاہ دست چپ گاہ ہر دو طرف غارہائے ژرف

Marfat.com

کھڈ ہیں کہ دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔ ذرا پاؤں ادھر اُدھر ہُوا لڑھکا اور گیا۔ یہ عالم ہوتا ہے کہ نفسی نفسی پڑی ہوتی ہے ایک بھائی لڑھکا جاتا ہے دوسرا بھائی دیکھتا ہے۔ اور آگے ہی قدم اٹھا جاتا ہی کیا ذکر جو سنبھالنے کا خیال آئے ❊

است کہ دل بہ نگاہ کردن میل نکند اینکہ کسی از پا درآمد فرو لغزید و بگذشت۔ ایں ہرج مرج باشد دیک عالم نفسی نفسی۔ برادرے فرو می غلطد برادر دیگرش مے بیند و پیشتر قدم می نہد بے فکر ازانکہ او را دستگیر باشد ❊

فارسی میں ترجمہ کرو:۔

اے اس ویران بستی کے باشندو دیکھو تمہارے پاس میرا ایک پھول آیا ہے کہیں مرجھا نہ جائے۔ وہ اکثر سونے میں اپنے منہ سے چادر تک کا کونہ ہٹا دیا کرتا تھا کہیں خاک کے نیچے اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ اگر وہ چونک پڑے تو اسے آہستہ آہستہ تھپک دینا۔ اسے مچھروں کے کاٹنے کی برداشت نہ تھی۔ خدا کے لئے ذرا دیکھتے رہنا کہیں کوئی موذی کیڑا اس کے ننھے سے نرم و نازک بدن پر حملہ نہ کر بیٹھے۔ اگر ہو سکے تو اسے اپنے پہلو میں سلانا دیکھنا۔ میرے موتی کی آب نہ جائے۔ میرے ہیرے کی چمک زائل نہ ہو۔ میرے لال کو کچھ ملال نہ ہو ❊

سبق نمبر ۳۴

فقرے	فارسی ترجمہ
ذرا آنکھ کھول کر دیکھو کیا بہار ہے۔ نسیم کے ہلکے جھونکے۔ بادِ صبا کی اٹکھیلیاں چلتے ہُوئے پانی بہتی ہوئی ندیاں شفاف جھیلیں زخار سمندر آسمان سے باتیں کرتے ہوئے پہاڑ اور انکی برف سے ڈھپی ہوئی چوٹیاں پھولوں کے تختے اور پھلوں سے لدی ہوئی ڈالیاں، درخت اور انکے ہرے ہرے پتے۔ سبزہ اور اس کا فرش زمردین۔ پکتے ہوئے کھیت اور اس میں قوت زندگی سے بھرے ہوئے سنہری خوشے نگاہ کے لئے جنت نہیں تو	چیزے چشم را وا کردہ ببیند چہ بہار است نفسہائے سبک بار نسیم۔ نازک خرامیہائی بادِ صبا۔ آبہائے رواں۔ سبک خیزہائے تیز رفتار۔ دریاچہ ہائے شفاف بحرہائے پر آب کوہسار فلک رفعت وقلّہ ہائی پُر برف کوہ چمن زارہا و شاخہائے باردار۔ اشجار و برگہائے سبز فامش۔ سبزہ و فرش زمرّد نگارش۔ کشت زارہائے رسیدہ و دراں خوشہائے زریں کہ از قوت حیات لبریز است ایں ہمہ اگر برائے نگاہ جنت نیست

Marfat.com

کیا ہے؟   دیگر چیست؟

فارسی میں ترجمہ کرو:-

ابا جان کہتے تھے کہ ان کی کمر سی ٹوٹ گئی ہے۔ اور بصارت میں بھی فرق آگیا ہو۔ کل سی میں دیکھتی ہوں کہ وہ داہنے ہاتھ میں عصا رکھنے لگے ہیں۔ اور بایاں ہاتھ ہمیشہ کمر پر رہتا ہی۔ اماں جان تو چوکل سی لیٹی ہیں اٹھی ہی نہیں ایک دفعہ کوشش کی تھی مگر اٹھا نہ گیا۔ آیئے اور انکی مزاج پرسی کیجئے بھائی جان میں سچ کہتی ہوں کہ اگر وہ تمہیں ایکبار اور دیکھ لیں۔ تو بالکل اچھی ہوجائیں بھائی جان ہے تمہارے چلے آنیکے بعد تمہارے سب دوست جمع ہوئے تھے مگر جانے کیا بات کسی کا دل نہ لگا۔

سبق نمبر ۳۵

فارسی ترجمہ	فقرے
درعمارات جدیدہ درس گاہ دولتے درس گاہ ہنود و پل راہ آہن منظرے خوب دارد از روی پشت پل شہر بنارس ہم نظارۂ خوبیست۔ شہر از دریا بسیار بلند تر واقع است و ہمچو قوس بر کنارش آباد است صدہا آبشخور ہائے ساختہ اند۔ بعض کہنہ بعض نو تعمیر کردہ مگر ہمہ از سنگ تمام آبشخور ہا پلہ ہائے سنگیں میخورد بعضے از آنہا ایں قدر بلند است کہ زیادتر از صد پلہ ہائے می دارد۔	نئے مکانات میں سرکاری کالج ہندو کالج اور ریل کا پل دیکھنے کے لائق ہے پل پر سے بنارس کا نظارہ بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ شہر دریا سی بہت اونچا ہی اور کمان کی طرح کنارے کنارے آباد ہے سینکڑوں گھاٹ بنے ہوے ہیں۔ بعض پرانے بعض نئے مگر سب پتھر کے ہیں گھاٹوں پر پتھر کی سیڑھیوں سی چڑھتے ہیں بعض ان میں سے اتنے اونچے ہیں کہ سو سے زیادہ سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔

فارسی میں ترجمہ کرو:-

جب میز پر سے چادر اٹھ گئی تو ڈاکٹر اس سے کوئی ایک گھنٹے تک بڑے فایدے اور کام کی باتیں کرتا رہا۔ پھر اس کو سونے کی اجازت دی۔ دن بھر کا تھکا ہوا تو تھا ہی بڑی خوشی سے ایک نوکر کے ہمراہ ایک کمرے میں گیا۔ جو اسکے سونے کیلئے مقرر کیا گیا تھا کیا دیکھتا ہے کہ وہاں نہ تو کسی قسم کا اسباب ہے نہ فرش صرف ایک سادی سی مسہری پڑی ہوئی ہے اور اس کے اوپر ایک

Marfat.com

ایسا سخت گدیلا کہ جس سے زمین پر ہی سونا بہتر ہے۔ پھر تو دولتمند ضبط نہ کرسکا جھنجھلا کر نوکر سے کہنے لگا کہ او بد ذات مجھ کو ہرگز یقین نہیں آتا کہ ڈاکٹر نے میرے سونے کیلئے یہ کمرہ مقرر کیا ہو۔ یہ تو کتوں کے بھی سونیکے لائق نہیں۔ چل مجھے دوسرا کمرہ بتا جہاں ذرا نیند تو آئے ؛

سبق نمبر ۳۶ ۔

فارسی میں ترجمہ کرو :۔

رفتہ رفتہ میری عمر میں زیادتی ہوتی گئی اور وہ دن آ پہنچا جس دن میں نے اچھی طرح دیگر محبت کرنے والیوں اور اپنی پیاری ماں میں تمیز کرلی۔ اور دماغ میں جمالیا کہ سب سے زیادہ چاہنے والی سب سے زیادہ شفیق یہی میری ماں ہے۔ ماں کے مفہوم کو سمجھنا ابھی میری سمجھ سے باہر تھا میں نے اسی لئے اس کو سب سے زیادہ شفیق اور ایک نعمت عظمی سمجھا تھا۔ لیکن اسوقت ماں ہی کہنا مناسب ہے کیونکہ وہ دراصل ماں تھی۔ ہاں تو کس طرح تمیز ہوئی میں پہلا دن بیان کروں۔ یوں ہوا کہ مجھے میری ماں کی گودی سے کسی نے لے لیا کچھ دیر تو میں نے خاموشی اور گھبراہٹ میں گزار دی پھر رونا شروع کیا اب کیا تھا ایک سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا مجھے لینے لگا۔ میرا دل تھا جسکو کسی گود میں قرار نہ تھا۔ میری آنکھیں کچھ کھلی کچھ بند انہیں آنکھوں کو ڈھونڈ رہی تھیں۔ کسی نے بھوکا سمجھ کر دودھ دیا۔ کسی نے گا بجا کر بہلانا چاہا۔ میرا سنبھلنا مشکل تھا۔ آخر اسی محبت بھری گود میں مجھے پہنچایا وہاں پہنچنا تھا کہ باچھیں کھل گئیں ؛

سبق نمبر ۳۷

اس کی مثال ایک ملاقات میں انہوں نے عجیب سنائی کہنے لگے ایک شخص کے پاس ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ میں نے ہر چند اس سے کہا کہ وہ قیمتاً میرے ہاتھ وہ نسخہ بیچ دے وہ راضی نہیں ہوا۔ اس کا سبب یہ نہیں تھا کہ وہ خود اس کتاب کا قدر شناس تھا بلکہ وہ بالکل بے علم تھا۔ اور اس کتاب کی اصلی خوبی سے بے خبر تھا۔ صرف یہ جانتا تھا کہ پرانا نسخہ ہے اور اس کی جلد خوبصورت ہے۔ بے ضرورت کیوں بیچوں۔ آخر تنگ آکر میں نے اس سے دیکھنے کے لئے وہ نسخہ مانگ لیا اور اس کی خوبصورت جلد سے اصلی کتاب جدا کرکے اس کتاب کی جگہ کوئی اور قلمی کتاب جو اس تقطیع کی تھی اور اتنی ہی بڑی تھی۔

Marfat.com

جڑوا ہی۔ مالک کی ناواقفیت کی یہ حالت تھی کہ واپس لیتے وقت اسنے جلد کی حالت کو دیکھ لیا کہ اچھی ہے اور خراب نہیں ہوئی۔ اسے خبر بھی نہ تھی کہ جلد کے اندر کیا سے کیا ہو گیا۔ میں نے اپنے ضمیر کو یہ کہہ کر تسلی دے لی کہ وہ شخص اس کتاب کے رکھنے کا اہل نہ تھا۔ اس لئے اس سے اس کا چھن جانا ہی اچھا تھا ؎

سبق نمبر ۳۸

میں بیگناہ ہوں جس دماغ میں آج سے پندرہ بیس برس پہلے میری محبت کے خیالات بھرے ہوئے تھے۔ آج اس میں قتل کی تجویزیں ہیں شہزادے جن آنکھوں سے آج خون ٹپک رہا ہے یہ کبھی میری طرف پیار محبت سے بھی اٹھی ہیں۔ اگر تیری کامیابی صرف میری موت پر منحصر ہے۔ تو میں یہ جان قربان کرتی ہوں۔ لیکن نافرمانی کا الزام میرے اوپر بہتان ہے۔ الیاس وہ کام نہ کر کہ میرے دونو بچے دنیا میں ذلت کی زندگی بسر کریں۔ میں جانتی ہوں کہ تھوڑی دیر میں میرا جسم اس فرش پر تڑپ رہا ہوگا۔ اور جب تک تیری آنکھیں مجھ کو مردہ نہ دیکھلیں تیرا دل ٹھنڈا نہیں ہو سکتا۔ میں اپنا خون معاف کرتی ہوں بائیس برس تیرے ساتھ زندگی بسر کی۔ تیری بدولت دنیا کے لطف اٹھائے ایک ایسے رفیق کو جان نذر کر دینا کوئی بڑی بات نہیں۔ اب میں اجازت دیتی ہوں کہ تو شوق سے اپنی خواہش پوری کر ؎

ابھی یہ پہلا فقرہ ختم نہ ہوا تھا کہ ظالم الیاس نے آبدار خنجر کو حرکت دی اور عین اسوقت جبکہ مظلوم شہزادی کی آنکھیں اپنے خاوند کے چہرہ کو تک رہی تھیں اس کے کلیجہ میں بھونک دیا ؎

سبق نمبر ۳۹

آج بہت دنوں کے بعد تمہاری خیریت ابا جان کی زبانی معلوم ہوئی جس روز سے تم گئے ہو کسی طرح طبیعت کو قرار ہی نہیں۔ رہ رہ کر یہی سوچتی ہوں کہ تم مجھ سے ناراض ہو کر گئے ہو۔ سوائے اسکے اور کوئی جانے کی بات نہ تھی میں غریب لاچار ہوں اور سوائے خدا کے اور تمہارے کوئی میرا وارث دنگران نہیں۔ جب تم ہی ناراض ہو گئے تو بتاؤ میں کس امید پر جیوں۔ میں ہر وقت خطا کار ہوں۔ قصوروار ہوں۔ بری ہوں۔ نالائق ہوں بدنصیب ہوں۔ مگر تمہاری ہوں تم اگر خفا ہو تو خدا کیلئے معاف کردو میں ہاتھ جوڑ کر معاف کراتی ہوں۔ اور ہاں مجھ دکھیاری سی خفا

Marfat.com

ہو کر تم اپنا بھرا پُرا گھر کیوں چھوڑتے ہو۔ میں حاضر ہوں۔ تم آؤ اور جو کچھ سزا چاہو مجھے دو۔ واقعی مجھ سے تمہیں آرام نہیں پہنچا۔ میں بدتمیز ہوں۔ جو کچھ ہوں تمہاری لونڈی ہوں۔ میرا اور کوئی ٹھکانا بھی نہیں۔ جہاں میں جا پڑوں۔ صرف تمہارا گھر ہے جسمیں ساری عمر بسر کرنی ہے۔ اگر کوئی ایسا بڑا قصور مجھ سے ہو گیا ہے جو تم معاف نہیں کر سکتے تو خیر میں اس دُنیا ہی کو چھوڑ دوں گی جاؤں گی۔ مگر تمہاری دہلیز سے زندہ نہ جاؤں گی ؛ فقط

تمہاری خطاوار بدقسمت زبیدہ

سبق نمبر ۴۰

شنو انگ جو معصوم کے نام سے مشہور ہے۔ جب چین کے تخت پر بیٹھا تو اسنے حکم دیا کہ تمام قیدی جو سابقہ بادشاہوں کے عہد میں بے انصافی سے قید خانے میں اسیر ہیں فوراً رہا کر دیئے جائیں۔ اس آزاد کردہ تعداد میں سے جو بادشاہ کے شکریئے کیلئے آئے ایک بوڑھا بھی تھا جو بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا۔ اور کہنے لگا اے چین کے بڑے مالک مجھ کمبخت کی طرف دیکھ جسکی عمر اس وقت پچاسی برس کی ہے اور میں بائیس برس کی عمر میں جیلخانے میں قید کیا گیا تھا۔ مجھ بیگناہ کو بغیر اس کے میرے الزام لگانے والے میرے سامنے بھی لائے جاتے قید خانے میں بھیج دیا گیا۔ میں پچاس برس سے زیادہ تنہائی اور اندھیرے میں رہا ہوں اور اس مصیبت سے مانوس ہو گیا ہوں۔ اب اس سورج کی چمک سے جس کا دیدار تیری بدولت مجھے نصیب ہوا میری آنکھیں چندھیاتی ہیں۔ اے شاہ مجھے اجازت دے کہ میں اپنی بقیہ مصیبت کی زندگی بھی اسی قید خانے میں گذار دوں۔ میری اندھیری کوٹھری کی دیواریں مجھے ان شان و شوکت کے محلوں سے زیادہ پیاری معلوم ہوتی ہیں۔ میری زندگی کے دن اب تھوڑے ہی باقی رہ گئے ہیں اور میں نہایت ناخوش اور رنجیدہ رہونگا۔ اگر میں اسی قید خانے میں واپس نہ بھیج دیا جاؤں جس میں اپنی جوانی کے دن میں نے گذارے ہیں ؛

سبق نمبر ۴۱

مینے پروفیسر اقبال کو بھی دیکھا ہے اور ڈاکٹر اقبال کو بھی سیالکوٹی اقبال کو بھی اور لاہوری اقبال کو بھی۔ یورپین اقبال کو بھی دیکھا ہو اور لندنی اقبال کو بھی۔ مگر کبھی آدمی نہیں پایا وہ ازل سے حیوان ہیں اور حیلت ابدی کے نشان ہیں۔ ہندوستان کے آدمی حیوان کے لفظ کو مکروہ جانتے ہیں مگر میں اس

Marfat.com

لفظ میں جان پاتا ہوں جو ہند کے کسی انسان میں نہیں ۔

برسات میں مکھیاں اور پروانے دو نو پیدا ہوتے ہیں اور دو نو جاندار کہلاتے ہیں مگر ایک آدمی کو ستاتا ہے اور مگس بیچیا کا نام پاتا ہے اور دوسرا شمع کے رُخ پر قربان ہو جاتا ہے اور عبرت ڈھونڈنے والوں کو صبح کے وقت اپنی لاش دکھا کر رلاتا ہے ۔

اقبال بھی ایک پروانہ ہے جوان دیکھی شمع کا دیوانہ ہے مکھیاں اسکے اشعار کو مٹھاس سمجھ کر چاٹتی ہیں اور پروانے شعلہ سمجھ کر قربان ہونے آتے ہیں ۔

سبق نمبر ۴۲

رمضان مبارک میں جو طرز زندگی اور حالت معاشرت ایران میں دیکھی اس کا تذکرہ کرتی ہوں۔ صبح کو نماز و تلاوت کلام پاک سے فارغ ہونے کے بعد بیبیاں گھر کے کاروبار میں مصروف ہو جاتی ہیں۔ دن کو تھوڑی دیر سوتی بھی ہیں۔ نہ اس طرح کہ روزہ گیا رکھا اللہ میاں پر بڑا احسان رکھا۔ سارا دن سونے میں گنوایا۔ اور جب سو کر تیسرے پہر کو اٹھیں تو اس قدر مزاج میں برہمی ہوتی ہے کہ کسی پر گرجیں کسی پر برس پڑیں۔ ایرانی بیبیوں کو میں نے ایسا نہیں پایا۔ بلکہ خوش مزاج۔ روزہ افطار کر کے کھانا کھاتی ہیں۔ اس کے بعد میوہ کھاتی ہیں اور شربت و چائے پیتی ہیں۔ رات کو ۹ بجے کے قریب کسی نہ کسی عزیز یا دوست کے ہاں ضرور ملنے جاتی ہیں صاحب خانہ بہت سا میوہ کشتیوں میں رکھ کر مہمان آئی ہوئی بیبیوں کے سامنے رکھ دیتی ہیں۔ دوسرے دن وہ لوگ ان کے ہاں آتے ہیں۔ یہ بھی اسی طرح میوؤں کی کشتی سامنے رکھ دیتی ہیں۔ ایرانی خواتین ذرا بے تکلف ہوتی ہیں۔ کھانے میں شرماتی نہیں ۔

سبق نمبر ۴۳

اس غریب کو مجبوراً اپنی روزی کمانے کے لئے کھیتوں وغیرہ میں کام کرنا پڑتا۔ لیکن پھر بھی اس کا دادا اس کو نظاہر بہت چاہتا تھا۔ اکثر اوقات وہ چار میل کا فاصلہ پیادہ پا اور تیز دھوپ میں طے کر کے اسے دیکھنے کیلئے ان کھیتوں میں پہنچتا۔ جہاں وہ کام کرتی تھی اور جب وہ اس کے پاس ہوتا۔ تو گھنٹوں اسے دیکھ دیکھ رویا کرتا۔ گاؤں والوں کا خیال تھا کہ قورنیں نے

Marfat.com

لالچ کے مارے اپنی پوتی کو کام پر لگا دیا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے کوئی نیک نامی کی بات نہ تھی کہ اس نے اس چھوٹی سی لڑکی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ مارے مارے پھرنے کی اجازت دے رکھی تھی۔ لوگوں کو یہ بھی بُرا معلوم ہوتا تھا کہ قورنیل کا سا نیک آدمی جو اسوقت تک عزت کی زندگی بسر کرتا رہا ہے۔ اب بازاروں میں ننگے پاؤں اور پھٹی ہوئی ٹوپی پہنے ایک فقیر کی طرح پڑا پھرے ۔

سبق نمبر ۴۴۔

نمبر اوّل کے فقیر یا سادھو بھیک مانگنا اپنا فرض منصبی سمجھتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ لوگ ان کو خیرات دیں۔ یہی نہیں بلکہ خیرات مانگنے میں سینہ زوری بھی دکھلاتے ہیں اور اکثر جاہل اور توہم پرست مردوں اور خصوصاً عورتوں کو ڈرا دھمکا کر اور اپنا تقدس اور "دو جلا کر بھسم کر دوں گا۔" کا خوف دلا کر جو چاہتے ہیں حاصل کر لیتے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ بعض فقیر اور سادھو ایسے بھی ہوتے ہیں جو خیرات نہیں مانگتے۔ اور حقیقت میں خدا پرست لوگ ہوتے ہیں۔ مگر ایسے لوگ بہت قلیل تعداد میں ہوتے ہیں۔ اور ان کی مدد کرنا بھی بُرا نہیں بلکہ اچھا اور احسن فعل ہے۔ مگر دوسرے نامی فقیروں اور سادھوؤں کو خیرات دینا کسی طرح جائز نہیں۔ وہ ایک "مچھر" یا "پسو" یا کھٹمل کی مانند ہیں۔ جو دوسروں کے خون پر گذران کرتے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ موٹے تازے فقیر خود کام کر کے اپنی روٹی نہ کمائیں۔ جیسا تمام دنیا کرتی ہے۔ ان لوگوں کو خیرات دینا نہ صرف اپنے روپے اور رزق کو ہی برباد کرنا ہے بلکہ قوم و ملک کو نقصان پہنچانا ہے ۔

سبق نمبر ۴۵

ان دنوں میں سے ایک بچی پہلے پہل عرشہ پر آئی تو بادشاہ اور وزیروں نے اسکے ہاتھ کو بوسہ دیا اور یہ بچی بڑی شان سے کھڑی گویا ان سے خراج اطاعت وصول کر رہی تھی۔ اس کے بعد شاہ امان اللہ خاں ایک دکان پر پہنچے اور وہاں جتنے اچھے اچھے اور بیش قیمت کھلونے تھے سب کے سب خرید لائے۔ یہ کھلونے اپنے جہاز پر کے تمام ہندوستانی اور یورپین بچوں میں تقسیم کر دیئے ۔

شاہی خواتین نے مغربی خواتین کی طرح تفریح و تفنن کے لوازم مثلاً کیمرہ۔ گراموفون وغیرہ کافی تعداد میں جمع کر رکھے ہیں۔ گراموفون کے ساتھ افغانی ریکارڈ ہیں۔ اسکے علاوہ وہ کھیلوں

Marfat.com

میں بھی حصّہ لیتے ہیں۔جس سے اس کلیہ کی تردید ہو جاتی ہے۔کہ مشرقی خواتین ورزشی تفریح کی شائق نہیں ۔

لیکن بیگمات کے لئے سب سے زیادہ تعجب انگیز بات انگریزی رقص تھا۔بینڈ باجے کی سُریلی تانوں کے ساتھ شریک رقص لوگوں کے پاؤں اٹھ رہے تھے۔اور یہ مشرقی خواتین اپنی زندگی میں پہلے پہل مردوں اور عورتوں کو مل کر ناچتے دیکھ دیکھ کر حیرت زدہ ہو رہی تھیں ۔

سبق نمبر ۴۶۔

انہیں علم تھا کہ کتا اندھیرے میں انسان سے زیادہ دیکھ سُن اور سُونگھ سکتا ہے۔چنانچہ انہوں نے اپنی امداد کے لئے کتوں کی ایک خاص نسل بھی پالنی شروع کی۔یہ کُتے بڑے مضبوط۔قدآور اور لمبے لمبے بالوں والے تھے۔ان کتوں کو خوب سدھایا گیا۔اور یہ کام سکھایا۔کہ رات کے وقت بھٹکے ہُوئے مسافروں کو مدد دے سکیں اور خانقاہ میں لیجایا کریں۔یہی نہیں بلکہ اگر کوئی مسافر برف میں دب جاتا تھا تو یہ برف کھود کر اسے باہر نکال لیتے تھے۔ان کے گلوں میں ایک پٹے کے ساتھ کچھ کھانے کی چیزیں اور برانڈی شراب کی بوتل یا کپا بندھا ہوتا تھا۔مسافر کچھ کھا کر اور شراب پی کر اتنی گرمی حاصل کر لیتا تھا کہ اٹھ کر خانقاہ تک پہنچ جائے۔چونکہ ان پہاڑوں میں بھیڑیئے بہت تھے اس لئے یہ کتے ہمیشہ جوڑے بن کر جاتے اور ہمیشہ اکٹھے رہتے تھے تاکہ اگر ایک کو کوئی حادثہ پیش آئے تو دوسرا کام آسکے۔اس قدر سخت محنت اور مشقت کی وجہ سے یہ کتے صرف دس سال کی عمر تک کام اچھی طرح کر سکتے تھے۔اس کے بعد ان کو پنشن مل جاتی تھی۔اور ان سے کام نہیں لیا جاتا تھا ۔

سبق نمبر ۴۷۔

اخباروں کے ذریعے رُوبی کو معلوم ہُوا تھا کہ اس کا بیٹا گرفتار کر لیا گیا ہے۔اول اول اسکو اس بات کا یقین نہ آتا تھا۔کیسے آتا؟ بات ہی خوفناک تھی۔

اس کا بیٹا ننھا سا بیٹا۔اتنا خوش اطوار۔ایسا شرمیلا جو ابھی پچھلے ہی مہینے ایسٹر کی تعطیل اسکے ساتھ بسر کر کے گیا تھا۔چور اور خونی؟ ... نظر آتا تھا۔جیسے وہ سپاہیوں کی وردی پہنے اس کے روبرو کھڑا ہے۔اور اس کے تر و تازہ اور گول گول چہرہ پر محبت اور مسکراہٹ برس رہی ہے۔ایسا معلوم ہوتا

Marfat.com

تھا الوداع کہہ کر پھر اس کے مرجھائے ہوئے رخساروں کو جوش سے چوم رہا ہے۔ بیٹے کی یہ مسرت بخش اور فرحت انگیز باتیں یاد آئیں تو وہ سر ہلا کر پھر کہنے لگی۔

"خدا نہ کرے۔ وہ کیوں ہونے لگا تھا؟ کچھ غلطی ہوئی ہے یہ کوئی اور ہوگا"۔

مگر اسے کیا کرتی؟ اخبار پر جلی حروف میں یہ مضمون لکھا تھا "ایک مجرم سپاہی"۔ واقعہ ان ہی بارکوں کا تھا۔ جن میں بیٹا رہتا تھا اور ساتھ ہی اس کا پورا نام بھی درج تھا۔

مبہوت سی ہو کر کرسی میں دبک رہی۔ عینک کو پیشانی پر سرکا دیا تھا۔ ہاتھ مسلا کر بھینچ رکھے تھے باورچی خانے میں سناٹا طاری تھا۔ اور اس کے کانپتے ہوئے ہونٹوں سے معلوم ہوتا تھا کہ منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی ہے۔ پھٹی پھٹی آنکھیں کبھی بوڑھے کتے پر گاڑ دیتی۔ جو کھلے دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ کبھی لمبوترے کلاک کو تکنے لگتی جس کی سست رفتار ٹک ٹک بڑی متانت سے وقت کو گھسیٹتے لئے جا رہی تھی۔

سبق نمبر ۴۸۔

یہ لوگ اپنے گھروں میں بیل۔ بھینسے۔ بھیڑیں۔ سور۔ کتے۔ گھوڑے اور ہاتھی پالتے تھے۔ جنگلی جانوروں شیر۔ گینڈے اور ہاتھی کی ہڈیاں بھی بعض بعض جگہ دستیاب ہوئی ہیں۔

گھروں میں سے سوت کی انٹیاں اور روئی کے بنے ہوئے بعض کپڑے بھی نکلے ہیں جن سے ظاہر ہے کہ یہاں کے باشندے چرخہ کاتنے اور کپڑا بننے کے فن سے بخوبی واقف تھے۔ اب تک جتنی چیزیں اور تصویریں دستیاب ہوئی ہیں۔ انکے لباس کے متعلق یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ یہاں کے مرد نیچے ایک لنگا سا پہنتے تھے۔ جسے کمر پر باندھ لیتے تھے اور اوپر ایک سادے یا منقش شال اوڑھ لیتے تھے۔ جسے دائیں بازو کے نیچے سے گذار کر بائیں بازو کے اوپر ڈال لیتے تھے۔ اس طرح بایاں ہاتھ کام کاج کے لئے کھلا رہتا تھا۔ داڑھی مونچھیں ترشواتے تھے۔ بالوں کا سر پر جوڑا سا باندھ لیتے تھے۔ اب تک صرف ایک عورت کے مجسمہ کا سر کھنڈر میں سے نکلا ہے۔ اور اس میں عورت کے بال کھلے ہوئے ہیں۔ لیکن یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ عورتیں اپنے بالوں کا سنگار کیونکر کرتی تھیں۔

Marfat.com

سبق نمبر ۴۹

اب دونوں کے دماغوں میں غدر پڑ شروع ہو گئی۔ میاں سوچے چھوڑ دوں نہیں بچے تباہ ہو جائینگے۔ بیوقوف ہے۔ کسی طرح نہیں سمجھتی۔ ایک دن دو دن روز روز کا جھگڑا مجھ سے تو نہیں سہا جاتا۔ کچھ دیوانی ہو گئی ہے۔ لاحول ولا۔ کس مصیبت میں پھنس گیا۔ خدا مغفرت کرے۔ یہ اماں جان کی عنایت ہے۔ سر تھیں میری بہن کی بیٹی لاؤ۔ میری بہن کی بیٹی لاؤ۔ لیجئے۔ یہ بہن کی بیٹی آئی ہیں۔ اجی لعنت بھیجو۔ گذر ہی جائیگی۔ وہ بیچاری بھی کیا کرے۔ بچوں پر بچے ہوتے جاتے ہیں۔ ایک کو سنبھالے دو کو سنبھالے آخر کس کس کو سنبھالے۔ مگر بھئی زبان بڑی لمبی ہے۔ اس سے جی جلتا ہے۔

بیوی علیحدہ پڑی سوچ رہی ہیں۔ میکے چلی جاؤں۔ اونہو وہ اور فراغت سے گلچھرے اڑائینگے۔ وہ تو خدا سے چاہتے ہیں۔ کسی طرح یہ بلا دفع ہو۔ میکے میں کیا کہیں گے۔ لڑ کر آئی ہے۔ ضرور اس کا قصور ہے۔ کچھ زبان چلاتی ہو گی۔ سب سے زیادہ بھائی جان سے ڈر لگتا ہے کہیں فوجداری نہ کر بیٹھیں۔ مرا تو کچھ نہیں بچے تباہ ہو جائینگے۔ جاؤں تو خوشامد کر کے بلا لاؤں۔ نہیں اور شیر ہو جائیں گے۔ سمجھیں گے۔ ڈر گئی۔ تھوڑے دن یونہی چلنے دو۔ آپ ہی من جائینگے میکے تو نہیں جاتی۔ مجھ کو تو یہیں مرنا بھرنا ہے۔ سچ پوچھو تو قصور ہی میرا ہے۔ کیا کروں۔ زبان نہیں رکتی۔ بچارے سارا دن محنت کر کے آتے ہیں۔ گھر میں گھسے تو بچوں کی گر بڑ۔ آخر آدمی ہیں۔ کہاں تک سہے جائیں گے۔ یہ بچے بھی ایسے ولدہیں۔ کہ خدا کی پناہ۔ خاصہ بھلا چنگا آدمی دیوانہ ہو جائے۔ اچھا کل دیکھا جائے گا۔

سبق نمبر ۵۰

قاضی محمد بن مقاتل ایک شب جب کہ تاریکی انتہا کی تھی۔ اپنی کسی خاص ضرورت سے شہر سے کچھ دور جانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ راستہ پر امن تھا۔ اس لئے کسی کو بھی ساتھ نہ لیا۔ تن تنہا روانہ ہوئے بشہر فصیل سے چند ہی قدم آگے بڑھنے پائے تھے۔ کہ ایک مہیب چور سے مٹھ بھیڑ ہو گئی۔ جن کی ڈپٹ سے قاضی صاحب کے اوسان خطا ہو گئے۔

ان کے حواس ابھی گم ہی تھے کہ چور سامنے آکر کڑکتے ہوئے بولا۔

Marfat.com

چور- ہاں جلدی سے کپڑے اتار دو اور جو کچھ پاس ہے وہ حوالہ کرو۔

قاضی- تجھے شرم نہیں آتی۔ مجھے جانتا بھی ہے۔ مسلمانوں کا قاضی ہوں۔

چور- میں بھی مسلمانوں ہی کا چور ہوں۔ مجھے آپ کی عقل پر رونا آتا ہے کہ ایسی اندھیری رات میں جناب نے تن تنہا سفر کی زحمت گوارا کی۔ اور پھر راہ بھی ایسی کہ جہاں نہ آدم نہ آدم زاد۔

قاضی- مجھے خیال ہوا کہ صبح ہو چلی اس لئے چل پڑا۔

چور- کیوں جناب آپ قاضی ہیں۔ اور آپکو وقت کی بھی تمیز نہیں۔ کواکب کے طلوع و غروب سے ناواقف۔ کیا جناب کو معلوم ہے کہ کواکب سات ہیں۔ اور بروج بارہ اور قمر کے ۲۸ درجے ہیں

قاضی- مجھ کو رسول اکرمؐ کا قول یاد ہے۔ کہ نجوم پر ایمان کفر ہے۔

چور- کیا خوب اور خدا کا ارشاد بھول گئے کہ ہم نے آسمان میں بروج بنائے ہیں۔ جو دیکھنے والوں کو بھلے لگتے ہیں۔ اور فرماتا ہے کہ ہم نے ستاروں کو اس لئے روشن بنایا۔ کہ تم تاریکی میں برّی و بحری سفر آسانی سے کر سکو۔ اور ان سے راستہ پہچان لیا کرو اسی پر قاضی القضاتی کا دعوے۔ چہ خوش چراغ نہ باشد۔

فصل دوم

ترکیب و تقسیم جملہ

جملے دو طرح کے ہوتے ہیں مفرد و مرکب۔ زید آمد ایک جملہ ہے اور مفرد ہے کیونکہ اس میں فعل ایک ہی ہے۔ زید آمد و کتاب بُرد میں دو فعل ہیں۔ اور زید آمد اور کتاب برد کو واو عاطفہ نے ملا کر ایک جملہ مرکب بنا دیا ہے یعنی جملہ معطوفہ۔ اسی طرح واو عاطفہ کی جگہ کوئی حرف شرط ہوتا تو جملہ شرطیہ ہو جاتا انشا میں جہاں

حاصل کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ مفرد جملوں کو مناسب حروف سے ترکیب دے کر مرکب جملے بنائے جائیں اور برعکس اس کے حروف کے حذف سے مرکب جملوں کو مفرد جملوں میں تقسیم کیا جائے۔ بعض اوقات دو مفرد جملوں کے امتزاج سے ایک مفرد جملہ ہی بنا لیتے ہیں۔ مثلاً تیغ از نیام بیروں کشید۔ بر دشمن نابکار حملہ کرد اس کی بجائے اگر ہم یہ کہیں۔ تیغ از نیام بیروں کشیدہ بر دشمن نابکار حملہ کرد تو پہلا جملہ مُبدّل بحال ہو جاتا ہے اور دونو جملے ایک مفرد جُملے کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ یا مثلاً باید مجرم خود اعتراف کند بغیر از اعتراف بعقوبت خواہد رسید ان دونو جملوں کی ترکیب سے ہم یوں کہہ سکتے ہیں اگر مجرم خود اعتراف نکند بعقوبت خواہد رسید۔ مگر یہ جملہ ایک مرکب جملہ ہے ۔

جس طرح دو یا زیادہ مفرد جملوں سے ایک بڑا جملہ بناتے ہیں یا ایک ہی مرکب جملہ جیسا کہ اوپر کی دونو مثالوں سے ظاہر ہے اسی طرح ایک بڑے مفرد جملے یا ایک مرکب جملے کی تقسیم سے دو یا زیادہ مفرد جملے پیدا کرتے ہیں۔ مثلاً صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدہ سوار کالسکہ شدم ایک مفرد جملہ ہے اسی کے تین مفرد جملے ہو سکتے ہیں صبح زود از خواب برخاستہ رخت پوشیدم۔ سوار کالسکہ شدم یا مثلاً از ہمہ ایں خیابانہا کہ عبور شد طرفینِ درختہا خوب کاشتہ اند ایک مرکب جملہ ہے اگر اسی کو یوں کہیں بسیار خیابانہا عبور کردیم در ہمہ آن طرفین درختہا خوب کاشتہ اند تو دو مفرد جملے بنجاتے ہیں۔ جنکو کسی طرح کا حرف ایک دوسرے سے ترکیب نہیں دیتا ۔

ذیل میں ہم ایک دو مشقی سبق ترکیب و تقسیم جملہ کے متعلق لکھتے ہیں۔ طالب علم کو چاہیئے کہ ان کی صورت بدلنے میں یہ ضرور ملحوظ رکھے کہ اصلی جملے اور اس جملے میں جو بعد ترکیب یا تقسیم نکلے تغائر معنے نہ ہو مثلاً او مردے، تنومند و فربہ است اسمش سلطان است دو مفرد جملے ہیں۔ ان کو اگر یوں ترکیب دیں مردے کہ تنومند و فربہ است اسمش سلطان است یا نام مرد تنومند و فربہ سلطان است یا یوں کہ او مردے تنومند و فربہ است چراکہ اسمش سلطان است ۔ تو تینوں صورتوں میں مفہوم اصلی خبط ہو جاتا ہے یوں کہنا چاہیئے آن شخص سلطان نام مردے تنومند و فربہ است۔ یہ تو گویا ایک مفرد جملہ ہے اگر ان دونو مفرد جملوں کا ایک مرکب جملہ بنانا ہو تو واو عاطفہ لگانے سے جملہ معطوفہ مرکبہ بھی بنا سکتے ہیں ۔

Marfat.com

(۱) ذیل کے مفرد جملوں کو تغیر لفظی سے ایک بڑے مفرد جملے میں ترکیب دو:۔

(الف)

(۱) صبح زود از خواب خاستیم۔ سوار قائق شدیم۔ راندیم برائے ساحل۔ (۲) زمین ہائے اینجا پست و بلند است پتہ زیاد دارد (۳) یکساعت بغروب مانده بود۔ بحوالی پاریس رسیدیم (۴) یک دالان ہم بود۔ او را فرش کرده و زینت داده بودند (۵) در کالسکہ سوار شدیم۔ براه افتادیم۔ شلیک توپ شد۔ (۶) این میدان دو حوض با فواره داشت۔ فواره ہا ہمیشہ نمے جہد۔ (۷) من ہمیں حالا میروم۔ ہر دو را روانہ کنم (۸) چند دقیقہ گذشت خیلے انتظار مے داشتیم۔ آخر کشتی براه افتاد۔ (۹) ناچار بشود تن بہ قضا بدہد۔ رنج و غم بکشد (۱۰) تیمور را بیک بہانہ خانہ تان صدا بکنید بگوئید۔ زینب برائے تو بے اختیار است۔ (۱۱) تو یک مرد بزدل و ترسو ہستی۔ این را ہمہ می دانند (۱۲) تو ہم یک جہرے بنما آدمی لحنت کن۔ مالے بدزد۔ پارچہ بگیر۔ راہے بزن۔ اسے ببر۔ پولی بیار۔

(ب)

(۱۳) آیا مے خواہی بہ باغ دحوش وطیہ۔ بروے گردش بکنی (۱۴) من ہمیں قدری خواہم خبردار شوم دلم آرام بگیرد (۱۵) الحال میروم دیگر کار دارم۔ وقت آمدن گاو و گوسپند است۔ (۱۶) وضع تماشا تغییر می یابد۔ صورت خانہ دزیر برپا می شود (۱۷) او خودش میخواست نوکرت را بہ خطائے بیندازد (۱۸) درین حال ابراہیم داخل خانہ میشود۔ لباس بسیار نفیس پوشیده است۔ عصائے بزرگ در دست دارد۔ پیش خدمتہا ہمراہش ہستند۔ (۱۹) عہد نوشیروان عہد انصاف و معدلت بود گرگ و میش باہم بچرید۔ (۲۰) تو لاغر جسم ہستی۔ چنین سنگ گران نمی توانی بر می داری۔ اینقدر قوت نمی داری۔ (۲۱) عروسیست باین زودی سر میگیرد۔ من خیلے راضی ہستم۔ (۲۲) او در کنج خانہ نشستہ و سیر اقہائے خود را نگاه میکند ہمیں کار مشغول می ماند (۲۳) برائے چہ بہ دزدی بردم۔ مالم کم است؟ دولتم کم است؟

(۲) ذیل کے مفرد جملوں کی ترکیب سے مرکب جملے بناؤ:۔

(الف)

(۱) از کالسکہ پیاده شدیم۔ آنجا قدری نشستیم۔ حاکم شہر نطقے کرد (۲) از پلہ دو خانہ گذشتیم داخل عمارت

Marfat.com

شدیم۔ ایں عمارت برائے ما معین کردہ بودند۔ (۳) پاریس شہریست بسیار قشنگ و خوشگل و خوش ہوا۔ غالباً آفتاب دارد۔ بسیار شبیہ است بہوائے ایران (۴) رودخانہ سین مثل رودخانہ تمیز نیست۔ کم عرض وکم آب است کشتی بزرگ ہیچ نمی تواند سیر مکند۔ (۵) از عمارت ہمان دیوارہا دیدم خیلے تاسف خوردم (۶) مرتبہ فوقانی عمارت حمام خوبے دارد بسیار پسندیدم۔ آب گرم دارد۔ آب سرد دارد۔ ہر دو دارد (۷) دعا کن نزاع ماں زود تر تمام بشود۔ تراہم شوہر بدہم (۸) خیلے کس ہا مثل شما نہ خیر گفتند۔ آخر باز گردند۔ (۹) ایں برائے دیگران نادرست۔ برائے ما خیلے خوبست۔ (۱۰) او دولت زیاد دارد۔ در تجارت سررشتہ دارد۔ پول پیدا کن است +

(ب)

(۱۱) من بچہ نیستم۔ عقلم قبول مے کند۔ او مرد با جرأت است (۱۲) باسم و آبروے تو ضرر نخورد۔ من باید تا زندگی خودم را سیہ روز کنم (۱۳) بخدا من باد نخواہم رفت ہمہ عالم خراب بشود بگو باش۔ (۱۴) خیلے بے غیرت شدہ اید۔ ازیں وجہ است طاعون و وبا از ولائیت گم نمی شود۔ (۱۵) در زندگی برادرم یک کلمہ دہن باز نہ کرد۔ حرفے نمی زد۔ او مرا ہر گز نمے خواہد۔ (۱۶) بصلح و آشتی میل نہ کرد ہم شصت ہزار تومان سوختہ است۔ (۱۷) باران متصل مے بارید۔ برائے چند لمحہ آنجا قیام کردیم۔ چائے و میوہ خوردیم۔ منزل رفتیم۔ (۱۸) زنہائے انگلسی را نمے کشتند۔ بدون آسیب رہا مے کردند۔ کینہ عوم ہندیہا نسبت بعموم ما بدرجہ کمال بود (۱۹) من برخاستم و دیدم۔ بازوے او را گرفتم۔ پرسیدم فیلبان چہ شد۔ (۲۰) ساعتے چند بگذشت۔ ناگاہ زن ہندی پیدا شد۔ این زن ما را باینجا ہدائیت کردہ بود +

(ج)

(۱) داروغہ مردے عاقل و مدبر بود۔ مردان را بید رنگ بقتل میرساند۔ زنان را بخیال منفعت ذخیرہ نمود۔ از انظار پنہاں داشت (۲) پنج شبانہ روز ما دریں خانہ تاریک بسر بردیم۔ دریں مدت عذابہائے الیم برما نازل آمد۔ کثافت جامہ و عفونت ہوائے مسکن از ہمہ مصیبتہا عظیم تر بود (۳) آخر بہ یکبارگی بنائے گریہ و زاری گذاشت۔ پیوستہ اسم نامزد خود را بزبان مے آورد من شکر الٰہی را بجا آوردم۔ دخترم کار از خطرہ جنوں بیرون جستہ بود۔ (۴) فیلبان بمہمانخانہ مارفتہ بود۔ غالباً در آنجا منزل گرفتہ بود۔ انتظار در دِ ما مے کشید۔ شوہرم بایں ہمہ یقین میداشت (۵) دختر و داماد م باہم متعاناں شدند۔ از جملہ ما نی فتند

Marfat.com

آہستہ باہم صحبت میداشتند - از دیدار و گفتار ہمدگر نشاط و مسرت حاصل می نمودند (۶) من گاہ گاہ از پسر خود سوالے میکردم - جوابے درست بمن نمے داد - تمام ہوش و حواسش مصروف نامزد خویش بود (۷) ویلیام زندہ بود - باوا بہ اش انتظار پدرم می کشید - در خانہ قدیم خود بود - ایں خانہ ہماں خانہ ویران بود بوم و جغد او را ماوائی خود ساختہ بودند (۸) ایکاش من قبل از آنہا مردہ بودم - ایں تیرہ روز نمی دیدم - بایں حالت جانسوز نمی بودم (۹) ایں حیوانیست مسمٰی بہ کانگرو - در استریلیا پیدا میشود خیلے شبیہ است بموش دو پا. چیزے عجب است (۱۰) ایں جانور خیلے تند می جہد - راہ نمی تواند برود - دستہاش کوتاہ است پاہا بلند - متصل باید جہد - بقدر شغال بزرگ است (۱۱) یکے از صاحب منصبان قشون آنجا پیدا شد - از حالات جنگ تعریف میکرد - گلولہائے توپ و تفنگ نشان داد - ایں بدبختہا خوردہ بود (۱۲) زن و مرد تماشاچی ازدحام غریبے کردند - فریاد می زدند - ہورا می کشیدند - (۱۳) در میان آنہا پسر سلطان مرحوم دیدم - جوان رشید و سوار خوبے است میگفت - چند سال در روسیاہ بودہ است - مدتے ہم در فرنگستان است - (۱۴) ایں شخص از دیلوماتہائے بزرگ فرنگستان است - بیست سال پیشتر در اسلامبول وزیر مختار انگلیس بودہ است بسیار باقتدار در آنجا حرکت میکردہ است ٭

(د)

(۱) غفلتاً آقا حسن تاجر پیدا شد - سلام داد نشست - گفت - (۲) امروز من وکیل خود ہستم دلم نمی خواہد با تو ہمخوابہ شدم - دوستت نمی دارم خواہش دل بزور نیست - (۳) من ہرگز اہل ایں کار نیستم ازیں خیال بعیت بعد ازیں اسم مرا زبان نیار - ایں حرفہا را از زن (۴) دریں حال صدائے پائے آید - عزیز بیگ باطاق دیگر می رود - سکینہ خانم چادر سر کردہ روش را مے گیرد مے نشیند (۵) برو آئینہ نگاہ کن - ببین از خشم چشمہایت را خون گرفتہ است چرا اینقدر کم حوصلہ - (۶) مقصود تو اینست بروی زن فلان بشوی خون ما را بخون ستمگاراں بیامیزی روح ہمہ مردہائے ما را از خانوادہ ما بیزار کنی - (۷) زمانہ برگشتہ است دخترہائے زمانہ ذرہ شرم و حیا در روئے شاں نماندہ است (۸) حالا عقل درستے سرم نیست - عمہ ات بیاید برود من وکیل پیدا کنم - (۹) دختراں پاریس امسال ایں قسم لباس می پوشند - سال گذشتہ طور دیگر لباس داشتند سال آیندہ نوعے دیگر لباس خواہند پوشید - در پاریس ہر سال رسم لباس پوشیدن عوض میشود (۱۰) نسبت بمن چہ قدمتے داشتید - بفرمائید - بجان و دل بانجامش بکوشم ٭

Marfat.com

(س)

(۱) آخر چند تا شیاطین را امر کردم۔ در قلعۂ ایشاں فتنہ فساد انداختند بدبختاں بالائے منبر رفتہ آشکار خلاف ما وعظ کردہ بودند۔ (۲) گفتند تذکرہ نمی داری نے گذاریم باین خاک گذر کنی آدم ناشناس و بے تذکرہ راہ دادن خلاف قانون است (۳) خانم وقت ایستادن نیست۔ شب میگذرد۔ حال بفرمائید۔ بہ بینیم از من چہ می طلبید (۴) من ہمیں حالا پیش شما قلعۂ فرضی را برپا می کنم بہم می زنم۔ قلعۂ حقیقی ہمیں طور خراب خواہد شد۔ (۵) شرف نسا راست می گوید او تاجرے فقیر است آدم خوب است۔ پسرم را از راہ در بردہ است تقصیرش غیر ازیں نیست۔ (۶) خورجین را زمین بگذار بند سرش را باز کن۔ از میانش پارہائے چوب منقش درآرد ما غم را لبوالہائے بے فائدہ پریشان مکن۔ برو پیش اسہا منتظر باش من ہم بعد یک ساعت عمل خود را تمام کردہ میرسم (۷) چوبے بزرگ در دست داشتہ است۔ آنرا بلند می کند۔ روباں پارہائی چوب می نہد پچوب می زند۔ ہمہ از ہم می پاشند (۸) سلیمان ازیں سخناں متحیر ماند خواہرش ہم بسیار بسیار سخت می لرزد۔ سلیمان حالت او را می فہمد۔ تعجب نمائد روئے بسوئے او گذارد نزدیکتر رود آہستہ آہستہ بخندد مے پرسد؟

(۳) مندرجہ ذیل جملوں کو چھوٹے چھوٹے مفرد جملوں میں تقسیم کرو:-

(الف)

(۱) سی ہزار روپیہ کہ از و ماندہ است بمن برسد (۲) واضح است کہ بر مرگ حاجی کریم بالش بدختر او برسد (۳) چونکہ ہمیشہ طالب حسنات است۔ مثل اولاد خود باو متوجہ میشود (۴) ما ہم ہمیں طورے کہ رفیق مان تقریر کرد ہماں را میگوئیم۔ (۵) اگر تو و شوہرت بمن یاری بکنید۔ اسب کروئی خود را بشوہرت مے بخشم۔ (۶) صیاد اسب خود را چنیں تیز مے راند کہ در یک لمحہ سرگاہ ہا رسید۔ (۷) نفست بگیر و الا ترا بدبخت خواہم کرد۔ (۸) او پیر نود سالہ است و ہنوز بصارت سلیم دارد۔ (۹) دانایان حقیقت اکثر امور را مے فہمند اما کم گوئے باشند۔ (۱۰) غذائے انسان از نتیجہائے زراعت است کہ سرچشمۂ ہمہ دولتہا است

(ب)

(۱) چوں صدر مجلس برخاست کہ نطقے بکند ہمہ حاضریں از آقایان و خانمہا دست زدند (۲) ہر چند سبب دلِ خود میدانم۔ اما برائے کسب معاش چارۂ بجز بدریا غیر رفتن نے بینم۔ (۳) از روزنامہ زابید رفتیم

تا بر اخبار کشاکش مصریان مطلع باشم۔ (۴) بواسطۂ اینکه فرزند عزیزش دیر وقتے نبود مرده بود۔ رسم سوگواری را ادا کرد۔ (۵) همینکه کوس رحلت را بلند زدند۔ کاروان حرکت نمود رو به نیشاپور نهاد۔ (۶) چوں مردانگی بتقصیر خود اقرار اوردی از گناه تو میگذرم۔ (۷) من خود بچاه افتادم چراکه برائے برادر خود چاه کنده بودم۔ (۸) اگر من مقصر میشدم۔ چنانکه عادتِ دزداں است جنگ نکرده گیرنے افتادم۔ (۹) هر کس باپیش بگذارد تنکمش را پُر دو دو خواهم کرد۔ (۱۰) از ترسِ اینکه بمن ترسو نگوئند براه زنی رفتم ٭

(ج)

(۱) چوں در قدیم اینجا مملکتے علیحده بوده رئیسِ مستقلے داشته است لهذا بنیادِ شهر را مستحکم کرده اند۔ (۲) هر کس آں صحرا و تپه هائے تاکستاں را ملاحظه میکند میگوید که ایں همه انگور کجا صرف میشود۔ (۳) در پاریس و انگلیس و آلمان اسپهائے غریب قوی هیکل که دست و پاو هم آنها مثل فیل است و بار زیاده مے کشد خیلے مے دیدم که به عراو هائے بارکش بسته بودند۔ (۴) باوجودیکه ملتفت بودم و بشوهرم اصرار مے کردم۔ که زود تر از هندوستان بفرنگستاں بردیم او سخن مرا لشنید و بار سید آنچه رسید۔ (۵) بعد از یک ساعت شوهرم با کمال پریشانی و اضطراب و رنگ رخسار پریده وارد سفره خانه شد و روئی صندلی خود قرار گرفت۔ (۶) دخترم که مے خواست اضطراب خود را از من پنهاں دارد روئے خود را بدیوار کرده و دست هائے نیاز بآسمان دراز زار زار مے گریست۔ (۷) من آنها جوابے نداده طفل خود را که در بغل یک زن مالاباری وده و پرستار او بود نزد خود طلب نمودم۔ (۸) نوکر هائے و عمله جاتِ ما که ایں عمل حزن انگیز از من مشاهده کردند باز تجدید اظهار وفا و حسن عقیدت نمودند۔ (۹) همینکه صدائے انها را شنیدم از بالاخانه بزیر آمده دعائے خیر بسپاهیاں انگلیس کردیم۔ (۱۰) ایں دستهٔ قشون اگر هنوز با باغیاں مقابل نشده اند اما آثار فتح و فیروزی از پرچم رایت آنها هویدا است ٭

(د)

(۱) با کسے که در میان ما بتوقف مائل بود شوهرم بود که امیدوارانه میگفت شورشیاں همینکه بدیوار قلعه نزدیک شوند دروازهٔ شهر را بسته و اسباب تحصن را موجود و استعداد حربی شهر را اماده دیده یقیناً

Marfat.com

مستغرق و پراگندہ خواہند شد۔ (۲) مہتر سہ راس اسپے کہ بعد از فرار مہمانہا در اصطبل ما باقی ماندہ بو جلو آوردہ و ما سوار شدہ بطرف شہر راندیم (۳) وقتیکہ شوہرم تن بفرار در داد فوراً من نیز بلا ک حرکت پرداختہ نقدینہ و جواہر کہ داشتیم با دخترم در بغل و جیب پنہاں کردہ از عمارت بیروں آمدیم (۴) از مشاہدۂ ایں حال یعنی سوختن مسکنے کہ سالہا محل عیش و شادمانی و خانۂ نیک بختی و اقبال و جائے فراہم شدن ثروت و مال ما بود حسرت و تاثری غریب برائے ما دست داد۔ (۵) خواتینے ہم کہ از میرٹھ و سکندر آباد در مہمانیٔ ما دعوت شدہ و ساعتے قبل از ما از عمارتِ ما گریختہ بطرف شہر آمدہ بودند۔ نیز دمِ دروازہ گرفتار و معطّل بودند۔ (۶) دو سہ مرتبہ خواستم کہ فرزندِ عزیز خود را با او بسپارم مگر دیدم کہ دست ہائے کوچک خود را بگردن من چنیں علاقہ مے کند۔ کہ ممکن نیست او را از خود جدا کنم۔ (۷) بر روئے نیم تختہ ہا افتادیم کہ شاید خواب ما را بودہ ساعتے از غصّہ و تشویش آسودہ و فارغ شویم۔ اما گمانم ایں است کہ چشم ہیچیک از ما بخواب نرفت مگر آں طفلک کوچک کہ با ما بود۔ (۸) چوں از تقریر شما معلوم میشود کہ منکر فوائد سفر اید بنا بر آں بر من لازم میشود کہ فوائد سفر را موافق واقع با مثلے بشما حالی کنم۔ (۹) اگر باد را القفس بینوا ان کرد و اگر مرغیکہ در آسماں میپرد میتواں از پیدں باز داشت۔ شہباز را ہم با زور میشو نگاہ داشت۔ (۱۰) بذہن و فراستے کہ دارم زود پید انستم کہ اصل عمل ضعیفۂ دیروزی کہ بشکایت آمدہ بود چہ چیز بودہ است۔

(س)

(۱) پنجاہ تومان نذر کردہ بودم کہ ہر کس دربارۂ ایں طفل شہادت بدہد جلو او بشمارم۔ (۲) چوں لفس آں حرامزادہ بدین بشما خوردہ است از آں جہت شما از ربودن بچہ منکر میشود۔ (۳) وجود شما خیلے غنیمت است نہ اینکہ شما مجاہد اسلام ہستید بلکہ روز تنگی ہم شما ہستید کہ بکار ہمۂ مردم میآیید۔ (۴) در وقت وبائی در شہر یک متنفسے نماندہ بود۔ اما شما دست از جان شستہ شہر را از دست نہ دادید۔ (۵) اگر ایں کار آں طورے کہ میگویم سر بگیرد علاوہ بر اینکہ پول زیادے نصیب من خواہد بود۔ در شہر شہرت من بعرش بریں خواہد رسید (۶) بر خود واجب دانم کہ پیش از وقت شما را از حیلۂ او خبردار کنم ورنہ کار از موقع کہ گذشت بعد دیگر چارہ پیدا نمیشود۔ (۷) چوں من دیدم کہ آنہا حرف خلوتی خواہند زد بیروں آمدم ولی دانستم کہ تدبیر شان برائے عداوتِ برادر خود ہست۔ (۸) اکنوں کہ زمانِ وصلت نزدیک شدہ خیالم را خوش کردہ طوری آرام

Marfat.com

گرفتہ بودم باز معلوم میشود کہ میخواہند مرا بدبخت کنند۔ (۹) ہر قدر برادرت بمن ستم کردہ بجائی ماتلاش بیکردمن ہماں قدر ہا پاداری نمودہ جور را او را مے کشیدم۔ (۱۰) تا در صندوق را بلند مے کنند یک دفعہ میموں از صندوق بیروں مے جہد۔

فصل سوئم

روایت کلام (دائرکٹ اینڈ انڈائرکٹ نیریشن آف سپیچ)

متکلم کے کلام کی روایت دو طرح ہو سکتی ہے۔ یا تو بجنسہ اس کے قول کو نقل کر دیا جائے یا اسکے مفہوم کو تھوڑے سے تغیر ظرفی سے اسی کے الفاظ کا جامہ پہنا دیا جائے۔ مثلاً قائل کہتا ہے برو او را بگو کہ ازیں خیال بگذرد۔ جاکر اسے کہدے کہ اس خیال سے باز آئے۔ اب اسی بیان کو اس طرح بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ برو او را بگو "ازیں خیال بگذر"۔ جاکر اس سے کہدے اس خیال سے باز آ۔ اس جملے میں گفتن کا مفعول یعنی "ازیں خیال بگذر"۔ ایک کلام ہے جو بجنسہ قائل کے الفاظ ہیں جو اس صورت میں امر حاضر کی صورت اختیار کیے ہوئے ہیں۔ پیغام دینے والا جاکر یہ نہیں کہیگا۔ "ازیں خیال بگذرد"۔ کیونکہ یہ طرز گفتگو غائب کے لئے ہے بلکہ یہ کہیگا "ازیں خیال بگذر"۔ گویا بوقت پیغام بجائے امر کے صیغے کے مضارع کے صیغہ غائب میں روایت مفہوم کی گئی ہے۔ پہلا فقرہ روایت مفہوم کی مثال ہے۔ تو دوسرا روایت قول کی۔ اگرچہ انگریزی کی طرح فارسی میں ان کا استعمال بکثرت نہیں پایا جاتا۔ تاہم کلام کے یہ دونوں طریقے کم وبیش رائج ہیں اور بالعموم روایت قول کو ترجیح دی جاتی ہے۔ مندرجہ ذیل مثالوں سے ایک طریق روایت سے دوسرے طریق میں انتقال کرنا واضح ہو جائے گا۔ ایک ہی مطلب کو دو پہلوؤں میں ادا کرنا نہ صرف انداز کلام میں تنوع پیدا کرتا ہے بلکہ اس جہت سے کہ کسی موقع پر ایک طریقہ بہ نسبت دوسرے کے زیادہ مناسب اور موزوں ہوتا

Marfat.com

ہے۔ کلام کی زینت اور تاثیر کو بھی بڑھا دیتا ہے۔

جعفر بحاتم گفت من غلط کردہ ام	جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود
جعفر بحاتم گفت تو غلط کردۂ	جعفر بحاتم گفت کہ او غلط کردہ بود

پہلے جملے میں من کو او میں بدل دیا گیا ہے۔ دوسرے میں تو کو او سے۔ اس میں تو کوئی بے قاعدگی نہیں مگر بدلے ہوئے جملوں کا مفہوم یکساں ہونے سے او کا اشارالبتہ مبہم ہوگیا ہے۔ آیا او کی حاتم کی طرف راجع ہے یا جعفر کی طرف اس ابہام کو رفع کرنے کے لئے پہلے جملوں کو یوں لکھتے ہیں۔ جعفر بحاتم گفت کہ او (جعفر) غلط کردہ بود۔ اسی طرح دوسرے جملے میں او کے بعد حاتم کو خطوط وحدانی میں بند کر دیتے ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ بیان قول میں غلط کردہ ام ماضی قریب کا صیغہ ہے۔ اور بیان مفہوم میں اسی کو ماضی بعید یعنی غلط کردہ بود میں بدل دیا گیا ہے۔ یہ تفاوتِ زمانۂ افعال فعل مخبر یعنی گفتن کے زمانۂ ماضی حال مستقبل میں ہونے کے ماتحت واقع ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
رشید بماموں گفت پسرہ خیلے زیرک مے نمود"	رشید بماموں گفت کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
رشید بماموں بگوید پسرہ خیلے زیرک مے نمود"	رشید بماموں بگوید کہ پسرہ خیلے زیرک مے نمود
بمن خواہد گفت بیشک تو دروغ گفتۂ"	بمن خواہد گفت کہ من دروغ گفتہ باشم

استاد اس انقلاب زمانۂ فعل کو متعدد مثالوں کی مشق سے طلباء کو ذہن نشین کر سکتا ہے۔

بعض اوقات فعلِ مخبر (گفتن) کا مفعول یعنی بیان مروی ایک حقیقت واقعی ہوتی ہے جو ثابت اور غیر متغیر ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں بوقت رعایت زمانۂ فعل بھی نہیں بدلتا۔ خواہ فعل مخبر ماضی ہو یا حال یا مستقبل۔ مثلاً

بیان قول	بیان مفہوم
استاد بطلبا گفت زمین علی الدوام و در مہر گردش میکند	اُستاد بطلباء گفت کہ زمین علی الدوام و در مہر گردش میکند

زمین کا آفتاب کے گرد گھومنا ایک امر مسلمہ ہے۔ اور زمانہ کی قید سے مستغنی ہے اسلئے بیان غیر متبدل رہتا ہے۔ اسی طرح۔

Marfat.com

گفت "بخدا نمیتوانیم دراین زندگی بالکلیہ شاد باشیم"

اور آخر ابراہیم گفت خدا نجوم و کواکب را مسخر کردہ است"

اسلوب کی تبدیلی کے بعد بھی یہی رہیں گے۔ ہاں کاف بیانیہ ضرور ایزاد کیا جائے گا جو لازمۂ انقلاب ہے۔

اسمائے اشارہ قریب کو بوقت انتقال اسلوب اشارہ بعید میں بدل دیتے ہیں۔ مثلاً این کو آں میں وغیرہ۔ اسی طرح اسمائے ظرف قریب کو اسمائے ظرف بعید میں۔ تا حال کو تا آں وقت میں۔ امروز کو آں روز میں۔ فردا کو روز آیندہ میں۔ دیروز کو روز گذشتہ ماقبل وغیرہ میں۔ ملاحظہ ہو:۔

بیان قول	بیان مفہوم
باو گفت "تیمور نمے تواند اینجا بیاید"	باو گفت کہ تیمور نمے توانست بآنجا برود
یعقوب گفت پسرم یوسف ہنوز زندہ است	یعقوب گفت کہ پسرش یوسف تا آنوقت زندہ بود
امید دارم او را قبل از مردن بہ بینم"	امید داشت قبل از مردن او را بہ بیند
حامد گفت نوکرم بہ بازار رفتہ است حالا بر مے گردد"	حامد گفت کہ نوکرش ببازار رفتہ بود زود خواہد بر گشت

استفہامیہ جملوں میں گفت کو بوقت تغیر بیان پرسید سے بدل دیتے ہیں۔ اور امریہ جملوں میں فرمود التماس نمود وغیرہ سے ؛

بیان قول	بیان مفہوم
بمن گفت "کے آمدی و کجا میروی"	ازمن پرسید کہ کے آمدہ بودم و کجا میرفتم
بما گفتند "آیا امروز مرخص مے شوید	از ما پرسیدند آیا ہماں روز میخواستیم مرخص بشویم
حاکم باو گفت "چرا مالش را باو باز نمے دہی"	حاکم ازو مطالبہ نمود کہ چرا مالش را باو باز نمے داد
بہ نوکرم گفتم "بکن ہر چہ ترا بگوئیم"	بہ نوکرم فرمان دادم کہ ہر چہ باو گفتم بکند
بہ رفیقش گفت "اینجا منتظر باش تا بر مے گردم"	بفرزندش نصیحت کرد کہ تا برگشتن او آنجا منتظر باشد
بہ فرزندش گفت "جفاکش باش تساہل مکن"	بہ فرزندش نصیحت کرد کہ جفاکش باشد و تساہل نورزد
آخر بہ استاد گفتم "معاف دارید دیگر ہرگز چنیں نکنم"	آخر استاد عذر کردہ خود خواستہ وعدۂ اجتناب نمودم

ندائیہ اور دعائیہ فقروں میں لفظوں کا اوّل بدل ملاحظہ کرو:۔

Marfat.com

بیان مفہوم	بیان قول
بہ ہمہ دوستان خود وداع کردہ خدا حافظ گفت	بہ ہمۂ آنہا گفت "خدا حافظ دوستانم"
تمام امرا یک زبان عا نمودند کہ خدا ملکش را پائندہ دارد	تمام امرا یک زبان گفتند "خدا ملکت را پائندہ دارد"
بافسوس پیش خود اعتراف کرد کہ چہ قدر احمق شدہ بود	گفت "آخ چہ قدر احمق بودہ ام"
زلیخا آمد و سلام گفتہ از بارام پرسید باکہ حرف میزد	زلیخا آمد و گفت "سلام بارام۔ باکہ حرف میزنی"

(۱) مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق ان جملوں کے انداز روایت کو بدل دو

(الف)

(۱) حاکم بشما خواہد گفت "شما ازیں جرم بری ہستید"

(۲) ہمہ مردم بگویند۔ "او ہرگز ہزیمت نخوردہ است"

(۳) بآنہا گفتہ است "من دریں کار مقصر نشدہ ام" (۴) بتکرار مے گفت "تو ئی کہ ایں کار کردۂ"

(۵) وکیل مے گوید "ایں مجرم گناہ گار است۔ در چہار روز دیگر گشتہ مے شود"

(۶) ہر روز مے گفت "ہوائے ایں دیار بمزاجم نمے سازد۔ باید بہ زودی زود برم"

(۷) بہ ہمراہان خود گفتیم۔ "ہوا مخالف است و بحر طوفان خیز شب تاریک است"

(ب)

(۱) بمریدان خود گفتہ بود "ہرچہ ہر کجا گفتہ ام حق گفتہ ام"

(۲) مردمان پلیس گفتند "بچۂ مقتول ہمان جا پنہاں است کہ رہزناں او را گذاشتند"

(۳) حسین بہ برادر خود گفت "فصل بسیار عوض نشدہ است۔ آخر باراں خواہد گرفت"

(۴) اُستاد گفت "انعام را فردا پیش نائب وزیر خواہند داد"

(۵) قبل ازیں بتو گفتہ ام "وقتیکہ من نطق مے کنم۔ خاموش باش مگر تو ہماں پشت گوش انداختی۔ برو گم شو۔ امروز دیگر میا"

(۶) با متعلم خود گفت "ما نچرا نسق جماعت را ایں طور پریشان کردۂ؟"

(۷) ہر بار مے گفت "خدایا بر من بیکس رحم کن از دست مرا مران"

(۸) با نو وارد گفتیم "مرد کہ! ایں جا چہ کار داری۔ چرا از صبح نمے گوئی چرا آمدی"

Marfat.com

(۲) ان جملوں کی روایت بطرز بیان مفہوم کرو:-

(الف)

(۱) آنها را فهمانید که زود میخواست برگردد۔

(۲) به پدر خود اطلاع نمود که کتابیکه خریده بود گم شده بود – نمے دانست کدام یکے را مقصر پندارد

(۳) بعد از بحث همه اقرار آوردند که مقاله از ابلیس پُر بر افترا است۔

(۴) گفت که برائے سه سال در قید خانه مانده بود و باین همه بے گناه بود۔

(۵) بگوید که اگر جریمهٔ او باثبات رسد تاوان را ادا خواهد کرد۔

(۶) به یک آواز گفتند که او مستحق شکرانهٔ آنها بود برائے آنچه کرده بود۔

(۷) پیش از قتل یک خواهش کرد که او را اجازت بدهند – باعیال خود ملاقات بکند باز مے گردد۔

(۸) باز از قبول این التماس سرباز پیچید تا آدمے دیگر ضامن مراجعت او نمے شد۔

(ب)

(۱) صد بار منع کردم دیگر در مجلس پوچ سخن... هیچ اثرے نکرد۔ (۲) چون از و پرسیدند چه چیز در دنیا عزیز ترین بود جواب داد که امید عزیز ترین املاک بود چه امید با نها میماند که هیچ چیزے دیگر نمے داشتند (۳) عمویش پرسید که کشتی او کجا بود۔ متاعش را چه شد۔ گفت که کشتی و متاع کشتی را بعوض آن ماه پاره بخشیده بود (۴) گفت که او هم قوت جادوئے او را شنیده بود اما چون کار کار مشکلے بود باز تشکیک مے داشت (۵) به کنیزک فرمود که زود علی مردان پسر خودش را بفرستد یا او بگوید که درویش را سر شب وقت چراغ روشن کردن خانهٔ او حاضر بکند (۶) شرف نسا تنها ایستاده شکرانهٔ خدا بجا آورد که دلش یک خورده آرام گرفته بود و میخواست که هر آن شهر خراب گردد که جادو و جادوگر در آنجا نباشد (۷) بخطاب خانم باو سخن زده گفتند که وقت ایستادن نبود چرا که ساعت هائے شب بر دوازده میگذشت۔ باز از و پرسید که فرزندش را کجا و کے برده بودند۔

Marfat.com

فصل چہارم

حروف

حرف تنہا مستعمل نہیں ہوتے۔ اسماوافعال کے ساتھ مل کر کام آتے ہیں اور ان سے ارتباط کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ طلبا بعض اوقات غیر مناسب حروف سے اسموں اور فعلوں کے ربط وضبط میں فاش غلطیاں کرتے ہیں۔ اور مقصود کلام کو مبہم اور کبھی ضائع کر بیٹھتے ہیں۔ درکردن کے معنی داخل کرنا۔ برکردن روشن کرنا۔ درکشیدن اندر کھینچنا چکھنا۔ مثلاً برکشیدن بلند کرنا وغیرہ۔ نقط حروف کے ذرا سے تغیر و تبدل سے معانی میں مہتم بالشان تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔ ہم نے ذیل کے جملوں میں سے کچھ حروف حذف کئے ہیں۔ تاکہ متعلّم اُن کو پُر کر کے فقروں کی تکمیل کرے۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو :

ناکمل	مکمل
شہر پٹنہ ۔ مملکت بہار واقع است	شہر پٹنہ در مملکت بہار واقع است
اگر بخودت رحم نہ کنی بارے ۔ پدر و مادرت رحم کن	اگر بخودت رحم نکنی بارے بہ ایں پدر و مادرت رحم کن
حروف راتا آخر گوش کن ۔ جواب بدہ	حرف را تا آخر گوش کن بعد جواب بدہ۔
ایں عیب ہاست کہ او را عزیز ندارم	برائے ایں عیبہا است کہ او را عزیز نہ دارم
زلیخا ایں معنی راضی نمے شود۔ گوید کشتن او چہ حاصل؟	زلیخا با ایں معنی راضی نمے شود گوید از کشتن او چہ حاصل؟
ایں دلیل است ۔صاف و صادقی ما کہ حرفہائے	ایں دلیل است بر صافی و صادقی ما کہ بحرفہائے
او باور کردہ دیدنش پنداشتیم ،	او باور کردہ دیدنش پنداشتیم

ذیل کے جملوں میں محذوفہ حروف مہیا کرو

(الف)

(۱) چہ طور ممکن است کار تعمیر بے صرف ز انجام رسد (۲) شورش بر و ا م رنج و حسرت پے ا د بہ (۳) شاعر شخصے است کہ نسبت ہمسران خود تیز دار د ا م عجب پریزاد۔ گر قیم غ ب و سی کردیم

Marfat.com

(۵) تفنگ انداختم آہو زخمی کردم۔ (۶) ازیں جا شہر شما چہ قدر راہ است۔
(۷) پس از آں میموں از درخت آمد (۸) بنا۔ اخبار صریح معلوم میشود کہ یکے از مجرمان گم شدہ است
(۹) باید مجر مہار امن بدمید شمار ابدبخت خواہم کرد۔ (۱۰) یکساعت ہست باتو حرف میزنم مے پرسی چہ دزد؟

(ب)

(۱) حاتم در صدر اطاق۔ فرش نشستہ بود۔ (۲) ہمہ باید حق۔ پیرو کار باشند چراکہ اگر اول کار غالب نیاید انجام کار خواہد شد (۳) چہ قدر احمق ہستی سگ را۔ گرگ بازنمے شناسی۔
(۴) خط و خالش چنداں دلپذیر نیست۔ کردار نیک دارد۔
(۵) برادر تو چہ قدر بخیل است۔ برائے من ہیچ سوغات نفرستادہ است۔
(۶) از چشمۂ غلیظ۔ آب غلیظ مے رود۔ (۷) نے توانم چنیں حال بخواب راحت بردم۔
(۸) کتاب سفر را۔ کتاب تصاویر ترجیح مے دہم (۹) دانستہ خود را خطرہ انداختن کار نادانی است
(۱۰) بسدت۔ برادرت خیلے توانا ہستی۔ از علم ہیچ بہرۂ نیافتی۔

(ج)

(۱) درویش زبانے حرف مے زد کہ زنہا نمے فہمیدند (۲) کسے نیست۔ کہ ایں راز مطلع باشد
(۳) آخر بگو۔ اہل فرنگ چہ عداوت داری۔ (۴) پول ہائے طلا را از صندوقچہ بیار
(۵) نمے توانم۔ دہ روز بلندن برسم۔ (۶) ایں نوع حادثات۔ عالم کم وقوع یافتہ است
(۷) من ہم یکساعت عمل تمام کردہ برمے گردم۔ (۸) کہ برسم ایں جا کسے خواہند آمد۔
(۹) خدا چناں نہ کند۔ کہ تر و خشک۔ بسوزد۔ (۱۰) لامحالہ و بالش۔ گردن بدکردار خواہد شد۔

(د)

(۱) پسران و مردان۔ ہمدیگر یک جا نشستہ بودند (۲) مگر تو ئی پسرم را گمراہ نمودی۔ از راہ۔ بردی
(۳) جزائے گناہ عظیم بود۔ کہ غضب خدا بآنہا رسید (۴) راست میگویم کہ ایں فنجان طلا۔ ہزار تومان نمی ارزد
(۵) ہیچ کسے نمیتوانست ایں دروازہ طلسمی باز بکند (۶) تاثیر ایں ستارہ نحس است کہ بلا ازیں شہر ناپدید نگردد
(۷) چوبے کہ دست داشت بزور بر زمین زد (۸) پشت پردہ برو۔ از نگاہ پنہاں بشوی
(۹) یک پردۂ دیگر ہم ہمیں دروازہ آویزاں بود (۱۰) دشمن را نگاہ بکنید۔ تفنگ خالی بکنید۔

Marfat.com

(۱) آفریں باد ہمت مردانۂ تو کسے از تو دلاور تر نہ دیدم (۲) از اوّل شب۔ صبح یک لحظہ آرام نگرفتم
(۳) ازیں سخناں حیرت ماندہ ام نمیدانم کہ مصیبت خود آشکار کنم (۴) یوسف خود را صحبت ایں بدعملہا باز دار
(۵) کمتر یک سال درمیان ایشاں ماندہ ام (۶) سکینہ زیر درخت سایہ دار خفتہ است
(۷) پدر و مادرم مُردہ من تنہا از دستم چہ مے آید؟ (۸) نمیدانی۔ زلیخا خادم خود عشق پیدا کردہ است
(۹) اگر از خدا بترسی۔ رعیت ستم روا مدار۔ (۱۰) خیال بیجا کردہ است بجہت خود را زحمت میانداز

(ص)

(۱) ہر سو بغور نگاہ کرد۔ ہیچ مسافر نظر نیامد۔
(۲) زاہد شراب نمے نوشد۔ بیچارہ کیفیت مے آگاہ نیست۔
(۳) اخنر دست۔ جان شستہ دنبال دزد دوید۔ (۴) باز آنکہ بسیار فہماندم نہ فہمید۔
(۵) مجنوں گفت من عشق لیلی را بملک ہمہ عالم نمے فروشم (۶) بیشتر ازیں ہرگز۔ اسب سوار نشدہ ام
(۷) شاعر یک لطیفہ صد دینار انعام یافت (۸) در شکار گاہ آہواں را قطار قطار دیدم
(۹) دل آں نہادہ است کہ سیر ایران بردد (۱۰) اگر گاہی۔ من یاد آری از مروت دور نباشد

(ط)

(۱) آنکہ با شما حکایت کردہ ام۔ دانۂ خرمن است (۲) چوں بہ تیمور رسی۔ ما سلام بگو۔
(۳) شہر کاشان است و ہر سو ماہ سیماۓ دگر ظلم کم کن۔ عاشق مے شوم جائے دگر۔
(۴) افلاس ہمہ جا پیدا است و نا امنی ناپیدا است (۵) در ادائے فرائض سخت گیر است خلق ملائم دارد
(۶) وقتے ایں مرد فقیر مے خندد۔ وقتے مے گرید۔ سرگشتہ است۔
(۷) با ایں چنیں مرداں میامیز۔ ذلیل خواہی شد (۸) گاؤہای زراز ہم سوانہ شدند مغلوب شیر گشتند
(۸) تو نزدیک ہستی ہیچ باکے ندارم۔
(۹) دکان را تختہ کردہ ام۔ لشکریان چیزے بزور بگیرند۔
(۱۰) بعض مرداں مے خورند۔ بزنند بعض مے بزنند۔ بخورند۔

(ع)

ہیچ مے دانید دولت روس چہ خوبی ہا بشما کردہ۔ و چہ نوع بلاہا شما۔ محافظت مے کند

Marfat.com

شما لازم است کہ بزرگ خودتاں را بشناسید حق ولی نعمتے او را۔ جابیاورید ہمیشہ۔ امر و نہی او مطیع بشوید۔ رسوم بندگی آداب انسانیت یاد بگیرید بگر نمے شنوید کسانیکہ دزدی نمے کنند۔ وصنعت و تجارت مشغول اند چہ آسودہ وخوش گذران ہستند ؟

(ف)

ہمینکہ رعیت ایں بیچارگی مشاہدہ کردہ۔ و دست خود را ہمہ جا کوتاہ یافتند۔ درگاہ کارساز نالیدند۔ کہ ایں شر را سر آنہا بزودی رفع نماید۔ ہمانا یزدجرد در شہر گرگان بود۔ کہ روزے قصر او اسپے غیب دیدند۔ و آں وقت نظیر آں نہ دیدہ۔ وے جز داد ند گفت آں زین و دہنہ کنید و بیارید۔ ہیچ کس از عہدۂ ایں نیامد حال را۔ او عرضہ داشتند۔ خود بیروں آمد۔ و اسب دہنہ کرد۔ و زین لپشت آں نہاد و دمش را بلند نمود کہ زیر زانگرداند۔ اسب جفتہ بسینۂ یزدجرد زد کہ ہلاک شد ؎

(ق)

در روزے بر لپشت آں اسپ در شکار گاہ گلۂ گورخر دید۔ طرف آں گلہ شتافت و نزدیک شد۔ دید شیرے بر لپشت گورخرے جستہ میخواہد۔ آں را پارہ کند بہرام تیرے جانب شیر انداخت آں خدنگ شیر و گور ہم دوختہ و یک ثلث تیر ہم آں گذر کردہ۔ خاک نشست و زمین فرو رفت و ہمراہان شہزادہ۔ نیروے بازو شست بہرام حیرت و تعجب نمودند و گمان میرود کہ آز وزاد را بہرام گور گفتہ باشند یا جہت کثرت میل شکار گور ملقب۔ ایں لقب شدہ باشد ؎

(ل)

نزدیکترین سیارہ — کرۂ آفتاب عطارد — و اگر سیارات کوچکی کہ — زعم علمائی ہیئت — سیارۂ بزرگ متلاشی شدہ تشکیل یافتہ اند مستثنیٰ شود کوچکتر — سائر سیارات ہفتگانہ است۔ مدار عطارد — داخل مدار زمین واقع شدہ است — ہمیں جہت وقتے کہ مے خواہیم ایں کرہ کوچک تماشا کنیم نظر ما کم وبیش — طرف آفتاب منعطف است و غالب اوقات طورے اتفاق مے افتد — نگاہ ما — طور مستقیم رو — آفتاب است والبتہ — ایں موقع کرۂ عطارد غیر مرئی است — لہذا دو موقع خوب — دیدن عطارد بلا فاصلہ پس — غروب

Marfat.com

قبل طلوع آفتاب است ٭

(م)

نخست خدمت ہمہ خواہران پاک اخلاق ایران درود — سلام میفرستم غرض —
نگارش — مقالہ — خانمہائے ایران درودے فرستادن — ضمناً آناں —
تکلیفے یادآوری کردن است۔ گرما پارسیان ہندوستان بیش — ہزار سال — کہ
— وطن اصلی خود ایران دور ہستیم ولے — در رگہائے ماخون — سرزمین جاری
— وگاہ گاہ نیز شور وطن مقدس — دل ما افتادہ ما — — بروز دادن
حسیات میکشاند۔ در — اوقات کہ اخبار ترقئ ایران وبہبودئ روزگار مردماں —
بگوش — لازم دانستم خواہران ایرانی خود — دو نکتہ متوجہ — یکے از —
متعلق بہ ایران قدیم — مربوط — آئندہ آں — در ایران قدیم زن دارائے مقام
ارجمندی — وحسب قوانین اوستائی مقدس نیز میدانیم — در روزگاران گذشتہ
جاہ ومنزلتے — و — خلاف امروز شخصیت او رمنظور ودر زندگانی اجتماعے —
مرداں شرکت مے نمود۔ در چند بیں جائے — آدستا — مطالبے برمے خوریم کہ —
خوبی دلیلِ مدعائے ماست وصریحاً مقام بلند زن را — ایران قدیم رامے رساند
— آں جملہ زن مے تواند — بمقام قضادت رسد وزن مے تواند — رتبہ پیشوائے
دینی نایل — مختصراً باشواہد تاریخی ومذہبی علو درجۂ زن — در پارینہ مے توان ثابت — ٭

(ن)

یکے گل در — نغز گلزار نیست   کہ چینندہ را — دو صد خار نیست
منہ دل — آوای نرم جہان   جہانرا — گفتار کردار نیست
زہ پیکان ایں بستہ زہ — کمان   ندیدم یکے دل — افگار نیست
فروبند چنبند و لب — گلہ   کہ ایں بدکنش را — کس عار نیست
کسے کو گلہ — از بدگہر   ہم از بدگہر کم — مقدار نیست
گسے قیرگوں — چو روشن چراغ   جز ایں دو جہاں را — کار نیست

Marfat.com

درازاست طومار گردون ولیک — نگارش — درد و تیمار نیست
قلم زن نزد خامه — آشتی — طرازش بجز — پیکار نیست
چو دیوانه آشفته تازد ہمے — برسرش میر — سالار نیست

(و)

بلے آں طوفانہائے مہیب کہ — دریاہا سینہ ہائے کشتی ہا — مے شگافد و بزرگ ترین نمونہ ہائے قدرت و صنعت بشر را در — قبیفہ نابود و — اعماق خود مدفون مے — کار آن موجہا نیست کہ وزش باد و تلاطم سطح دریا حاصل — کار آں امواجے — کہ جستہ جستہ — عمق دریاہا و اقیانوسہا — مے خیزند و خیزابہائے پیکرہ گردہ ہائے دردہ — برمیانگیزند!

پس ما — کہ مے خواہیم زندگی خود — تغییر دہیم و — حیات جدیدے داخل شویم نباید — قبول و تقلید آثار ظاہری و تزئینات مادی فنے تمدن غرب اکتفا کنیم — باید کہ آن انقلابات و تجددات فکری و معنوی — کہ دارد در شیمۂ ایں تمدن تشکل مے باید پیش نظر بیاد ریم — ببینیم چہ بہرہ مے توانیم — ایں درسہائے تاریخی و اجتماعی بریم! باید بفہمیم کہ چنانکہ یک مرد نادان و بے اصالت — تغییر لباس شخص نجیب و فاضل نمے شود۔ ہمیں — یک ملت ضعیف و جاہل بمحض تقلید تزئینات مادی و فنی و آرائش دادن در و دیوار و تغییر لباس خوشبخت — متمدن — .

(ہ)

خاتمہ لازم مے دانم فضلا و صاحبان ہمت و حمیت ملی — خطاب کردہ بگویم۔ کہ چوں — ہر نعمتے شکرے لازم است۔ بیائید بہ شکرانۂ ایں نعمتِ فضل و دانش و ایں، ثروت و مال کہ خداوند بشما ارزاں — ہمراہے کنید و دامن ہمت بکمر — تا ایں کاخ بلند قدردانی و حق شناسی را — نام بزرگاں درگذشتۂ ایران برپا — وظیفۂ خود را بجا — اگر اسلافِ ما ناخلفی و کفران نعمت کردہ حق ایں پیشوایان بزرگ را

ادانہ ــــ اند- مادمہ خوورا ازیں حق ــــ سازیم - وبرائے آیندگاں یک آثار ابدی کہ دست روزگار ــــ تخریب آں راہ ــــ یادگار گذاریم تاافراد نژاد آئندہ مارا بہ بے حسی، ونمک نشناسی و ــــ حمیتی یاد ــــ بیائید باایں فداکاری جزئی سعادتِ فرزنداں آیۂ خود تائین کنیم زیراکہ میراثے بہتر ــــ علم ومعرفت وبنائے پائدار ــــ ازکاخ فضیلت درہبری مہربان تر وداناتر از سرگذشت بزرگاں ــــ جہان ماپیدا ــــ

(ی)

اطلاع او ــــ ہر رشتہ حیرت بخش است - فلسفہ، وتاریخ وادیان واقتصادی و طلب وعلوم طبیعی وعلوم اسرار وزبان ہائے مختلف وموسیقی را ــــ جزئیات آنہا امیداند! قدرت فعالیت وکار ــــ وے تقریباً ــــ حدود است - ازبیست وچہار ساعت فقط دو ساعت ــــ مے خواہد ومابقی ــــ کار مے کند- طراوت ایں مرد درجوان ترین پیروان وے نیز دیدہ ــــ گاہے چند نفر- مجبور بہ تبعیت طرز زندگی وکار کردن خود ــــ امّا ہیچ کس ــــ وے برابری نمے تواند- باوجود ایں نہ باعجلہ ونمائش ــــ اعتدال خوشروئی وراحت ومتانت کار میکند ــــ ازحرارت ووقار است - وحالا چہار ماہ تمام است کہ ــــ مہمترین شہرہائے آلمان علی الدوام نطقہا میکند وروزانہ شش ــــ ہشت ساعت ــــ مجالس حرف مے زند- وعلاوہ ــــ ایں ــــ دادن بعض کنفرانسہا وکارہائے اداری وتحریرات نیز ــــ است - وتقریباً ــــ روز دریک شہر دیگر ــــ ودرختام ایں چہار ماہ - روز اوّل تازہ نفس وخرم وباطراوت ــــ .

Marfat.com

فصل پنجم

تشریح اشعار

ہر زبان کے امتحان میں چند اشعار بھی دئے جاتے ہیں تاکہ اندازہ کیا جا سکے طلباء کہاں تک شعر سے مذاق رکھتے ہیں اسالیب شعر کو نثر کے قالب میں ڈھالنے کی کس قدر استعداد رکھتے ہیں جہاں شاعر نے اختصار سے کام لیا ہے آیا اس کی تشریح کرتے ہیں۔ یا کسی واقعہ یا قصہ کی طرف اشارہ ہے تو اس کو سمجھتے ہیں یا نہیں مجموعی طور پر یہ کہ ان کی تشریح پڑھنے والے کی طبیعت پر کس قدر اثر کرتی ہے۔ آیا بیجان و مقید عبارت ہے یا روح و رواں سے لبریز ہے۔

بعض اوقات حل مطالب میں طلباء حد اعتدال سے گذر جاتے ہیں۔ یعنی وہ وہ معانی شعر کی طرف منسوب کرتے ہیں جن کا وہ متحمل نہیں ہو سکتا۔ کبھی اس قدر اختصار سے کام لیتے ہیں گویا اشعار کو محض نثر کی ترتیب میں لے آتے ہیں اور بس۔ اول تو ممتحن شاذ ایسا سوال کرتے ہیں کہ مطالب شعر فارسی میں ہی بیان کئے جائیں۔ کیونکہ طلباء سے یہ توقع نہیں کی جاتی۔ کہ وہ اپنے مافی الضمیر کو بسہولت فارسی میں لکھ سکیں اور اگر کوئی ایسا سوال ہوتا بھی ہے تو درمیانی درجوں کو پھاند کر سیدھا جواب مضمون لکھنے کا ہوتا ہے۔ حالانکہ مضمون نگاری کیلئے خیالات کا وسیع ہونا اور انشاء کی بدرجہا زیادہ مہارت اور مزاولت درکار ہوتی ہے۔ اب چونکہ فارسی انگریزی، عربی کے ساتھ ترقی کی اول صفوں کی طرف قدم بڑھا رہی ہے لازم ہے کہ تعلیم کا انداز اپنے کہنہ سال طریقوں سے باہر قدم رکھے۔ یہ کتاب چونکہ اسی تحریک کی ابتدا و اقدام کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس لئے تشریح اشعار پر بھی ایک مختصر سی فصل قائم کی گئی۔

ذیل کے اشعار کا ترجمہ مع مختصر تشریح ملاحظہ ہو:

(۱) خدایا در آفاق نامی کنش ‌ ‌ ‌ ‌ بتوفیق طاعت گرامی کنش

Marfat.com

مقیمش در انصاف و تقویٰ بدار — مرادش بدنیا و عقبیٰ بدار
غم از دشمنِ ناپسندت مباد — ز دوران گیتی گزندت مباد
بہشتی درخت آورد چون تو بار — پدر نامجوی و پسر نامدار
از ان خاندان خیر بیگانه دان — که باشند بدگوئی این خاندان
زہے دین و دانش زہے عدل و داد — زہے ملک و دولت که پائنده باد

خدایا او را در جہاں ذکرِ جمیل ارزانی کُن و در ادائے عبادت او را امداد فرما کہ سبب فضل و شرف او باشد۔ در شیوۂ انصاف و خدا ترسی او را ثابت قدم گرداں در ایں جہاں و در آخرت در ہمہ کارہا او را یاوری نما۔

اے ممدوح خدا چناں کند۔ کہ از دشمن بدوا ز گردش ہائے روزگار ہیچ گزند تو نرسد چرا کہ تو پسرِ نامدارِ پدرے ہستی کہ ہم خواستگار نام نیک بود۔ طوبیٰ کہ از درخت ہائے بہشت است ہم ثمرِ چنیں خوب کہ تو برائے پدر خود ہستی نمے تواند برمے آرد حقا کہ آں قوم کہ در حق خاندان تو بدمے گویند خود شاں بد ہستند۔ چہ خوب است کہ آں دین و دانش کہ تو مے داری۔ چہ خوب است کہ آں آئینِ دادری کہ تو مے ورزی زہے مملکت زہے دولت۔ خدا ہمہ اش را لازوال دارد ؏

(ب)

شنیدم کہ جمشید فرخ سرشت — بسر چشمۂ بر بسنگے نوشت
برین چشمہ چوں ما بسے دم زدند — بیفتند چوں چشم بر ہم زدند
گرفتیم عالم بمردی و زور — ولیکن نبردیم با خود بگور
چو بر دشمنے باشدت دسترس — مرنجانش کو را ہمیں غصہ بس
عدو زندہ سرگشتہ پیرامنت — بہ از خون اوکشتہ برگردنت

ایں حکایت را شنیدہ ام کہ جمشید نیک طینت بسنگے کہ بر کنارۂ چشمہ بود ایں روف کندید۔ زیادا اہل قوت مثل ما ہا دعوی کردند کہ ایں چشمہ از آنِ ماست ہیچ بلکہ نمے تواند ریف ماں کردہ امادر وقتے نگذشت کہ مردند و در گذشتند ما ہمہ عالم را بقہر و غلبہ مسخر کردہ ایم۔ اما چیزے

ازاں برائے ایں نیست کہ با خود بگور برداریم۔ اے عزیز چوں جاودنیا چنیں بے ثبات است باید چوں بر دشمنے قدرت یابی اورا اذیت نہ دہی چہ اورا ہمیں خجالت کفایت مے کند کہ زیر قہر تو ہست۔ بہتر است کہ دشمنت زندہ پیشِ تو خوار مے گردد۔ ازاں کہ تو اورا بکشی وبار قصاص خونش بگردنت بیفتد۔

(۱) ان اشعار کا با وضاحت ترجمہ کرو:۔

(الف)

مکن بر کفِ دست نہ ہر چہ ہست | کہ فردا بندان بری پشت دست
بپوشیدنِ سترِ درویش کوش، | کہ سترِ خدایت بود پردہ پوش
مگر دان غریب از درت بے نصیب | مبادا کہ گردی بدرہا غریب
بزرگے رساند بمحتاج خیر | کہ ترسد کہ محتاج گردد بغیر
بحالِ دلِ خستگان در نگر، | کہ بارے دل خستہ باشی مگر
فرو ماندگاں را درون شاد کن | ز روزِ فرو ماندگی یاد کن
نہ خواہندۂ بر درِ دیگراں | بشکرا نہ خواہندہ از درمراں

(ب)

اے راحتِ جانِ بے قرارم | امیدِ دلِ امیدوارم
شادم بغمت کہ در ہمہ حال | سوزِ غمِ تست سازگارم
تا رفتۂ از کنارم اے دوست | یکبارہ از خویش بر کنارم
در آرزوئے وصالِ جانی | عمرے بفراق میگذارم
امشب بگذشت خواہد از دوش | طوفانِ سرشکِ اشکبارم
تا مرگ نگیرم گریبان | من دست ز دامنت ندارم
چوں ہیچ نشد بسعی حاصل | کامِ دلِ خستۂ فگارم
آں بہ کہ ز صبر رخ نتابم | باشد کہ مرادِ دل بیابم

(ج)

بود زنگی زادۂ بے دین و داد | غولِ غفلت دادہ عمرش را بباد

Marfat.com

داشت در خم چند من دوشاب دُرد — از قضا موشی در آں اُفتاد و مُرد
موش را بگرفت و بیروں کرد زود — موش مشؤم از حریصی مُردہ بود
نزدِ قاضی رفت زنگی با ملال — موش را بگرفت و گفت از سوءِ حال
کرد بر دوشاب او حکم حرام — مردِ قاضی درمیان خاص و عام
ایں سخن نشنید زنگیء سقط — گفت قاضی را کہ کردی بس غلط
من چشیدم بود شیریں بکام — چوں بود شیریں چرا باشد حرام
گر شدے دوشاب من تلخ آنگہی — من حرامش گفتمے بے شبہء

(د)

اے خوشا آں ملت پولاد چنگ — کز عمل زد شیشۂ ذلت بسنگ
در مقام اتحاد آمد بہ پیش — کرد جانہا متحد با جان خویش
اولیں شرط نجات از بندگی — وحدت ملی است اندر زندگی
ملتی کا وارنہ وحدت گشت یار — بر فنائش حکم دادہ روزگار
ملتی کاندر نفاق و جہل زیست — زندگی از بہر او جز مرگ نیست
زندہ جاوید باشد ملتے — کز نفاقش نیست بر دل ذلتے
وائے بر آں ملتے بے پایہ ای — کش ز وحدت نیست کمتر مایہ ای
عشقِ وحدت میدہد ما را قوام — وز سعادت مے کند خیر الانام
عشق وحدت ہست نارے نوروش — مژدۂ فیض جہل نے کردہ خوش
از فروغِ نور آں دل کامیاب — ز آتشش بنیاد جہل آید خراب
عشق وحدت نور بخشش چوں طلا، — در مقام جذب ہمچوں کہربا،
ملتے کز عشق وحدت مست شد — با سعادت ہمسر و ہمدست شد

(۲) ان حکایات کو اپنے الفاظ میں سادگی سے بیان کرو

(۱) چوں تبہ شد خدا نعمت باراں — ریخت مر خلق را بناحق خون

Marfat.com

کرد بر آل برمک آں بیداد | کہ کسے زاں صفت ندارد یاد
یحییٰ بے گناہ را چوں کشت | گشت بروے زمانہ تند و درشت
مادرے داشت یحییٰ مظلوم | پیر و عاجز ز کام دل محروم
جفتِ اندوہ گشتہ از بدِ دہر | عیش و شیریں بدو شدہ چوں زہر
بار گفتند حال ماموں را | عرضہ کردند حالِ محزوں را
کہ دعائے بدت ہمے گوید | ملکتت را زوال مے جوید
دل او خوش کن و ز حقد بکاہ | باز خواہ از عجوزہ عذر گناہ
رفت ماموں شبے ز خلق نہاں | بر کشادہ بعذر جرم زباں
در زد و گو ہر بسے بدو بخشید | راہ و سامانِ کار خود آں دید
گفت کائے مادر آں قضائی بود | چوں قضا رفت زاری تو چہ سود
بعد ازیں کار ہائے با ہش کن | وز دعائے بدم فرامش کن
گرچہ یحییٰ نماند و یافت گزند | من ترا ام بجائے او فرزند

(۲)

آں شنیدی کہ در عرب مجنوں | بود بر لیلی آنچناں مفتوں
دعوے دوستی لیلیٰ کرد | ہمہ سلوی خویش بلوی کرد
ملّہ و زاد بوم و خویش گذاشت | رنج را راحت و طرب پنداشت
کوہ و صحرا گرفت مسکن خویش | بیخبر گشتہ از غم تن خویش
چند روز او نیافت ہیچ طعام | صید را بر نہادہ بر رہ دام
ز اتفاق آہوئے فتاد بدام | مرد را ناگہاں برآمد کام
چوں بدید آں ضعیف آہو را | واں چناں چشم و روئے نیکو را
یلہ کردش سبک ز دام ورا | اے ہمہ عاشقاں غلام او را
گفت چشمش چو چشم یار منست | اینکہ در دام من شکار منست
در رہِ عاشقی جفا نہ رواست | ہم رخ دوست در بلا نہ رواست

Marfat.com

(۳)

شد اسیرِ مسلمے اندر نبرد / قائدے از قائدانِ یزدجرد
گبر باراں دیدہ و عیّار بود / حیلہ جوئی و پرفن و مکّار بود
از مقامِ خود خبردارش نکرد / ہم ز نامِ خود خبردارش نکرد
گفت میخواہم کہ جان بخشی مرا / چوں مسلمانان امان بخشی مرا
کرد مسلم تیغ را اندر نیام / گفت خونت ریختن بر من حرام
چوں درفشِ کاویانی چاک شد / آتشِ اولادِ ساساں خاک شد
آشکارا شد کہ جابان است او / میرِ سربازانِ ایران است او
قتلِ او از میرِ عسکر خواستند / از فریبِ او سخن آراستند
بوعبید آں سیدِ فوجِ حجاز / در وغا عزمش ز لشکر بے نیاز
گفت اے یاران مسلمانیم ما / تارِ چنگیم و یک آہنگیم ما
ہر یکے از ما امینِ ملّت است / صلح و کینش صلح و کینِ ملّت است
گرچہ جابان دشمنِ ما بودہ است / مسلمے او را اماں بخشودہ است
خونِ او اے معشرِ خیر الانام / بر دمِ تیغِ مسلمانان حرام

(۴)

یکے گفت سقراط را کای حکیم / تو با کودکاں از چہ گشتی ندیم
ز کودک چہ فرزانگی یافتی / ز پیران چنیں روئے برتافتی
ترا دانشِ سالخوردن بس است / دریغ است با خوردسالاں نشست
بگفتا یکے باغ ما شد جہاں / کش انسان درختند و من باغباں
ہمہ کودکاں اند چوں نونہال / بر آوردہ سر بہر کسبِ کمال
اگر باغباں شاخِ نو پرورد / بہ بستاں بسے خرمی آورد
نہالِ جواں دارد ایں خاصیّت / کہ باشد پذیرندۂ تربیت
ز دانش جہاں را گر آرایش است / دلِ نوجواں مزرعِ دانش است

Marfat.com

ازآں پرورم کودکاں ازنخست
کہ دانند آئین پیری درست

شد آموزگاری ازاں پیشہ ام،
کہ بہبود خلق است اندیشہ ام

الا اے ہنر پیشہ آموزگار
زگفت خردمند آموزگار

بباغ ہنر چوں توئی باغباں
زکثری بپیرای شاخ جواں

فصل ششم

مضمون نگاری

جہاں فارسی کی درسی کتابیں بالعموم ابھی تک ناپسندیدہ و دقیانوسی انتخابوں سے بھری پڑی ہیں اور ان کی اصلاح کی طرف میلان رکھنے والوں کی تعداد کم ہے یا ناطاقت ہے۔ وہاں یہ کمی بھی ہے کہ کوئی ایسی کتاب بازار میں دستیاب نہیں ہوسکتی جو طلباء کو مضموں نویسی میں مفید ثابت ہوسکے۔ یہ فصل مختصر کسی ایسی کمی کے ایفاء کا دعویٰ نہیں کرسکتی کیونکہ اس کیلئے ایک مبسوط مستقل کتاب کی ضرورت ہے جیسے انگریزی زبان میں ایسی کتابیں اچھی سے اچھی دستیاب ہوسکتی ہیں۔ جو بات زیادہ قابلِ تعجب ہے وہ یہ ہے کہ منشی فاضل کے امتحان میں مثلاً امیدوار لڑکوں سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ بغیر اس کے کہ استادوں نے کبھی ان کو مضمون لکھنے کی تکلیف دی ہو امتحان کے کمرہ میں جہاں حواس و افکار کا مطمئن و مجتمع ہونا سعادت سمجھا جاتا ہے۔ نہایت فصیح و

Marfat.com

بامحاورہ فارسی میں کسی مضمون پر خامہ فرسائی کریں گے۔ تو بیں سے نوے فیصد امیدوار ایسے ہوتے ہیں جن کے لئے یہ پہلا موقع ہوتا ہے کہ وہ اردو سے فارسی میں ترجمہ کریں یا کوئی مضمون لکھیں۔

مضمون نگار کے لئے سب سے مقدم امر یہ صلاحیت پیدا کرنا ہے۔ کہ وہ ایسی عبارت لکھ سکے جو نحوی غلطیوں سے پاک ہو۔ اس کا بامحاورہ ہونا امر ثانوی ہے جس کی استعداد اہل زبان کی مجالست اور اچھی کتابوں کے مطالعہ سے پیدا ہو سکتی ہے۔ بدبختی سے پہلا ذریعہ قریباً کالعدم ہے۔ اور لوگ بامحاورہ اور اعلیٰ کتابوں کی فہرست میں سرآمد کتابیں انوار سہیلی اور اخلاق جلالی کو سمجھے ہوئے ہیں یا ابوالفضل کے دفتروں کو ایسی کتابیں تو مانوس وغیر مانوس الفاظ کی مخزن ہیں نہ یہ کہ ابوالفضل کو پڑھ کر یہ قابلیت ہو سکتی ہے کہ متعلم غالب کے انداز میں کسی دوست کو بے تکلفی کے لہجہ میں چند سطریں لکھ سکے۔ اگر حاجی بابا جیسی کوئی ایک آدھی کتاب نصاب میں شامل کی گئی ہے۔ تو یہ کمی باقی رہ جاتی ہے۔ کہ اکثر اُستادوں کو نہ خود کبھی فارسی لکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ نہ ایسا بے ڈھب کام وہ اپنے شاگردوں سے کروانا پسند کرتے ہیں۔

مضمون لکھنے سے پہلے اس کے متعلق دس پندرہ منٹ غور کرنا چاہیئے۔ تاکہ پراگندہ خیالات یکجا ہو جائیں۔ پھر ان کو اس طرح ترتیب دیا جائے کہ مضمون کے چند پہلو قائم ہو سکیں جن کو اشارات یا یادداشتوں کے طور پر نوٹ کر لیا جائے اور پھر ان میں سے ہر ایک کو ہدایت نامہ بنا کر اس پر قلم اٹھائی جائے۔ بعض اوقات نادان مضمون نویس ایک امر کے متعلق ناکافی طور پر کچھ لکھتا ہے۔ اور پھر دوسرے امر کی طرف پلٹ جاتا ہے۔ لکھتے لکھتے پہلے کی نسبت پھر کوئی خیال دل میں اٹھتا ہے۔ تو نہ درست بیٹھنے والی پچر کی طرح اس کو دوسرے کے ضمن میں ٹھونسنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس عادت سے مضمون نہ صرف غیر منتظم اور نامربوط رہ جاتا ہے بلکہ نفس مضمون کی طرح عبارت کے اجزا بھی بکھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔

اکثر طلباء کو یہ دقت پیش آتی ہے۔ کہ مضمون کی ابتدا کس طرح کی جائے اور اسکے خاتمے کو کس طریق سے سرانجام دیا جائے۔ اس کے متعلق یہ لحاظ ضروری ہے کہ تمہید کو بے جہت طول دینا گویا پڑھنے والے کو ملول کرنا ہے بعض ماہرین فن کا خیال ہے کہ تمہید ایک غیر لازمی چیز ہے

Marfat.com

فوراً نفس مضمون پر لکھنا شروع کر دینا چاہیئے۔ تاکہ پڑھنے والا بغیر کسی تامل کے اس میں محو ہو جائے۔ ہاں مختصر سی تمہید ہو جو انشاء پرداز کے نکتہ نگاہ کو ابتدا میں عیاں کر سکے تو نہایت موزوں معلوم ہوتی ہے۔ مضمون اگر بجائے خود مختصر ہو تو اس کے اوّل میں ایک طویل و عریض تمہید پیوستہ کرنا ایک گھروندے کے آگے گویا دالان نما ڈیوڑھی تعمیر کرنا ہے۔

خاتمہ کے متعلق یہ کہنا کافی ہوگا کہ بعض اوقات خاتمہ میں خیالات مذکورہ بالا کی اعادہ کے طور پر تلخیص کر دی جاتی ہے۔ کبھی مضمون کے مالۂ و ماعلیہ کی نسبت کوئی ذاتی رائے قائم کی جاتی ہے غرض جو کچھ بھی لکھا جائے۔ وہ نہایت برجستہ اور پُر زور الفاظ میں ہونا چاہیئے۔ اگر خاتمہ ضعیف اور ڈھیلے لفظوں میں کیا جائے تو خواہ باقی مضمون نہایت زوردار اور باشکوہ پیرائے میں لکھا گیا ہو۔ انجام کار مطالعہ کرنے والے کی طبیعت پر وہ کیفیت باقی نہیں رہتی خاتمہ کا دلنشیں اور موثر پیرائے میں ہونا اسلئے بھی ضروری ہے۔ کہ اکثر اوقات مضمون کے آغاز اور انجام پر نظر ڈالی جاتی ہے۔ اور درمیانی حصّہ کو ممتحن قلّت وقت و کثرتِ کار یا تغیّر مزاج کی وجہ سے نظر انداز کر دیتا ہے۔

ہم ذیل میں ایک مضمون کی بطریق اختصار چند یادداشتیں لکھ کر انہی کو پھیلا کر مضمون کی صورت میں قلمبند کرتے ہیں۔

حُبِّ وطن

(۱) حُبِ وطن صفت مروت و انسانیت ہست (۲) باعث اتحاد و قوّت اجتماعی است (۳) موجبِ ترقیٔ ہر نوع است (۴) روح حیاتِ ملی است و ماہندیاں ازو بے نصیب ہستیم۔

حُبِّ وطن

حُبِ وطن یکے از انجملہ صفات است کہ خدائی آفریدگار در طبع ہر متنفس مرکوز کردہ است وجود ہر آنکہ از و قطعاً معرا باشد از بس نادر است۔ الحق صفتے است کہ لازمۂ مروّت و خاصۂ انسانیت است چنانکہ ہر شخص با مادر و پدر الفت دارد۔ با رفقاء در رشتہ انس و اخوت بستہ است با قوم خود خویشی و قرابت دارد و میخواہد اگر برائے یکے از انہا مصیبتے دست دہد با ہر چہ مے تواند کرد اورا اعانت نماید

Marfat.com

از و دفع شر و آفت کند۔ ہم چناں اگر برائے وطن محبوبش حادثہ ئ درد دہد میخواہد کہ ہیچ سعی دراز الۂ آں بدبختی دریغ ندارد۔ سببش چیست۔ سببش غیر ازیں نیست کہ ایں وطن عزیز اوست۔ و ہیچ دیگر نمے تواند دریں نسبتِ اُنس و محبّت با و حریف باشد۔

وطن لفظے است موضوع برائے زاد بوم و مسکن شخصے و ہم برائے آں ملک و دیار کہ درآں وطنِ اوّل الذکر واقع باشد۔ و اگرچہ غالباً حُبِّ مسکن و مرز بوم نسبت بہ حب دیار سرزمین استوار تر باشد۔ امّا باید کہ جذبۂ حب و حمایت دائرہ وسیع تر فرا گیرد۔ ہرگز نمے تواند بود کہ بنگالہ مثلاً از بلائے قحط و بخار دلفگار باشند و ما اہل پنجاب ہیچ ہمدردی و مہر نداشتہ خاموش و خرم باشیم۔ چنیں حب آئین ہر دین و عماد ہر ملت است چرا کہ ہمیں حُبِّ وطن است کہ ہر قوم و ملت را از حضیض پستی باوج ارتقاء و شرف برساند۔ ہمہ کس مے داند کہ از ابتدائے آفرینش تاکنوں ہوسِ ملک و جاہ ہر کشائش و تدافع قومی را برانگیختہ است اگر ما ہندیاں حُب وطن مے داشتیم انگلیسہا بغیر ازانکہ تیغ از نیام مے کشیدند۔ ملکِ ہند را ہرگز از تصرّف ما ہا نمے ربودند لیکن حُبّ وطن کہ ما داشتیم نسبت باں حُبِّ وطن کہ آناں داشتند ضعیف تر بود۔ آناں خواستند۔ کہ وطنِ خود شاں را گہوارۂ فتح و نصرت و مرکز ہر قوت و سطوت بسازند و مصنوعات تاجرے خود شاں را بازارے پیدا کنند و انجام کار بہر حیلہ و سبیلے کامگار گشتند۔ اما ما ہا ہمہ از عناد ہائے مذہبی و از تعصب بیجا و سبک عقلی از ہم سوا بودیم و عاقبت آں ہمہ بر ما نازل آمد کہ مے بینیم و نمے توانیم باز گوئیم۔

حب وطن روح حیات ملی است و ہر جمعیت را موجب اتحاد و یکدلی مے بودہ است انیست بدوں ہر محرک دیگر کہ ہر قوم را چوں خضر خجستہ پے بر شاہراہ ہائے اقدام و ارتقاء رہبری کند۔ بہ حرفت و صنعت مائل گرداند۔ بہ اصلاح و تمدن و معاشرت برانگیزد۔ و بہ تاسیس رسگاہ ہائے علمی عوام را از ظلمت کدۂ جہالت بہ تجلی گاہ معارف مے کشد۔ چہ قوم است کہ ادعائے حُبّ وطن داشتہ بہ ایں مراتب عمل رو نہ نہادہ است ہرگز مبادا نبید وحشیان تنگی دنیا چوں اہل فرنگ بسواحل دیار شاں رسیدند و در صدد آں شدند کہ ملک آمریکا در تصرف خود بیاورند چہ جدوجہد سرفروشانہ نمودند و چہ کوشش ہائے گرامی ورزیدند تا وطن عزیز را از دست بہ دشمن نگاہدارد۔ مگر بیچارہ ہا از

اقوام متمدن دور افتادہ۔ خدیعہ و مکر را نابلد۔ تفنگ فشنگ نادیدہ۔ چہ طور مے توانستند در میدان مقاومت چیرہ بشوند۔ شہامت و حب وطن ایشان ہرچہ بے سود در عاقبت حسنِ سرفروشی و شانِ شہادت دارد و ماند عیاں شائستگی و تہذیب را مایۂ عبرت ست کہ از جمیعت اقوام عقب ماندہ ایم و ہم بادشتیاں نمے توانیم دعوی برابری بکنیم یک نوع خواب است کہ ما خفتگانِ ازل را فرو گرفتہ است کہ سوائے مرگ چیزے نتواں ما را بیدار ساخت ۔

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفاں خیز۔ گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفتہ است ۔

مردہ باد آں روح کہ حبِ وطن ندارد ۔ مردہ باد ہر نفسے کہ فدائی وطن نیست ۔

ذیل کے چند مضامین جو مختلف انشاپردازوں کے نتائج قلم ہیں تمثیل کے طور پر درج کئے جاتے ہیں متعلم کو لازم ہے کہ فارسی رسائل و اخبار کے مطالعہ سے اپنے آپ کو پیوستہ بہرہ مند رکھے۔ تاکہ اس کے خیالات میں روانی و سلاست اور تحریر میں انسجام پیدا ہو۔

(۱) عہدِ جوانی وہمت کار

شاعرے المانی مے گوید "جوانی موج مے زند و اوقیانوس زندگی بجوش در مے آید۔ اے جوانان برخیزید و بکوشید پیش از آنکہ روح شما تاریک مے گردد۔"

در تمام موجوداتِ عالم دورۂ جوانی۔ دورۂ قوت۔ طراوت و شجاعت است۔ جوانی میدان آزمائش عزم و ہمت و نمائش گاہ قوائے مخفیٔ خلقت است۔ جوانی دورۂ دیوانگی و عشق و جرأت و دلرباترین جلوۂ روح بشریت است۔

اگر جوانان مے دانستند و مے توانستند خزائن لایفنائے قوت و سعادت را کہ در جوانی مکنوز است بلند از ندنہ تنہا خود و جامعۂ خود را باختیار مے توانستند۔ بلند بلکہ زمین ما را تمہ؟ بہشت برین ساختند۔

جوانان یک مات مرا کز قوت سار ترسند و ارکان موجودیت او مے باشند و بدیں مناسبت

است کہ یکے از حکما گفتہ اند۔ فقط از راہ تربیت و تعلیم جوانان و نوزادگان یک ملت در ظرف ۲۵ سال میتوان اوضاع اجتماعی و مقدرات سیاسی آں ملت را بکلی تغیر داد چراکہ زمام مقدرات ملت بدست جوانان و نونہالان امروز خواہد گذشت و بدیں سبب تغیر حال و سعادت یک ملت بستہ بہ تغیر حال و تربیت جوانان او ہست۔

دریں جا نظر ما منحصر بہ افرادیکہ از حیث سن جوان ہستند نیست بلکہ کسانے نیز کہ ہنوز قلب آنہا نیفسردہ است در نظر ما جوان ہستند۔ ما افرادیکہ ہنوز قوۂ ادراک و تفکر را دارا بودہ و قلب آنہا ہنوز آشنائے عشق ملت است جوان مے شماریم۔ مردمانیکہ آں قدر قوۂ تمیز دارند کہ مے فہمند۔ زندگی امروزۂ ایشاں شائستہ مقام شرافت و فضیلت انسانی نیست و تا آں درجہ ہمت و شجاعت دارند۔ کہ اصلاح حال خود ربودن گوئے نیک نامی و سعادت را بہر قیمت باشد تصمیم گرفتہ اند۔ غلاصہ مردمانِ نیک بین و زندہ دل و امیدوار و کار دوست و با عزم را جوان مے دانیم۔ چہ برائے ما روشن است کہ بشریت صدی نود و نہ از آثار خوش بختی و ترقی خود را مدیون ذکاوت و ہمت ایں گونہ افراد زندہ دل کردہ است کہ روح آنان با قطع نظر از بزرگ سال ہمیشہ جوان بودہ است۔ وچنانکہ حکیمے گفتہ جوانی روح یک جوانی جاودانی است و جاودانی عین جاودانی است ؛

جوانان زندہ دل و با روح را باید کوشید تا ایں گنج شایگان جوانی را کہ طبیعت بہ ایشاں ارزانی داشتہ مفت از دست ندہند و برائے رسیدن بہ مقصد مقدس و آرزوہائے پاکیکہ در دل دارند بکوشند۔ بقوت جوانی مے دانند۔ بدان مقصود و آرزو برسند و با قوۂ عزم و ہمت و متانت مے توانند۔ ہمہ مشکلات را از جلوئی راہ مقصود خود شاں بردارند و دریں راہ توشہ جز ہمت بلند و پائداری و پافشاری لازم ندارند۔

ایں جوانی گنجیست کہ اگر آں را رایگان از دست بدہند ہرگز بدست نابود مے شود و چنانچہ یونیکی مشہور شاعر المانی گفتہ اند "جوانی نیز مانند پاکترین و بہترین عشقہائے ما انتہا مے دارد۔ ایں جوانی گنجیست کہ با گنجہا تمام عالم یک لحظہ آں را نتوان بدست آورد" [illegible] ہمانند سعدی خواہید گفت "حیف جوانی کہ بشد از دست [illegible]" [illegible] خواہید

Marfat.com

فریاد زد "اے جوانی باز آ، و بار دیگر ہم باز آیا مانند فیلسوف سالخوردہ رُو بخالق کائنات کردہ خوابید گفت "آہ جوانی مرا بمن باز دہ"

جوانی بہار زندگانی است۔ چوں فطرت چمنستان را برنگ و بو و بہ گل و ثمر در فصل، برشکال جلوہ و آب مے دہد۔ ہمیں طور طبیعت در آوان شباب بشر را فراوانیٔ قوت و تازگی بہ بخشد۔ باید کہ چوں بہار را برائے گلستان زمانۂ دمیدگی و حاصل خیزی مے پندارد۔ وقتِ جوانی را ہم افضل ترین اوقات شمردہ در آں استعمال قوائے جسمانی و روحانی و کسب معرفت بکنند کسے کہ وقتِ عزیز خود را در ہرزگی و بیہودہ ورزی بر باد دہد۔ بشخصے ماند کہ روزہائے خود را ہم بخواب تضییع کند۔

۲) حفظِ صحت

بموجب حدیث معروف علم بدن یعنی طبابت بعلوم دینی تقدم دارد حفظ الصحت را کہ یک رشتہ از علم الطب است میتوان بر طب ہم مقدم شمرد۔ زیرا کہ علم طب برائے خلاصی دادن از رنج بیماریست و بسے از امراض ہست کہ اغلب اوقات مداوا پذیر نیست و مہلک ہم نہ باشد۔ بلکہ ہمیشہ شخص را دو چار رنج و زحمت مے دارد۔ اما حفظ الصحت حافظ، سلامت و جلوگیر امراض و رنجوریہا مے باشد۔ پس علیکہ انسان را از ابتلا بمرض محفوظ داشتہ از طبیب و دوا بے نیاز مے کند۔ بر علم طب ہم مقدم است۔ درینصورت دانستن، حفظ الصحت و عمل کردن بہ آں یک جزء اعظم و الزم زندگیٔ بشر است۔

خوراک:۔ دفعات غذا را باید متعد و قرار داد و مقدار آں را کم کرد۔ غذاہائے سنگین و دیر ہضم را خوبست موکول بہ ناہار کنند۔ روئے ہر غذا میوہ ہائے نرم شیریں بلکہ پختہ تناول کنند۔ برائے ہضم و فعالیت معدہ خیلے مفید باشد۔ چونکہ مزاج را باید ہر روز در حال لینت و نرمی نگاہداشت و خود انقباض مزاج را باید سبب بسیاری از امراض مانند سوئے ہضم و سردرد و بے حالی وغیرہ میشود و مشروبات مسکر برائے ہر مزاج ضرر دارد۔ مگر مانند دوا بہ اجازۂ طبیب

Marfat.com

صرف شود۔ در بین غذائے گرم آب یا شربتِ خیلے سرد نوشیدن خوب نیست۔ و مخصوص برائے دندان و معدہ بے ضرر نہ باشد۔قہوہ یا چائے بعد از غذا خوبست۔ پاک کردن دہان و دندانہا بعد از ہر غذا یا دوا ہائے مخصوص یا فقط با آب نمکدار نہ یا صابون کہ تیزاب دارد بسیار خوب و مفید است۔

خواب:۔

برائے اطفال و آدم جوان در ہر شبانہ روز تا دہ ساعت خواب بد نیست ولے، عادتاً ہشت ساعت کافیست۔ زیادتر از آن ضعف و سستی مے آورد۔ اطاق خواب بہتر است۔ در بلندی باشد کہ ہوائے زیاد داشتہ و از ہر دو طرف دارائے پنجرہ باشد۔ و مخصوصاً از رطوبت محفوظ باشد کہ خیلے مضر است۔ اطاق خواب حتماً از یک طرف باید آفتاب گیر باشد۔

رخت خواب باید دارائے یک ملاف مخصوص غیر از استر لحاف و توشک باشد و ہر دو روز آں ملافہ را مقابل آفتاب بگذارند۔ یا در ہوائے آزاد پہن کنند۔ و ہر ہفتہ آں را عرض کردہ بشویند۔ روئے تخت خوابیدن برائے صحت مزاج خیلے مذبلبت و فائدہ دارد۔

گردش:۔

ورزش برائے صحت بدن و موزوں نگاہداشتن اعضا بسیار مفید است و یکے از لوازم زندگی است کہ ہر کس در ہر روز اگر بشود دو مرتبہ و گرنہ یک بار آید برائے گردش از خانہ بیروں رفتہ در ہوائے صاف گردش کند ماندں در خانہ برائے تمام اوقات شبانہ روز بسیار مضر است۔ ہر روز اقلاً دو ساعت و مخصوصاً بعد از تمام کردن کار در ہوائے صاف قدم باید زد چشم را اگر در گرد و غبار عبور کنند۔ باید آب جوشیدہ نیمگرم را در فنجانے ریختہ توئے آں باز کنند۔ تا خوب شستہ شود۔ پس از خوردن شیرینی مربا و میوہ ہائے شیریں باید دہن را بشویند۔

تمیزی بدن:۔

بچہ ہا ہر روز باید یکبار با آب سرد یا نیم گرم و صابون شست و شو داد۔ و در تابستان

باآب سرد بہتر است۔ پس از حمام در ہوائے جاری زیست کردن یعنی خود را بجریان ہوا معرض داشتن خطا است۔ و بسبب سرماخوردگی و نزلہ مے شود۔ پس از خارج شدن از آب گرم پا را در آب سرد بگذارند مضر مے باشد۔ و ہمچنیں پس از بیروں آمدن از حمام گرم نوشیدن آب بیا شربت سرد بلا فاصلہ خطرناک است۔ ہر روز موئے سر را با شانہ و یا برس مخصوص مو پاک باید کرد۔ تا چربی و ذرات ہوا مو ہا را خورد و خراب نہ کند۔

تمیزی لباس :-

ہر دو روز و یا اقلاً ہفتہ یک بار لباسہائے مجاور بدن را باید عوض نمود۔ در موقع شستن لباسہا بہتر است۔ آنہا را ابتدا در دیگے ریختہ ۱۵ دقیقہ بجوشانند و پس از آں بشویند در آفتاب بودن لباس اقلاً یک روز خیلے لازم مے باشد۔ تمیز نگاہ داشتن منزل یکے از فرائض صحت است زبالہ دانہا را ہر ہفتہ یک بار باید خالی کرد و ماندن خاکروبہ و کثافات سبب تولید امراض مے گردد۔ اطاق نشیمنی باید از رطوبت محفوظ باشد۔ ہر کس بتواند بقدر امکان اگر روئے صندلی و تخت بنشیند بہتر است۔ در زمستان باید وقت کرد۔ در اطاقہائے کہ با بخارے گرم مے کنند۔

درجۂ حرارت از سی ناسی و پنج بالاتر نشود۔

(۳) صنائع لطیفہ

کلمۂ صنعت را بطور کلی وسیلۂ زندگانی تعبیر نمایند و آں بر دو نوعست۔ یکے وسیلۂ زندگیٔ جسم کہ عبارت از صنائع مفیدہ و عمومیست۔ دیگر وسیلۂ زندگیٔ روح کہ صنائع مستظرفہ و آزاد گفتہ مے شود۔

صنائع مفید و عمومی :-

صنائعے است کہ محرک و عامل مہم شان عام است از قبیل تجارت۔ فلاحت۔ کارخانہ میکانک حمل و نقل وغیرہ۔ صنائع مستظرفہ و آزاد کہ از نقطۂ نظر صوری وسیلۂ زندگیٔ روح یعنی

Marfat.com

وسیلۂ تغذیۂ پرورش ترقی و تعالی روح انسانی گفتیم۔ بر شتہ ہائے پنجگانہ ذیل کہ ترتیب تقدم تاریخی و مرتبت خویشاوندی در آں مراعات شدہ منشعب میشود۔ معماری۔ حجاری۔ نقاشی ادبیات۔ موسیقی۔

ایں صنائع یک قسمت مہم از وقت عالم را بخود مشغول داشتہ و ہماں طور کہ روز بروز بوسیلۂ انکشافات و اختراعات جدید وسائلِ زندگی جسمانی انسان طریق کمال رامپیمودہ و متین تر مے شود۔ ہماں نسبت ہم عالم عالمِ اکتشافات و مصنوعات جدید بوسیلۂ اشخاص ذہنی و نادر برائے پرورش و تربیت روح انسانی کہ یگانہ فرمانروائی قادر جسم است۔ بمعرض ظہور و نمائش گذاردہ مے شود۔

اکنوں پس از آنکہ بایں حقیقت بے پردہ و تردیدے در صحت آں نہ کردیم۔ واضح مے بینیم کہ تہیۂ وسائلِ پرورش روح مقدم بر وسائلِ پرورش جسم لازم آید۔ زیرا بدوں تربیت آں ایں را ردیفِ حیوان بشمار آرند و در ہیئت اجتماع چہار پائے مطیع و بارکش را بر آں مزیت باشد۔ پس ہر ملت کہ بخواہد حیات جسمانی غوررا در زمرۂ انسانہائے عالم کشیدہ و ازیں نعمت عظمی و فضیلت آدمیت برخوردار باشد او را چارۂ جز تشبث بتربیت و تعالی روح کہ تنہا راہنمائے شائستہ جسم است نخواہد بود۔

اکنوں بدانیم بچہ ترتیب صنائع لطیفہ بوجود آمدہ اند۔

معماری:۔ یکے از احتیاجات اولیہ و ضروریات طبعیٔ انسانی ہمانا محافظت خود از سوانح طبیعی بودہ است۔ ازیں احتیاج صنعتِ معماری یعنی اولین ظہور ہوش انسانی در زمینۂ صنعت بوجود آمدہ۔ مسلم است کہ در بدو امر از حفر سوراخے برائے آشیانہ و پناہ حوادثِ طبیعی شروع و بالآخرۃ از برکت ہوش خداداد بایں قصور و عمارات عالی گشتہ کہ قرون تمادی در راحتے و محافظت انسانی از حادثات طبیعی بکار مے روند۔ تخت جمشید و طاق کسریٰ خود یادگار خوبست از اہمیت و قدامت ایں صنعت۔

حجاری:۔

برائے نمایاندن و تخصیص قسمتہائے متفاوت یک خانہ و یا بجہت تشخیص اقسام مختلفہ

Marfat.com

منازل علامات و برجستگیهائے از سنگ و چوب وغیرہ مے ساختہ اند کہ آنہارا امینوال نقطۂ مبدء صنعت حجاری تصور نمود۔ این صنعت در ابتدا اگرچہ با معماری کاملاً مخلوط بود۔ و لے حالیہ مدت زمانیست کہ بکلّی از آں مجزی گشتہ و در تحت عنوان تجسّم و مجسّمہ سازی خود صنعتے مستقل و ثابت گردیدہ است۔ درین موضوع یونانیہائے و رومیہا از دو ہزار واند کے سال قبل شاہکارہائے بزرگ برائے ما گذاردہ اند کہ ہنوز قابل تقلید و نمونہ ہائے بزرگ از تمدن آں زماں است۔

نقاشی:۔ رنگ آمیزی قسمتہائے مخصوص از منازل۔ الوان مختلف برائے تشخیص و معرفیٔ اماکن مقدسہ و منازل رؤسائے قوم وغیرہ لزوم تکمیل تجسّم و شباہت حجاری ہا بہ موضوع خود سبب تولید صنعت نقاشی گشتہ۔ وجود خاتم کاری (موزائیک) و نقش دیوار (فرسک) ثابت مینماید کہ ایں صنعت ہم در بدوِ امر از لوازم معماری بودہ۔ و لے پس از مدتِ قلیل حجاری خود در تحت عنوان پردہ و شبیہ سازی مستقل و ثابت گشت۔

ادبیات:۔ حسّ مدح و تحسین شجاعاں۔ زیبائی طبیعت۔ بروز شوق و وجد مجالس جشنی کہ ضرورۂ استعاقب فتحے لازم مے آید۔ و بالآخرہ راز و نیازے کہ زائیدہ شعلۂ عشق است اختصاصاتے بزبان معمولی دادہ یعنی در ہر یک از مواقع فوق کلمات بیانات تشبیہات۔ ایہامات و کنایات بکار رفتہ تا بتدریج زبان ناہموار عالم باظرافت و تشبیہات نغز آمیختہ مرتبت خاص یافت۔ ازیں پس صنعتِ زیبائے ادبیات قدم بعرصۂ وجود نہادہ و بصورِ مختلفۂ نظم و نثر فلسفہ و افسانہ۔ حکایت و تاریخ وغیرہ جلوہ نمود۔

موسیقی:۔ گرچہ حسّ موسیقی در نہاد ہر ذی روح بودیت گذاشتہ شدہ لیکن تنظیم و دخول آں در ردیف صنائع مستظرفہ منفارن یا اند کے پس از وجود و ظہور ادبیات است۔ بدیں معنی کہ شاعر بتعقیب آرزوئے خود کہ شرکت دادن و محرم نمودن جمعیت با خیالات و احساساتِ خود است۔ موسیقی و آہنگ را بوسیلۂ قرار دادہ گفتہ ہائے خود را بایں لباس زیبا در معرض جمعیت گذاشتہ۔ و آنہارا خواہی نخواہی بواسطۂ یک تمایل و کشش رمزی کہ از اثر آہنگ و مقام موسیقی مترتب است با خود ہم صدا نمودہ بنائے صنعت موسیقی را داد۔

Marfat.com

این صنائع پنجگانه را چنانچه وصفِ آں در گذشت نتیجه و ثمر پرورشِ تن و خورسندی روح حاصل بوده۔ لیکن بعد ہا آں را خدمتے عظیم تر و مقامے رفیع تر میسر گشته خدماتِ شایانِ گلہائے شایانے بعالمِ علوی و ملکوتی نموده عوامل مہم انتشارِ عقیده و ایمان مذہبی گشته اند۔

چنانچه از بیان فوق تحقیق پیوسته این ہمۂ فنون دارائے یک رشتۂ یگانی و یک رسم و درج اند و ہر یک برائے دیگرے عضوے لازم محسوب شده و در حاصل مجموع این اعضائے مختلف اشکل تشکیل یک وجود واحد را میدہند که آں را میتواں صنعتِ آزاد نام نہاد۔

اثرات این صنائع پنجگانه در ہمه صورِ حیاتِ انسانی سرایت کرده است معماری در بزرگی عظمت۔ پائداری بناہا و یادگارہائے مذہبی از قبیل معابد وغیره۔ حجاری در تجسم و ہیاکل مقدسه و یادگارہائے مقدسین و مردمان بزرگ۔ نقاشی در گذشته ہائے تاریخی و خاطره ہائے عصبیت خیره شہدا و مبارزین۔ ادبیات در مساعد نمودنِ زمینه برائے تاثیر اثراتِ چہارگانۂ فوق و موسیقی در رقیق نمودن قلوب و وارستگی از قیودِ روزانه در سکوت و آرامِ جمعیت و بالآخره در رونق عظمت و جلال این مجموع باشکوه از مہم ترین عوامل بوده اند۔

(۳) زبان فارسی

فارسی یکے از السنۂ آریائی است که قوانین گرامری و ریشۂ لغاتِ ساده و اولیه آں بسائر زبانہائے آریائی شباہت کامل دارد۔ برائے مثال در شباہت قوانین گرامری صیغۂ جمع افعال را ملاحظه مے نمائیم۔ در تمام زبانہائے آریائی صیغۂ جمع ہر فعل بدو نفر و بیشتر دلالت مے کند۔ مثلاً کلمۂ آمدند را مے تواں به آمدن دو نفر و بیشتر اطلاق نمود۔ ولے در زبانہائے سامی این حالت وجود ندارد و بلکه برائے نسبتِ فعلی بدو نفر صیغۂ مخصوص و بالاتر از آں صیغۂ دیگرے موجود است۔ مثلاً در زبان عربی که جزءِ السنۂ سامی است در فعل آمدن برائے دو نفر جَاءا و بالاتر از آں جَاءوا استعمال مے کنند و در نتیجۂ این قبیل اختلافات (در تثنیه و جمع و در مذکر و مونث) افعال آریائی با شش صیغۂ مخصوص و سامی باده الی چارده

Marfat.com

صیغۂ صرف مے شوند و چنانکہ مے دانیم افعال زبانِ فارسی شش صیغہ بیشتر ندارند۔ نظر این ملاحظات را در تمام قواعد گرامری مے تواں بجائے آورد۔ برائے مثال در شباہت لغات کلمات غذا و پدر و مادر وغیرہ را کہ کلمات سادہ و طبعی ہستند۔ انتخاب مے نمایم در کلمۂ مادر مثلاً برائے این کہ اولین بار طفل احتیاج خود را بمادر اظہار نمودہ درخواستِ شیر و غذا نماید۔ ہماں حرکتے را کہ لب ہائے او در موقع مکیدن پستان مے نمودند او در موقع اظہار احتیاج بلب ہائے خود مے دہد بدیں ترتیب از فشار لب ہائے بیک دیگر و عقب کشیدن عضلات محرکۂ لب حرف میم تولید مے شود این حرف در لغت مادر بسیاری از السنۂ موجود است ولے در زبانہائے آریائی اختصاصاتے موجود است کہ بلغتِ مادر شکل مخصوص مے دہد۔ مثلاً اطفال آریائی نژاد ابتدائے لب ہا را بہم چسپاندہ بعد باز مے نمایند۔ بدیں ترتیب ازیں حرکت لب ہائے بجائے "ما" درست مے شود۔ ولے مثلاً در السنۂ سامی مانند عبرانی و یہودی و عربی ابتدا دہاں باز شدہ بعد لب ہائے بہم فشار دادہ مے شوند۔ بدیں ترتیب در السنۂ نوع اوّل کلمۂ مادر بہ میم شروع مے شود (مادر۔ موتر۔ ماذر وغیرہ) درصورتیکہ در السنۂ نوع دوم میم در آخر کلمہ واقع مے شود (ام۔ ایم۔ ام وغیرہ) و این تغیرات نتیجۂ تاثیرات خارجی از قبیل اختصاصات محیطی و نژادی وغیرہ است۔ چنانکہ ملاحظہ مے شود۔ اختصاصات لغت مادر را زبانہائے آریائی زبان فارسی نیز دارا است۔ نظیر این ملاحظات را مے تواں در حرف پ و یا حروف مبدل ازاں (ب۔ ف) کہ در کلمۂ پدر موجود اند۔ بجائے آورد۔ برائے وجود این حرف در کلمۂ پدر علت مخصوصی در دست نیست۔ ولے چوں در اغلب السنۂ دیدہ مے شود۔ بلاشک یک علت طبعی دارد۔ چہ کاملاً نظیر کلمۂ مادر بودہ از جملہ کلمات عمومی از قبیل "ماما" و "ننا مان" برائے مادر۔ برائے کلمۂ پدر نیز موجود است۔ مانند پاپا و بابا وغیرہ۔ و نیز مانند حالت سابق در زبانہائے آریائی این حرف در ابتدائے کلمۂ (پدر۔ فاتر۔ فاذر وغیرہ) و در السنۂ سامی در انتہائے آں واقع شدہ۔ (مانند کلمۂ اب در زبان عربی) گمان مے رود کہ حروف ب۔ پ۔ ف در لغاتِ پدر

Marfat.com

درنتیجۂ محبّت پدرو بوسیدن او کہ یک نوع اظہار محبت طبیعی است۔ تولید شدہ باشد۔

از ملاحظات فوق نتیجہ مے شود کہ زبان فارسی نیز تمام اختصاصات زبانہائے آریائی را دارا است۔

السنۂ آریائی نیز بواسطۂ اختلافات وضع زندگانی ومحیط وطبیعت ہر قوم ہر یک صورت مستقلی درآمدہ اند۔ وبدیں ترتیب زبان فارسی قبل از عرب نیز بچند قسم پہلوی دری وغیرہ تکلم مے شدہ بوجود آمدہ است۔ ہجوم اعراب ہماں اثررا کہ در سائر قسمت ہائے تمدن ایرانی نمود۔ در زبان فارسی نیز تولید کرد۔ یعنی بواسطۂ تعصب اعراب مقدار زیادے از لغات فارسی باستانی از میان رفت۔ در اینجا غفلت وبے مبالاتیٔ ایرانیاں نیز بجرائی زبان فارسی کمک زیاد کرد۔ یعنی ہر نویسندہ ایرانی زبردستی خود را در کثرت استعمال کلمات ولغات واحادیث واخبار وامثلہ واشعار عرب فرض نمود۔ بدیں جہت درحقیقت زبان فارسی از بین رفتہ زبان جدیدے فارسی جدید یا عدۂ زیادے لغات عربی درروابط فارسی باقی ماند۔

مقدرات کار زبانِ فارسی را از قرون وسطی بسعد بجائے کشاند کہ ادبائے ایرانی نہ فقط زبان عربی را داخل فارسی کردند۔ بلکہ عدۂ نیز درادبیات عربی زحمت کشیدند۔ قصائد وغزلیات ونظم ونثر خود را بزبان عربی گفتند ونوشتند بقسمے کہ عدۂ از ادبائے مہم عرب، اساساً فارسی زبان وایرانی نژاد ہستند۔ مثلاً بدیع الزمان ہمدانی کہ از وجود ہائے فوق لعادۃ بودہ است۔

فارسی زبان موجودہ از بس ناقص وکم مایہ است نمے تواند مطالب گوناگوں معاشرتِ کنونی را یا مفہومات علمی را کہ اکتشافات جدیدہ بمعرض وجود درآوردہ اند۔ بصحت بیان بنماید۔ بہ تکمیل ومستقل ساختن او باید ہر ممکن اعتنا کردہ شود وبیخ زبانہائے دیگر از خکرستان فارسی برانداختہ شود۔ چہ امروز ہیچ کس مقصود خود را بدوں استعمال لغات بیگانہ نمے تواند۔ چنانکہ باید ادا کند۔ از طرف دیگر ہر کس تواند بدلخواہ خود ہر کلمۂ عربی و

اروپائی را استعمال کند و ہر کس عبارت بوقلموں صفت زنگا رنگ او را نفہمد جزء جہال است۔

یک نقطہ دیگر ہم باید فراموش نکنیم۔ و آں اینکہ ایں زبان علاوہ بر پیش آمدہائے فوق الذکر رواج اولیہ خود را نیز از دست دادہ وسعت قلمرو آں کوچکتر شدہ است۔ یعنی پیش آمدہائے تاریخی از بعضے نقاط اہمیت آں را از بین بردہ چنانکہ در نواحی قفقاز بواسطۂ استیلائے روسہا و تبلیغات ترکہا تقریباً اثرے ازیں زبان شیریں باقی نماندہ در صورتیکہ ایں نواحی عدۂ از سخنوران بزرگ فارسی زبان را پرورش دادہ اند۔ مثلاً از شہر شیروان حکیم خاقانی، شیروانی برخاستہ کہ احساسات ایران دوستی وے بر ہر شخص تیز بین آشکار است ہمیں طور شہر گنجہ حکیمے مانند نظامی گنجوی را پرورش دادۂ کہ از شعرائے درجۂ اول و اولین شاعر رمانتیک زبان فارسی است۔ بایں حال امروز دریں نواحی اثرے از زبان فارسی نیست و نیز در شہرہائے ترکستان مانند بخارا و مرو وغیرہ کہ مہد پرورش عدۂ از شعرائے بزرگ از قبیل رودکی وغیرہ ہستند و ہمچنیں در افغانستان نزدیک است کہ تبلیغات ملل دیگر زبان فارسی را از بین برد۔

اولاً دربارۂ لغات معمولی باید آنچہ ممکن است لغات فارسی را جمع آوری کردہ بکار بریم و آنچہ دسترس بلغات فارسی نداریم و از دانستن آنہا ناگزیریم۔ لغات عربی را قبول کردہ و لے عدۂ آنہا را معین و محدود کنیم بعبارت دیگر آنہا را رسماً فارسی بشناسیم و ہمہ معاملہ را کہ با کلمات فارسی مے کنیم۔ با نہا نیز مے نمائیم۔ در جمع و دیگر صور گرامری۔ ثانیاً دربارۂ لغات علمی باید اصطلاحات بین المللی را قبول کرد۔ برائے آنکہ ما مجبور ہستیم علوم جدیدہ را از اروپائیہا اتخاذ کنیم۔ و ایں تدبیر قابل تطویل کلام است۔ کہ در حیز ایں مقالہ مختصر نمے گنجد۔ خلاصۃً برائے اصلاح زبان مروجہ و تسہیل آں خیلے لازم است کہ یک لغت جامع مطابق شرح فوق تہیہ نمودہ شود۔ تا زبان فارسی از زبانہائے دیگر بے نیاز شود۔ و باز فراگیر آں رواج و وسعت باشد۔ کہ در عہد اولین شباب خود مے بود۔

Marfat.com

(۵) زن و نفوذ او در مرد

از انجا کہ زن و مرد محتاج ہمدیگر ہستند و در وجود ہیئت جامع بمنزلۂ پر و بال مرغ مے باشند۔ لذا نسبت بہ یکدیگر ہم پارۂ وظائفے دارند و چوں موضوع صحبت ما نسبت در ینجا فقط از وظائف او سخن خواہیم راند۔ اگرچہ وظائف طبعی زن مادر شدن تربیت اولاد و خانہ داری ہستند در حقیقت موضوع وظائفش باز مرد است۔ ولے چوں زن بر حسب خصائص فطری خود یک نفوذ و جاذبۂ بزرگ و غریبے در نفس مرد دارد۔ لہذا حسن استعمال ایں نفوذ و جاذبہ یکے از مہمترین فرائض زن را نسبت بمرد تشکیل میدہد۔

زن با نفوذ و جاذبۂ خود میتواند مرد را بدرجۂ عالیٔ انسانیت و شرافت برساند و یا بمرتبۂ حیوانیت بیندازد۔ زن مے تواند با الہامات روحیٔ خود مرد را در عالم ملکوت سیر دہد۔ و یا در پست ترین درجات اخلاق رذیلہ سرنگوں سازد۔ زن مے تواند با قوۂ محبت و عشق خود قوائے مرد را مضاعف نمودہ تحمل ہرگونہ شداید و مصائب توانا و بانجام دادن کارہائے سخت و ہولناک موفق سازد و یا او را در سرپنجۂ مکر و حیلہ و شہوت و سرکشی و کینہ و حسد خود مقہور و زبون ساختہ تمام قوائے روحی و دماغی او را درہم شکنند و بحال عروسک بیندازد زن مے تواند از یک مرد ترسو و بے ارادہ و فرومایہ یک انسان جسور و با عزم و با غیرت درست کند و یا عکس آں را بوجود آورد۔

تاریخ زندگانی بشر خود نمونۂ بزرگیست از نفوذ زن در جریان امور زندگی و در جزر و مد بدبختیہا و خوشبختیہائے عالم۔ دریں باب احتیاج بتاریخ گذشتہ ہم نداریم۔ اگر حال ہر یک خانوادہ را تدقیق کنیم مے بینیم کہ در سعادت و رفاہ آں و یا سفالت و بدبختی آں زن تا چہ پایہ نفوذ و مدخلیت دارد۔ تاریخ بشر پُر است از وقائعیکہ زن آنہا ایں نفوذ مستفاد خود را بمعرض خود نمائی گذاردہ است۔ از یک طرف مے بینیم کہ در اغلب جنگہائے و خونریزیہا و جنایتہا و قتلہا انگشت زن در کار بودہ است۔ چہ خانمانہا کہ طعمۂ آتش رشک و کینہ

زن نگشته و چه مردان بزرگ که از دستِ بغض و حیله و خود پرستیٔ زن ناکام و نا مراد و با بدترین حالے در سینۂ خاک تیره نخوابیده اند۔ چه قلبهائے پاک که دستهائے زن با خون آنهها رنگین نگشته و چه قصرها و کاخها بلند که در راهِ هوا و هوس زن با خاک یکساں نگردیده است۔ و از طرف دیگر مے بینیم که زن با اکسیر صحبت و عواطف قلبیٔ خود سنگ را گوهر کرده و از ضعیف ترین و زبون ترین مرد ها جهانگیرانِ قوی پنجه و دلیران با شهامت آفریده است۔ پیغمبراں را مصدر وحی و شاعراں را منبع الهام بوده است۔ دلهائے مرده را زنده و روحهائے افسرده را بیدار کرده است۔ چه زخمهائے کارگر که با مرہم محبت خود آنها را بہبودی داده و چه دقیقه هائے تلخ و زہرناک که با نگاهائے سحر آلوده و نوازشهائے رُوح پرور و کلمات شیرین خود در کام بشر مبدل به شیر و شکر نموده است۔ چه آتشهائے خشم و قهر که با چند قطرۂ اشکِ خود فرو نشانده خاموش کرده و چه شراره هائے جهاں سوز مقدس که با یک نگاه خود در کانون دلها بر افروخته است۔

آرے زن یک اعجوبۂ حیرت بخش است۔ یک جهان نیست که چندیں جهاں در برادر و یک شعاعیست که بچندیں رنگ تجربه مے شود۔ گاہے بایک نگاه روح ما را صید و مسخر مے کند و گاہے بایک اشاره صدها بے گناه را در خاک و خون مے غلطاند گاہے با الهام روح خود جهاں ما را سر چشمۂ آسائِش مے نماید و گاہے با غوائے حِس کینه و رشک گلزارِ سعادت مبدل به دریائے خون مے سازد۔ گاہے در رخسارش آب و رنگ روحانیت جلوه گر است و گاہے از لبانش بوئے خون مے آید۔ و از چشمانش گاہے سوختن چندیں کاشانها۔ بر باد رفتن جلالها و عزتها و ویراں شدن خانمانها و بلب رسیدن جانها آتش حرص و کینه اش را خاموش نمے کند و گاہے مشاهده یک بچه گرسنه و تضرعِ یک مرد بیمار و زخمی دلِ او را پُر خون مانندِ موم و روح او را بلرزه مے اندازد۔

آیا ایں حالات متضاد و ایں رنگهائے گوناگون و ایں نفوذ هائے مثبت و منفی لازمۂ فطرت و د[illegible] طبیعت اوست۔ در نظر ما ایں طور نیست۔ ایں حال نتیجۂ اجتماعی اوست

Marfat.com

ایں حال زادۂ اخلاقِ امروزی و برانگیختۂ آں اوضاعیست کہ نامش راتمدن گذاشتہ ایم۔

پس اگر بخواہیم زن باآں خصائلیکہ طبیعت در نہاد او گذاردہ پرورش یابد واز نفوذ ہائے منفی آزاد ماندہ باالہاماتِ معنوی وعواطف پاک قلبی خود جہان مارا گلشن جاویدان سازد باید اورا در دائرۂ وظائف او تربیت کنیم۔ زیرا تربیت زن بہترین ضامن نیک بختی نوع بشر و تخستیں وظیفۂ ہر ہیئت اجتماعیست۔

مابدیں مناسب زن را مخاطب ساختہ مے گوئیم "تو اے اعجوبۂ طبیعت اگر تو نفوذ معنوی خود را در راہ تسکیں آلام بشر و در ہدایت مرد ہا بشاہراہ صلاح محبت و درست کاری صرف میکردی۔ چقدر زمین مانوسۂ بہشت بریں مے گشت۔ آرے آں وقت تو خدائے روے زمین مے گشتی و موجودات دیگر را پرستندۂ خود مے ساختی۔

۶) زندگی و امید

اے زندگانی! چقدر برائے بشر ذیقیمت وگراں ہستی! تاچہ اندازہ بشر تو بقدر و عظمت دادہ و احترام مے گذارد! حتماً یک چیز در توئے تو وجود دارد کہ تا ایں اندازہ تو را دارائے ہیبت و جلال نمودہ است۔ آرے آرے یک چیز در تو ـــــ در توائے زندگانی وحیات ہست کہ دماغ بشر بجہت لقائے تو یک چشمۂ زندگانی و آب حیات دریک فسحت ظلماتی موہومی از خود زائیدہ است۔ وگرنہ خضر و الیاس در خشکی و دریا چہ کارہ اند! برائے ابدیت تو است۔ اے زندگانی کہ بشر ایں ہمہ تفحصات عجیب و غریب در عالم علم و معرفت نمودہ و مے نماید۔ برائے لایزال بودن تو است۔ کہ ایں ہمہ علم و فنون متنوع و رنگارنگ از عدم بوجود آوردہ و مے آورد۔ ایں یک چیز را من چگونہ بفہم چیست؟ ایں چیز یکہ تو را ـــــ اے زندگانی معبود بشر قرار دادہ کجا جستجو کنم؟

ہر چہ است در قلب است۔ آرے قلب۔ قلب بشر۔ قلب جایگاہ کلیۂ اسرار خلقت بشمار میرود۔ قلب محل شاہکار ہائے یزدان توانا است۔ قلب ہم از آسمان ... نتش،

Marfat.com

زیادہ تر و بیشتر است. زیرا وقتیکہ نکان بخورد ما فوق آسمانہا کہ آستان کردگار است۔ تکان در مے آید۔ قلب نسخۂ حکمت یزدان است۔ قلب آئینہ ایست کہ مظہر جلوات ربانی قرار گرفتہ است۔ قلب محل کبریائی رب الارباب است۔ قلب مرکز حکومت کردگار است قلب قاضی و فرمانفرمائے کشور وجود است۔ قلب مزرعۂ کشتزار اعمال و افعال است۔ قلب محل سخنہا و گفتگو ہائے سربستہ و سری است۔ قلب بنگاہے است کہ معاہدہ ہائے عشق در آنجا بامضا مے رسد۔ قلب جایگاہے است کہ قوانین معاشقہ در آں گذرانده میشود قلب گنجینۂ اسرار است۔ قلب مخزن راز و نیاز است۔ قلب صورتاً کوچک و لے معناً بقدرے عمیق و بے پایان است۔ کہ تمام آمال حیات در آں مدفون شدہ و بالآخرة قلب محلے است کہ امید در آنجا مسکن گرفتہ۔ اینست آنچہ را من در قلب جستجو مے کردم ہیں یک چیز است کہ بنیادِ زندگی را استوار فرمودہ۔

امید زندگانی را ذیقیمت کردہ است۔ امید حیاتِ بشر را با قدر نمودہ است۔ اگر آسمان دارائے ایں ہمہ کواکب درخشاں و اختراں فروزاں نبود ہیچ گاہ در نظر با عظمت جلوہ نمے نمود۔ بہمچنیں اگر قلب دارائے گوہر امید نمے بود۔ ایں قدر ہا ارزش و بہا نداشتی۔ قلب بدون امید ہمیشہ صاحبش را بہ آغوش خاک مے کشاند۔ کارہائے بزرگ فعالیتہائے خارق العادة۔ عملہائے بہت انگیز و موفقیتہائے حیرت آمیز ہمہ و ہمہ پیش آہنگ شاں امید است۔ معجزہ امید است کہ انسان را در تہِ دریا گردش و در جوِّ لایتناہی سیر مے دہد۔ بُلبل با امید گل آشیانہ را رہا و دیوانہ وار سر بہ بوستاں میگذارد اگر بلبل و گل نبود۔ ایام بہار خالی از رونق و صفا بود ہمیں طور اگر امید وجود نداشت ایامِ حیات قدر و قیمتے نداشت۔

امید در زندگانیٔ بشر سرگذشت ہائے عجیبے دارد امید در تاریخ بشریت صاحبِ داستانہائے غریبے مے باشد۔ امید در افسانہائے خود پہلوانان برجستہ ای را نشان مے دہد سیروسہا۔ اسکندرہا۔ داریوشہا۔ اردشیرہا۔ پطرہا۔ نادرہا۔ ناپلیئونہا۔ شاہ عباسہا۔ لینن ہا۔ و خلاصہ ہمہ مردمان قوی۔ پہلوانان اساطیر امید ہستند۔ امید وظائف زندگی را انجام

Marfat.com

می دہد۔ امید خالق سعی و عمل است۔ امید رب النوع کوشش و کار است اینست یگانہ سرقیمت زندگانی۔

بیائید امید را از قلب خود نرانیم۔ بیائید امید را از کشور دل تبعید نکنیم۔ بیائید امید را از مرکز وجود بیروں ننمائیم و بالآخرۃ بیائید امید را ازیں قلب کہ تعریف آں را خواندید۔ دور نیفگنیم کہ قلب مایوس بقدر پشیزے ارزش ندارد۔

۷) گلستان و بوستان۔ یک مناظرۂ ادبی

ہر کس کہ بزبان شیرین فارسی تکلم مے کند۔ گلستان و بوستان را بخوبی مے شناسد ایں دو شاہکار ادبی۔ بمثابۂ دو اختر فروزندہ و دو گوہر ارزندہ ہستند کہ افق ادبیات ما را روشن و مزین ساختہ اند۔ وہر دو از نتائج افکار و زادۂ طبع سرشار شاعر بزرگوار ما شیخ سعدی است ما اینجا ہیم در موضوع گلستان و بوستان بر سبیل فکاہت و تفنن یک مناظرۂ ادبی کنیم و مقصود ما ازیں مناظرہ تمجید یکے و تکذیب از دیگرے نیست بلکہ غرض ما ایں است کہ قدر و قیمت ایں دو اثر نفیس را معلوم و فضل و حکمت شاعر بزرگ را ظاہر کنیم و ایں ذرۂ بے مقدار جہت گلستان را التزام نمودہ است۔

گلستان دارائے دو منبہ است نثرے دارد چوں نثرہ و فرقد و نظمے چوں گوہر منضد و لے بوستان فقط شعر منظوم دار از محسنات نثر مجرد۔ ایں نقطۂ گلستان کاملتر است۔

گلستان چوں اغلب نثر است از جہت فصاحت و بلاغت بر بوستان ترجیح دارد۔ زیرا کہ کلام منثور چوں از قید وزن و قافیہ آزاد ہست از برائے بیان مطالب و افادۂ مرام از کلام منظوم مساعد تر است۔

دیگر آنکہ خود موضوع خود بکر است و ہیچیک از استادان سخن چنیں کتابے تصنیف نکردہ اند۔ و لے امثال بوستان را از شعر الفتہ اند۔ منتہا بوستان مانند گلستان دارائے مزیت ابتکار نیست۔

Marfat.com

اشعار بوستاں چوں تمام در بحر تقارب ویک نواخت است۔ ہر قدرہم لطیف و آبدار باشد۔ خواندن آں انسان را کسل وخستہ بیکند۔ چنانچہ یک نوع غذا ہر قدر مطبوع و لذیذ باشد۔ ہمینکہ انسان چند مرتبہ ازاں خورد دیگر میل باآں نمے کند۔ و از برائے تغییر ذائقہ غذائے دیگر تقاضا مے نماید۔ شعر ہم غذائے روح است۔ اگر بطرز مختلف و اوزان مختلفہ، باشد۔ بیشتر مطبوع طبع واقع میشود۔ ایں مزیت در بوستان مفقود و در گلستان موجود است۔ کہ اشعار دلکش آں از بحور مختلفہ و تمام عبارت از قطعات و رباعیات و مثنوی و ابیات منفردہ است کہ ہر یک از آنہا دارائے یک نصیحتِ عالی ویک نکتۂ اخلاقی و اجتماعی است و شعر ہر قدر مختصر و کوتاہ تر باشد۔ مطلوب تر و از برائے حفظ آسان تر است۔ و ازیں نقطۂ نظر است کہ اشعار گلستاں بیش از اشعار بوستاں در السنہ و افواہ خاص و عام دایر است۔ و از عارف و عامی در ایران کسے نیست کہ از اشعار گلستاں چیزے کم و بیش نداند۔ و لے اشعار بوستاں آں شیاع و شہرت را ندارد و کمتر مردم بحفظ آں رغبت مے کنند۔

ما وجہ رجحانِ گلستاں را از افکار عمومی نیز مے توانیم بفہمیم۔ در تمام مکاتب ایران گلستاں را درس مے دہند و ہمچنیں در ہند و سند و ترکستان و افغان و بلاد عثمانی امروز گلستان جزء دروس کلاسیکی محسوب مے شود۔ و حتیٰ فرنگیہا ہم آں را مے خوانند و من مکرر دیدہ ام پارۂ از اروپائیہا در ضمن صحبت از اشعار گلستاں شاہدے مے آوردند۔ و لے بوستاں ایں قبول عامہ و توجہ عمومی را بخود جلب نکردہ و ایں نکتہ ثابت مے کند کہ گلستاں مفید تر از بوستان است۔

اگر کسے درست بوستاں را مطالعہ کند و ذوق ادبی داشتہ باشد زود ملتفت خواہد شد۔ کہ در بوستاں حشو و زوایدے یافت مے شود۔ وجہت ایں انیست کہ بوستاں تمام منظوم است و قید نظم و قافیہ قدرت شاعر را محدود مے نماید۔ چنانچہ در مثل آمدہ۔ در تنگنائے قافیہ خورشید خر شود۔

گلستان کلمات قصارے دارد کہ آنقدر از حیث لفظ و معنی فصیح و بلیغ است کہ اغلب

Marfat.com

آنہا امروز ضرب المثل است۔ مثلاً:۔ توانگری بہ ہنر است نہ بمال و بزرگی بعقل است نہ بسال۔ نہ ہرکس بقامت کہتر بقیمت بہتر حیف است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں بگیرند۔ مشک آں است کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید۔ آنرا کہ حساب پاک است۔ از محاسبہ چہ باک است۔

اگر در لغت فارسی قرآنے بود کہ آیاتش ازیں کلمات قصار فصیح تر نبود۔ نکتہ سنجان مے دانند کہ دریں جملہ ہائے کوچک چہ مطالب بزرگ و نکات اخلاقی دقیقی تعبیہ شدہ۔ وما بتصدیق خود حضرت شیخ میتوانیم ثابت مے کنیم کہ گلستاں بر بوستاں ترجیح دارد۔ چنانچہ مے فرماید:۔

نتازم بہ سرمایۂ فضلِ خویش | بدریوزہ آوردہ ام دست پیش
شنیدم کہ در روز امید و بیم | بداں را بہ نیکاں بہ بخشد کریم
تو نیز ار بدی بینیم در سخن | بخلقِ جہاں آفریں کار کن
چو بیتے پسند آیدت از ہزار | بمردی کہ دست از تعنت بدار

برخلاف ایں گلستان در نظر شیخ نہایت درجہ مقبول و مستحسن و موضوع اعجاب او واقع شدہ بود کہ در چند جا ازیں تصنیف بطرز مختلف تعریف مے کند و گوید گل ہمیں پنج شش روز دوام نہ دارد۔ و ایں گلستان ہمیشہ خوش و خرم است۔ در جائے دیگر مے گوید۔ کہ ایں گلستاں ہم بکار ادبا میخورد و ہم فن انشاء بحریریں مے آموزد۔ و در موقع دیگر گلستان را از خوبی و آراستگی نگار خانۂ چینی و نقش ارژنگی مے داند۔ از ہمۂ ایں واضح است کہ شاعر بزرگوار بقدریکہ از گلستاں خود راضی بود۔ بر بوستان چنداں چشم رضا ند اشتہ و علتش ہم آنچہ اشعار خود شیخ متنع مے شود۔ ایں است یا در ایام مسافرت و سیاحت خود بنظم آوردہ یا آنکہ تازہ کہ از سیاحت برگشتہ و ہنوز از رنج سفر و سیاحت بحر و بر خاطرش نیاسودہ و فکرش خستہ بود تصنیف فرمودہ چنانکہ خود در بوستان مے فرماید۔

در اقصائے عالم بگشتم بسے | بسر بردم ایام با ہر کسے

Marfat.com

تمتع ز ہر گوشۂ یافتم ... ز ہر خرمنے خوشۂ یافتم
چو پاکانِ شیراز خاکی نہاد ... ندیدم کہ رحمت بر آں خاک باد
تولائے مردان ایں خاک بوم ... برانگیختم خاطر از شام و رُوم
دریغ آمدم زاں ہمہ بوستاں ... تہی دست رفتن بر دوستاں

اما گلستاں را در شیراز وقتیکہ با یاراں الیف و مصاحباں حریف بفراعت خاطر بعیش بوستاں و معاشرتِ دوستاں مشغول بودہ تصنیف فرمودہ و منتہائے مہارتِ شاعرانۂ خود را در آں بکار بُردہ پس بعد از ایرادِ ایں دلائلِ روشن دیگر جائے تردید نیست کہ گلستاں بر بوستاں ترجیح دارد۔

ذیل میں نظم و نثر کے چند ٹکڑے درج کئے جاتے ہیں۔ ان کے مباحث پر تمہارے جو خیالات ہوں ان کو جواب مضمون کی صورت میں لکھو۔

(۱) مہرِ مادر

شب ماہتاب بود۔ عاشق و معشوق در کنار جوئے نشستہ مشغول راز و نیاز بودند۔ دختر از غرورِ حُسن مست و جوان از آتش عشق در سوز و گداز بُود۔ جوان گفت۔ اے محبوب من آیا ہنوز در صافی محبت و خلوص عشق من شبہ لے داری۔ من کہ ہمہ چیز خود حتے ، گراں بہاترین دارائے خویش یعنی قلب خود را نثار راہِ عشق تو کردہ ام۔ دختر جواب داد دل در راہِ عشق باختن نخستیں قدم است۔ تو دارائے یک گوہر قیمت دارے ہستی۔ کہ گراں بہا تر از قلب تست و تنہا آں گوہر نشاں صدق عشق تو میتواند بود۔ من آں گوہر را از تو میخواہم۔ و آں دل مادر تست۔ اگر دلِ مادرت را کندہ بمن آوردی۔ بصدق عشق تو یقیں خواہم کرد۔ و خود را پابند مہر تو خواہم ساخت۔

ایں حرف در تہ روح و قلب جوانِ دل باختہ طوفانے برپا کرد۔ ولے قوتِ عشق بر مہر مادر غالب آمدہ از جا بر خاست۔ و در آں حال جنوں رفتہ قلبِ مادر خود را کندہ راہ معشوق

Marfat.com

پیش گرفت۔ بآں شتاب کہ راہ مے پیمود ناگاہ پائش لغزیدہ بر زمین افتاد۔ دلِ مادرش از دستش رہا شدہ روئے خاک غلطید و در آں حال صدائے ازاں برخاست "پسرہ جان آیا صدمۂ برایت رسید؟

(۲) دخترِ نابینا

دخترِ نابینا دستِ مادرِ خود را رہا کردہ روئے نیمکت باغ جائے گرفت۔ و پس ازینکہ دستِ خود را باطراف دراز کردہ از نبودنِ کسے در نزدیکی خود مطمئن شد رو بآسمان کردہ گفت۔

خدائے من! میگویند کہ تو آفتابے آفریدہ ای کہ با پرتو خود دنیا را منور مے سازد۔ و بہ موجوداتِ زندگی بخشد۔ و ماہ و ستارگاں آفریدہ ای کہ شبہائے تاریک را مانندِ روز روشن مے کنند۔ میگویند تو گلہائے رنگارنگ آفریدہ ای کہ با رنگہائے و بوئہائے خود در دلہا و دیدہ ہا تماشا کنندگاں تولید فرح و انبساط مے کنند۔ مے گویند کہ تو کوہ ہائے و درہ ہائے و دریا ہا آفریدہ ای کہ تماشائے آں روح را قوت مے بخشد و صاحبانِ ذوق را در جلو عظمتِ خود بوجد مے آورد۔

خدائے من! مرا کہ از دیدن ہمہ اینہا بے بہرہ کردہ ای۔ شکایتے بدرگاہ تو نے کنم و دیدن ہیچ یک ازیں ہا را نمے خواہم۔ و لے دلم میخواست کہ اقلاً روئے مادرم را میدیدم۔

(۳)

سحر مے گفت بلبل باغباں را | دریں گل جز نہال غم نگیرد
بہ پیری مے رسد خار بیاباں | و لے گل چوں جواں گردد بمیرد

(۴) جمعیت الاقوام

برفتند تا روش رزم دریں بزم کہن | دردمنداں جہاں طرح نو انداختہ اند

Marfat.com

من ازیں بیش ندانم کہ کفن دزدے چند بہر تقسیم قبور انجمنے ساختہ اند

ان یادداشتوں پر غور کرنے کے بعد مضمون لکھو

(۱) شب ماہتاب

(۱) یک برقعۂ نور است کہ ہمہ اشیا را مے پوشد۔ (۲) خوبی و رونقِ ہر منظر را مے افزاید کشت زار ہا جوئبار ہا.... روضۂ تاج گنج .... (۳) آسمان با انجم ہائے سبک فروغ و کم تاب و قمر فلک پیما و ابرہائے سفید و سیاہ فکرِ بشر را محو نظارہ مے کند (۴) سکوتِ عالمِ حیات و چشم بیدارِ خالق لایزال کہ ہر چیز را برائے مقصدے خلق کردہ است۔

(۲) بحر

(۱) یک عالم وسعت کہ پایاں ندارد (۲) تموج و تلاطم۔ (۳) انواع حیوانات کہ از حد احصا بیروں است (۴) چہ قدر ہستیہا غرقۂ فنا شدند و ہیچ اثرے ازاں بر روئے بحر پیدا نیست۔ (۵) منافع گوناگوں۔

ان مضامین پر طبع آزمائی کرو

(۱) خیالات فرزند بر مرگِ مادر عزیزش (۲) فوائد تجارت۔ (۳) حسن و قبح تیاتر۔ (۴) جانور خانۂ لاہور (۵) ہیچ کس دریں عالم بکمال خوشی نہ پیوندند۔ (۶) ناپائدارئے دنیا۔ (۷) لذت افلاس۔ (۸) مسرت رحم۔ (۹) اگر موت از دنیا ناپدید گردد چہ انقلابہا رو دہد (۱۰) جنگِ فرنگستان (۱۱) بیدارئے ماہندیاں۔ (۱۲) اسباب ناامنی در بلادِ ہند۔ (۱۳) محبت ورزیدن و ناکام ماندن از آشنائے دردِ محبت شدن بہتر است (۱۴) اثر زبانِ انگلیسی بر زبان اردو۔

اس حکایت کو جس کا مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے اپنے تخیل کے زور سے وسعت دیکر لکھو

یوسف تاجر رعنا۔ بدکردار۔ نجمہ زن باعصمت و وفاکیش او بہ بند محبت شوہر گرفتار۔

یوسف زن پارسی زربانو نام نکاح آوردہ۔ زربانو ہرجائی و آزاد روش۔ بہ مردنا محرم رسم پیدا کند

یوسف ہرچند بکوشد اور ا بجود مائل گرداند مگر بے سود۔ بیزار نجمہ را ہم بمادر ش تنہا گذارد۔ نجمہ عجز نماید۔

Marfat.com

کہ باد اعتنا بکند امابواسطۂ بے وفائی زرباتو سخت دل شدہ بہ شہر دیگرے رود۔ سوگواری و اضطراب بجمہ بسوز مفارقت کہ تابش نیاوردہ بخودکشی خود را نجات دہد۔ یوسف خوابہائے پریشان دیدہ پشیمان گشتہ دقائل وفائے بجمہ شدہ ترک دنیا مے گیرد ؞

جدید اصطلاحات ولغات

ذیل میں ضمیمہ کے طور پر وہ تمام اصطلاحات والفاظ درج کئے گئے ہیں جو(۱) اپنے مرادف الفاظ کی نسبت بکثرت وترجیح استعمال کئے جاتے ہیں ؞

(۲) یورپ کی زبانوں سے فارسی نے مستعار لئے ہیں کیونکہ سائنس وعلوم جدیدہ کے اکتشافات کے لئے فارسی میں کوئی الفاظ موضوع نہ تھے ؞

(۳) اپنے اصلی معنوں میں مستعمل نہیں ہوتے بلکہ ان کے معانی کو بدل دیا گیا ہے۔ مثلاً از شخصے چیزے را قائم کردن۔ کسی سے بات کو مخفی رکھنا۔ ان میں متعدد ایسے الفاظ ہونگے جو عام مروجہ لغت کی کتابوں میں درج نہیں ہیں۔ اور حال کی مصنفات سے نہایت کاوش سے انتخاب کئے گئے ہیں ؞

آب جوش	سوڈا واٹر	اذن دادن	اجازت دادن
آجدان	ایجوٹنٹ ایک فوجی منصب	ارابچی	گاڑی بان
آجری	اینٹ کا بنا ہوا	ارابہ	گاڑی یا پہیہ
احتیاط کردن	دل میں خطرہ لانا	ارابہ کش	ارابچی
آخ واوخ نمودن	ہائے وائے کرنا	ارباب قلم	سول کے ملازم
اختاجی یا اختجی	سائیس	ارث	ورثہ
افزود کردن	[illegible] مزبگاڑنا یا آخ کہہ اٹھنا	ارسنال	آرسنل اسلحہ خانہ
ادارات دولتی	سرکاری محکمے یا دفتر	ارک	چھوٹا سا قلعہ
ادعاداشتن	کسی کے خلاف دعوے رکھنا	ارگ	ارغنون ساز کا نام
بارواح پدرم	مجھے اپنے باپ کی جان کی قسم	اطریش	آسٹریا

Marfat.com

اردپ	اردپا - یورپ	اطلاعات	معلومات
ازبراش	اسکی خاطر ازبرائے اش	اعتبار داشتن	بھروسا رکھنا
اسباب چاء	چاء کے برتن	از اعتبار افتادن	ناقابل اعتبار ہو جانا
اسبابِ بخار	سٹیم انجن وغیرہ	از اعتبار انداختن	غیر معتبر کردینا
اسباب دروگر	فصل کاٹنے کے آلات	ازیں خیال بیفت	اس خیال کو چھوڑ دے
اسبابِ زراعت	آلاتِ زراعت	اعلیحضرت	ہز میجسٹی
اسبابِ کوکی	گھڑی کے متعلق آلات	آغایاں و خانمہا	تمام حضرات و خاتونیں
اسپہبدی	کمانڈر انچیف ہونا	....	جنٹلمین اینڈ لیڈیز
استادن گاہ	سٹیشن	اکواریوم	پانی کا حوض
استاسیون	دد	آلارم	الارم
اِسکلہ	بندرگاہ	الجیر	ممالک الجزائر
اسلامبول	قسطنطنیہ	آلک	چھلنی
اسم بردن یادر کردن	شہرت حاصل کرنا	الکچی	چھلنی ساز
آسیاب بادے	ہوائی چکی	امپراطریس	ایمپرس ملکہ
سخنِ آشکار زدن	صاف صاف بات کہدینا	امپراطور	امپرر - شاہ
باصلاح آوردن	اصلاح کرنا	اِمتحان کردن	اِمتحان لینا
اصناف خلق	ہر طبقہ کے لوگ	از امتحان بیروں رفتن	اِمتحان پاس کرنا
اُطاق	کمرہ یا اسبابِ کمرہ	امثال شما اشخاص	تم جیسے لوگ۔
اُطاقِ پذیری	استقبال کرنیکا کمرہ	امیرال	امیر البحر
اُطاقِ خلوت	پرائیویٹ کمرہ	آمد و شد کردن	آمد و رفت داشتن
اُطاقِ سفرہ	کھانے کا کمرہ	انداز کردن	پیشینگوئی کرنا پیش بینی کرنا۔
انطباع	چھپوائی	اے واے	افسوس!
اندام کردن	بخشش نمودن	ایہ	شرم شرم ۔ اوف

Marfat.com

آن طرف تر	درازیادہ اس طرف	با اطلاع	جسکی معلومات زیادہ
انگروس	ہنگری	....	ہوں۔
انگشت داشتن		اے بابام	اے عزیز من
درکارے	دخل رکھنا	از بابت	بوجہ
انگشت کردن	انگلی میں پہننا	باتماشا	دلچسپ
انگلند	انگلستان	باجلوہ	خوش اندام وخوش ناز
انگلیز	انگریز یا انگلینڈ	باجی	بہن
اورسلم	بیت المقدس	باران گرفتن	مینہ کا برسنا
اوطراق	محافظ دستہ فوج	بارعرادہ	بوجھ لادنے کی گاڑی
آواز کردن	بُلانا	بارکردن	لادنا
اوّل	ہیرا	بارگیری نمودن	اپنے اوپر بوجھ لدوانا
اولاغ	خر۔ گدھا	باروح	خوش مزاج
اہل مجالس	تمام ایکٹر لوگ	باز بودن	کھلا ہونا
آہن پوش	جنگی جہاز	باززنگ	ہوشیار بیدار مغز
آہنگر خانہ	لوہے کا کارخانہ	باز دید	ملاقات بوقت مراجعت
ایالت	گورنمنٹ	دل باز شدن	نشاط میں آنا
ایشیک آغاسی باشی	دربان خاص	بازی ژمناستیک	ورزش کے کرتب
ایلچی	سفیر	باسار	تیار
ایلخی	گھوڑوں کی جماعت	باپیتان	باتری
آئینہ کاری	آئینہ سازی یا آرائشی آئینے	باشمقچی	خادم باوردی
باصفا	خوبرو وخوش طبع	بخت من بستہ است	میری قسمت بُری ہے
باطلاق	دلدل	بخشش کردن	خیرات کردن تقسیم کردن
باطناً	خفیہ طور پر	بداحوال شدن	بیمار ہو جانا

Marfat.com

باغ وحش	چڑیا گھر کے متعلق باغ	بدبختانہ	بدبختی سے
باغچہ بندی	گلکاری	بدخیالی کردن	بدگمانی کرنا
بالا کردن	نصب کردن	بدرفتاری	بدچلنی
بالابان	ڈھول نقارہ	بدقّت	توجہ سے
بالا بانچی	نقارچی	بدلقا	بدصورت
بالاپوش	اوورکوٹ	دوبرابر (سہ برابر)	دوگنا (تگنا)
بال دار	پردار	براحت	آسائش سے
بالکون	بالاخانہ۔ برآمدہ	برازندہ	اعلیٰ۔ بافضیلت
بانکِ دولتی	گورنمنٹ بینک	برازیل	برازیل جنوبی امریکا
باور داشتن	یقین کرنا	برافروختگی	روشنی کرنا چراغاں کرنا
بادیہ	بوریا	کارزار پیش بردن	کامیاب ہونا
باہمت	عظیم الشان	برق زدن	بجلی کی طرح کوند جانا
بتوسط	ذریعے۔ سے	برلیان کردن	ہیرے کی آب دینا
بچہام	فرزندان من یا دوستو	....	پالش کرنا
بچہ دختر	ننھی سی لڑکی	بستنی	بمب یا برف جمائی ہوئی
بنا کردن	شروع کرنا	بسروجان	نہایت خوشی سے
بنا گذاردن	بنیاد رکھنا	بسیار بودہ	اکثر ایسا ہوا
بحالی	مستقل ہو جانا	بشقاب	طشتری
بحر سیاہ	بحر الاسود	بطلاق۔ تبلاق	باطلاق۔ دلدل
بغل گذاشتن	بغل کے نیچے رکھنا	بے حصر	بے شمار
بگدہ	بڑا چاقو	بے خبر	بے اطلاع کئے
زبان روسی بلد نیستم	میں روسی زبان نہیں جانتا	حرف بیخود زدن	جہالت کی باتیں کرنا
بلدیّت	واقفیت	بے خیال	بے مطلب

Marfat.com

بلند شدن	اُٹھنا کھڑا ہونا	اسم بے معنی	کسی کا برا نام
بلوک	پرگنہ ضلع	پارفتن	چلے جانا
بمحض اینکہ	جونہی کہ	پاپوش برائے شیطان	اپنے بڑے کو سبق پڑھانا
بنا شد	یہ فیصلہ ہُوا	دوختن	غیر مفید کام کرنا
بُندقیہ	پستول۔ بندوق	پاداری	پائداری
بواسطہ آنکہ	اس وجہ سے	پاچہ	پاجامہ
بُوط	جنگل جھاڑیاں	پاراد	پریڈ۔ فوجی معائنہ
بُوغاز انگلستان	رودِ انگلستان	پاپس گذاشتن	پیچھے ہٹنا
بہارہ	شہد کی مکھیوں کا گردہ	پارچہ بافی	کپڑے بُننا
بہار کردن	شگفتہ ہونا	پارو کشیدن	کشتی کو چپو سے کھینا
بُوق	طُوطی۔ نفیری	پاروزدن	چپو لگانا۔ دو
بپے بہانہ گردیدن	حیلہ ڈھونڈھنا	پالتو	اوورکوٹ
بہم زدن	درہم برہم کردینا	پدر سگ	جس کا باپ کتا ہو یعنی
بے احترام	گستاخ	. . . .	کتے کا بچہ۔ گالی ہے
بے احترامی	بے ادبی	پدر سوختہ	جس کا باپ جہنمی ہو۔
بیان شدن	واضح ہونا	. . . .	گالی ہے۔
درایں بین	اسی اثنا میں	پدر نامرد	حرامزادہ
بیجا	بے وجہ بے سبب	پرت کردن	زمین پر گرانا یا خود پٹخا کھانا
پوچ گفتن	واہیات باتیں کرنا	. . . .	جیسے تاش بازی میں۔
پرت گاہ	کھڈ	پوشش	کم قیمت
پُرچانہ	باتونی	پوشاندن	معاملہ کو رفع دفع کردینا
پرچانگی زدن	بہت باتیں کرنا	پولتیک دان	ماہر سیاست
پرحرف زدن	دو	پولدار	مالدار

Marfat.com

پرده	تماشے کا ایک ایکٹ	پیانوزدن	پیانو باجا بجانا
پرده برکشیدن	تصویر اُتارنا	پیش اُفتادن	آگے بڑھنا
پردۂ تصویر	فوٹو	پیش خریدن	قیمت پہلے ادا کر دینا
پردۂ نقاشی	دو	تاج گذاری	کارونیشن
پرده دریده	بے شرم	تاجری	کمرشل
پشم زدن	اُون کاتنا	تاجیک	بدذات
پشتک زدن	پیچھے کی طرف قلابازی	تاربرقی	الکٹرک تلغراف
....	کھانا۔	تازه زاد	نوزاد
پشتو	پستول	تاکستان	باغاتِ انگور۔ انگورستان
پلّه	زینه کی سیڑھی	تالارِ بال	ناچ گھر
پلّه خوردن	سیڑھیاں رکھنا۔ پلّه	تالارِ سلام	مُلاقات کرنیکا کمره
....	دار ہونا۔	تالارسوپه	شام کا کھانا کھانے کا
پلیس باشی	سُپرنٹنڈنٹ پولیس	....	کمره۔
پناگاهِ کشیکچی	سنتری کا چھوٹا سا	تائۂ علف	گھاس کا گٹھا
....	چوبی کمره۔	تپه	پہاڑی
پنبه ریسی	روئی کاتنا	تجسس کردن	جاسوسی کرنا
پوچ	نکمّا کمینه	منزل تحتانی	نیچے کی منزل
تحصیل کردن	طالبعلمی کرنا	تلافی کردن	انتقام لینا
طالبانِ تحصیل	طلباء	تُلُنبه	فائر انجن۔ پمپ
تحویلدار	محافظ۔ خزانچی	تماشا داشتن	دلچسپ ہونا
تخم	بیضه	تماشاچی	تماشائی لوگ
تدارکِ عروسی	بیاه کی تیاری	تماشاخانه	تھیٹر
تراق تراق	بندوق وغیره کی آواز	تموّج	بدلنا۔ جیسے قیمت کا

Marfat.com

ترقی دادن	اصلاح کرنا	تمیز کردن	پاک و صاف کرنا
ترکیدن	پھٹ جانا گولے	تنگ شدن	مضطرب ہونا
......	وغیرہ کا	تُنگ	صراحی نما برتن
ترمہ	بیل بوٹے دار ریشم	تنگہ	درہ۔ آبنائے
......	کا کپڑا۔	توپ انداختن	توپ چلانا۔ توپ زدن
تشخیص دادن	تمیز کرنا	تور ماہی گیری	مچھلیاں پکڑنیکا جال
ترسو	ڈرپوک	تولد شدن	پیدا ہونا
برائے من تفاوت	میرے لئے ایک ہی	تُولک	چالاک۔ شاطر۔ عیار
نمے کند	بات ہے۔	بہ تہمت انداختن	تہمت لگانا
تشریف بردن	چلے جانا	تیر ما بسنگ خورد	ہم ناکام رہے
تُشک	بستر لحاف۔ وغیرہ	تیاتر	تھیئٹر
تغییر یافتن	بدل جانا	تیرہ دار	بھورے رنگ کا
تفنگ سازی	بندوق بنانا	......	سیاہی مائل
تقصیر دار	مجرم تقصیر دار	تیُول	جائداد۔ اراضی
تل	ٹیلا	جا انداختن	قائم و مضبوط کرنا
تکز	پتہ	جارو کردن	جھاڑو دینا
جاری ساختن	نافذ کرنا	چشم سفید	بیحیا
جبون	ڈرپوک۔ ترسُو	چکش	بندوق کا گھوڑا
جز اینکہ	سوائے اس کے کہ	چوغُولی	چُغلی۔ فریب
جعبہ	ڈسک۔ بکس	حاصل شدن	وقوع پذیر ہونا۔
جفنگ گفتن	بیہودہ باتیں کرنا	حاکم نشین	نشستگاہِ حاکم
جمعیت	آبادی	از حالا	ازیں پیش۔ آئندہ
جنرال	جنرل	حالی شدن	واضح ہونا

Marfat.com

جلوگرفتن	ٹھیرانا	حالی کردن	بیان کرنا
جُوز	رفیق ہمنشین	بحرف کسے بودن	کسی نصیحت کو قبول کرنا
جوشیده شدن	خفا ہو جانا	پیش خود حرف ساختن	اپنے دل سے باتیں کرنا۔
جہاز	جہیز	حرفِ خشک وخالی	بے معنی بیفائده بات
جُوجه	چوزه	حسودی	حسد کرنا
چاپ خانهٔ دولتی	سرکاری مطبع گورنمنٹ	حفظ کردن	نگاہبانی کرنا
......	پرنٹنگ پریس	حکیم دنداں	وه ڈاکٹر جو دانتوں کی
چاپیدن	دھاوا کرنا	......	امراض کا علاج کرے
چاقو	چاقو	حکم رانی کردن	سلطنت کرنا
چپّال	کھڈ	حیّت خواستن	اجازت چاہنا الوداع
چپچپه	دلدل	......	کہنا۔
چرک شده	میلا کچیلا	حیاط	احاطه
چشم دوختن	ٹکٹکی باندھنا	خاک ریز	پُشتهٔ خاک
چشم انداز	نظاره ۔ منظر	خرخر نمودن	ناک میں سے آواز نکالنا
چشم انداز شدن	نظر آنا ۔ حدِ نگاه میں ہونا	......	جیسے ریچھ کرتا ہے۔
خرناس کشیدن	خراٹے مارنا	دامنِ پُشت	پوشاک کا پیچھے لٹکتا
خش خش	آواز اسلحه وقت بہم زدن	......	ہوا حصّه۔
خلب	نان (روسی لفظ)	دائر کردن	تبدیل کرنا۔
خم پاره	بم کا گوله	دبیر الملک	سکرٹری آف سٹیٹ
خم کرده	ٹیڑھا	در بندش نیستم	مجھ کو اس امر کی قید
خواستگار	پیغام و درخواست	......	نہیں ہے۔
......	لے جانے والا۔	درخوردن	مقابل ہونا۔
خوانان	نوآموده و نومشق	درست چاق	توانا وتندرست

Marfat.com

خودتان	خود آپ کو	درست کار	نیکوکار
خود شما ہا	خود آپ	دریائے قراد انگیز	بحر اسود
خدا نکردہ	خدا نہ کرے	دزدی کرنا	چوری کرنا
خس خس کردن	آہ و اُدہ کردن	دریائے مانش	رودِ انگلستان
خوش اسلحہ	ہتھیاروں سے آراستہ	از دریا صدمہ دیدن	جہاز میں قے وغیرہ کرنا۔یا
خوش صحبت	بامذاق (دوست)	....	طبیعت کا ناساز ہونا۔
خیابان	دو رویہ درختوں سے	دریابیگی	امیرال۔امیر البحر
....	گھرا ہوا رستہ	دستجاب	فوجیں پلٹنیں
خیابان بندے	ایسا راستہ بنانا	دست کش	دستانہ
از دو چہ خیر خیزد	اس سے کیا نفع ہو سکتا ہے	دستمال تکان دادن	رومال ہلانا
خیلے وقت است کہ	عرصہ ہوا کہ	دستہ کالسکہ	ٹرین
داد زدن	نعرہ مارنا۔ باآواز بلند پکارنا	دستی ساختن	ہاتھ سے کوئی چیز بنانا
دارالشورائی ملتی	ہوس آف کومنز دار العوام	دستور العمل دادن	ہدایت کرنا
دالان	گیلری	دمس کورٹ	مقدمہ کا برخاست ہو جانا
دعوت شدن	مدعو ہونا۔ بلایا جانا	رخت شور	دھوبی یا دھوبن
دنبالہ کردن	صف وار چلنا ایک کے	رخت شور خانہ	لانڈری
....	بعد دوسرا قطار میں	رخت کن	حمام میں لباس اتارنیکا کمرہ
دلاک	حجام	ردیف گذاشتن	باترتیب رکھنا
دلواز	دلنواز	رستگار فرمودن نمودن	آزاد کرنا۔
دو کردن یا بدو رفتن	سرپٹ جانا	بہم رسیدن	حاصل ہونا۔ دستیاب ہونا
دوچار شدن	مقابل ہونا	....	مقابل ہونا۔
دود کردن	سٹیم کو انجن سے باہر نکالنا	رشید	منچلا۔ دلاور
دورِ کسے گرفتن	کسی کے گرد جمع ہو جانا	رضامندی	عیش نوش آسودہ زندگی

Marfat.com

دلال باشی	چیف ایجنٹ	رضائے خدا	برائے خدا
دمنک	احمق و سادہ لوح	رعد	توپ۔ بندوق
دَورا دَور	گرداگرد	رقاص	گھڑی کا سپرنگ
دوستاق	قیدی	روبہ ترقی گذاردن	ترقی کی طرف مائل ہونا۔
دَوری	طشت۔ ٹرے	رُوش (رواش)	اُس پر (اُس کے اُوپر)
دیر وقتی نیست	عرصہ نہیں گذرا	از روم بر نمے آید	مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا
ددک	جہازی کارخانہ	ہر روش را مے خواہی	جس کام کرنے کو کہو
راپورت	رپورٹ	مے زند	تیار ہے
راپورت دادن	آنے کی اطلاع کرنا	رنگ از روش پریدہ بود	اسکا چہرے کا رنگ فق تھا
راحت تر	زیادہ باآرام	روپاک	رومال تولیہ
راہ پیادہ رو	سڑک شارع عام	روانہ کردن	بھیج دینا
راہ رفتن	چلنا	روزِ کلاں	کرسمس
راہ عرادہ	گاڑیوں کی سڑک کارٹ روڈ	بروز کردن	ظاہر ہونا
روزنامہ جی	اخبار نویس	ساخلو	گارد
روزنامہ نویسی	اخبار نویسی	ساعت ساز	واچ میکر
روشنائی الکتریسی	بجلی کی روشنی	پیرار (سال)	پارسال سے گذشتہ سال
روغنِ کمان	وارنش	سانِ قشون	معائنہ فوج
رومیہ	روم رومانیا	سائرین	باقی لوگ
رو واز	رو باز۔ بے پردہ	سبیر	سائبیریا
کالسکۂ روباز	کھلے منہ والی گاڑی	علی سبیلِ رسم	رسمی طور پر
ازہم ریختہ شدن	اجزا کا جدا ہوجانا	سبیلِ کندہ	جس کی مونچھیں صاف
ریز ریز کردن	ٹکڑے ٹکڑے کرنا	....	ہوں۔
زبانت را برگردان	اپنی زبان سے نہ پھر	ستون	دستۂ فوج

Marfat.com

زانوم	میرا زانو	سرِ قول خود استادن	وعدے کو نبھانا
زرنگ	ہشیار	سرازیر	نشیب کی طرف
زغالِ سنگ	پتھر کا کوئلہ	سراغ کردن	تحقیق کرنا
زودگی	تعجیل۔جلدی	سربازخانہ	بارکیں
زودنویس	شارٹ ہینڈ رائٹر۔اختصار	سرتاخت	سرپٹ۔
....	نویس	سرکردگی	اختیار
زورخانہ	اکھاڑا۔جمنیزیم	سرکردگاں	سٹاف
زیرزدن	زمین پر پچھاڑنا	سفارش	پیغام
زیروبالا کردن	پلٹ دینا	سفال پوش	روغنی (برتن)
ژاژخای	بکواسی	سُفرہ خانہ	کھانے کا کمرہ
از دستش کارے ساختہ		سکوی	بنچ پلیٹ فارم۔گھاٹ
نمے شود	وہ نکمّا ہے	سِگار	سِگرٹ
سگار کشیدن	سگرٹ پینا	شب کردن	رات گذارنا
سُمن	سمن۔بلاوا۔سرکاری نوٹس	شب نشین	مجلس رات۔شام کی پارٹی
سِن	سٹیج تھیٹر کا	شتردار	کاروان
سناطور	سینیٹر۔ممبرِ مجلس	شرارۃ	مُصیبت
سواکردن	جُدا کرنا	شرط کردن	وعدہ کرنا
اہلِ سواد	ہنرمند لوگ	شریک شُدن	کسی ایسوسیشن کا ممبر ہونا
سنگر	باتری	شکارچی	شکارگاہ کا محافظ
سُوپہ	شام کا کھانا	شکلک کردن	ہونٹوں کو نازسے یا غصہ
سوت زدن	سیٹی بجانا	....	سے ڈھیلا چھوڑ دینا
سوخاری	بسکٹ	شلتوک کاری	چاول کی کاشت
سوراخ کوہ	ٹنل۔سرنگ	شناساندن	بتلانا۔ہدایت کرنا

Marfat.com

سوگلی	عزیز و محبوب	شنلیک	فوجی سلامی
سول	نمک	شوخی کردن	ہنسی ٹھٹھا کرنا
سیاحت کردن	سیر کرنا خواہ زمین پر خواہ دریا پر	شورش مورش	ہرج مرج
سیب زمین	آلو	شؤونات	امتیازات
سیتہ	شہر سٹی	شوہر کردن	شادی کرنا منکوحہ ہوجانا
شاطر	ملازم باوردی	شہرت دادن	افواہ اڑانا۔ عام کرنا
شاہ وشوط	بات چیت۔ ہرزہ گوئی۔	شہرک	چھوٹا سا شہر
شاپین	شراب انگریزی	شیوعی داشتن	مقبولیت عام رکھنا
شاہ زادہ خانم	وارث تاج کی بیوی	صدقہ رفتن	خیرات مانگنا
شاہ زن	ملکہ	صراف خانہ	بینک
شاہی	پنی انگریزی سکہ جو ایک	صرف کردن	خرچ کرنا
....	آنہ کے مساوی ہے	صیغہ	عارضی نکاح۔ متعہ۔
شب را	رات کے وقت	زن صیغہ	ایسے نکاح والی عورت
آں را ضرور ندارم	مجھ کو اسکی ضرورت نہیں	غولو	آرڈو
در ایں ضمن	اسی اثنا میں	غلبکن	جنگلا
ضمیمہ رقیمہ	حاشیہ خط	غوبرناتور	گورنر
طاقچہ	چھوٹی سی کھڑکی	غواص	پولیسمین
طائفہ اناثیہ	صنف نازک عورتیں	فرصت کردن	موقع پانا
طپانچہ شش لولہ	۶ گولیوں کا پستول	فشنگ	کارتوس
طرف عصر	قریباً بوقت شام	فشنگ سازی	کارتوس بنانیکا کارخانہ
طفرہ زدن	ٹال دینا	فک	دریائی بچھڑا
طلاآلات	سونے کے برتن	فوت	فٹ ۱/۳ گز
طلنبہ جی	فائرمین	فورغون	بیل گاڑی یا عام طور پر

Marfat.com

پر بوجھ لادنے کی گاڑی	....	طنّاز	باعشوہ وناز
طول داشتن	طویل ہونا	قاب سیگار	سیگار کیس
اہل ظلمہ	سرکاری لوگ	قاشق	لکڑی کا چمچہ
عبور ومرور کردن	آمد ورفت کرنا	قالیچہ	غالیچہ
عرّادۂ توپ	مشین گن	قاپچی	قمچی
عروسی کردن	شادی رچانا	قائم مقام	لفٹنٹ کرنل
عفن شدن	بدبودار ہوجانا	قدّارہ	دودھاری تلوار
عرقِ گوگرد	تیزاب گندھک	قدغن کردن	منع کرنا حکم کرنا
عمارتِ ییلاقی	گرما گذارنے کا مکان	قاطر	خچر
عوض کردن	بدل لینا	قراختین	کوارنتین
عقب کردن	پیچھا کرنا	ازایں قرار	مفصلہ ذیل
عرصہ کردن	دانت پیسنا	قراول	سنتری محافظ شکار شکاری
غسال خانہ	مُردے نہلانے کا کمرہ	قراول خانہ	سنتری کا بکس یا کمرہ
غلام گردش	برآمدہ گیلری	قرمساق	بے غیرت
قشقہ	داغ پیشانی اسپ	کشتی ساز خانہ	جہازی کارخانہ
قشنگ	خوشنما باترتیب	عقب کشیدن	پیچھے ہٹ جانا
قشلاق	سرما بسر کرنے کا مقام	کشیک	گارد
قشنگی	خوبی	کشیکچی	سنتری
قصاب خانہ	بوچڑ خانہ	پائی تُوی کفش دیگر کردن	دوسرے کے کام میں دخل دینا
قذا	غذا	کلّہ زدن	ٹکر مارنا
قمہ	خنجر	کم جُثّہ	لاغر
قُورق	شکارگاہ	کوتاہ کردن	بھول جانا
قولدر	ڈاکو	ایلچی کوچک	ریزیڈنٹ

Marfat.com

کار دستم است	مجھے کچھ کام ہے	کوتک زدن	ڈنڈے سے مارنا
بکار خوردن	کارآمد ہونا	کودک پستان گزیده	بچہ شیرخوار
توچه کاره	توکس لائق ہے	کوره	انگیٹھی
کالسکه	گاڑی	کورت	کچہری
کالسکهٔ بخار	ریل گاڑی	کوک شدن	موافق ومتفق شدن
کالسکچی	ڈرائیور	کول گرفتن	بازوؤں سے پکڑنا
کچل	جسکے سر پر بال نہ ہوں	کولاک	سمندر طوفان خیز
کالسکه ساز	کوچ بلڈر	کولونل	کرنیل
کانگورو	کنگرو	کومدی	کامیڈی مسرت آمیز ڈراما
کتاب خانه	لائبریری	کومدی درآوردن	ایسا ڈراما سٹیج پر دکھانا
کدخدا	محاسب	کومک	امداد
کرجی	چھوٹی سیر کی کشتی	کونسر	محفل راگ
سر در کردن	بھاگ جانا	کیف	باعیش زندگی
کرور	دس لاکھ	گار	سٹیشن
کنبل شدن	کاہل شدن	گراف	کونٹ۔ ارل۔ امیر
گردش	یورش غنیمت	لهستان	پولینڈ
گردش گاه	سیرگاه	لیلاج	عیار۔ بدمعاش
گردن گرفتن	خود کو ذمہ وار قرار دینا	ماچ کردن	بوسہ لینا
گردن کلفت	فربہ گردن والا	مارتی	گولی کی مار
گرمبیر	دیہات	ماشین	انجن
گری نیچ	گرین وچ کا ملک	ماموریت	کمشن
گلکاری	گلستان	مانع بودن	رکاوٹیں
گمرک	محصول چنگی	ماہوت	کپڑا

Marfat.com

گمرک خانہ	چنگی خانہ	ماہور	پہاڑی نشیب وفراز کی جگہ
گنجفہ بازی	ہاتھ کا کرتب	صاحب مایہ	دولتمند
گوراسب	زیبرا	مایہ	وجہ سبب۔ شور
گوشت بمن باشد	میری بات کو توجہ سے سنو	مبل	متاع خانہ۔ فرنیچر
گول خوردن	دھوکا کھانا	مجارستان	ہنگری ملک ملحق آسٹریا
لامپ	لمپ	مجسم۔ مجسمہ	بت
لجن زار	دلدل	مجسم ساز	بُت تراش
لُخت	برہنہ	مجلس نشیمن	سٹن ہاؤس
لخت کردن	لوٹ مار کرنا	بمحضِ دیدن تو	فقط آپ کے دیکھنے سے
لژ	تھیئٹر کا بکس	محضِ خاطرِ شما	محض آپ کی خاطر
لکاتہ	بدکار عورت	محل تماشا	سٹیج
لمپا	لمپ	مُحوّطہ	احاطہ۔ چار دیواری
لند لند کردن	بڑبڑانا	مراقب	نگاہدار
لنگہ	گٹھا	مراودہ داشتن	تجارت کردن
لُوپ	جبڑا	مُستحفظ	گورنر۔ محافظ
لوندرہ	لندن	ازمن مضائقہ نکنید	مجھ سے دریغ نہ رکھیے
مضمون کاغذ	ضمیمہ خط	موعودین	مہمانان
وحشت کردن	خوفزدہ ہو جانا	مطبع دولتی	گورنمنٹ پریس
موقوف کردن	کام بند کرنا	در شکست شدن	دیوالیہ ہو جانا
مغجر	جنگلا۔ باڑ	میرالائی	کرنیل
دِل شدن	جُدا ہو جانا	معطل کردن	منتظر رکھنا
میز تحریر	لکھنے کی میز	ولایتی	سول خلاف ملٹری
مغوش	بے ترتیب	نارنجک	بم کا گولہ

Marfat.com

دیلاہا	دیہاتی بودو	مفسد رفتن	کسی کے خلاف	نامربوط گفتن	بیہودہ باتیں کرنا
....	باش کی جگہ	....	کہنا یا اطلاع کرنا	نائب السلطنۃ	وائسرائے
ہارکردن	سرگشتہ بنانا	مکدرانہ	بادل ناخوش	نظامی	ملٹری
ہارپ	بربط سارنگی	ملاقات بازدید	واپس آتے ہوئے ملاقات کرنا	نظورکردن	نگاہداشت کرنا
ہرزگی	بیہودگی	نفست بگیرد	خاموش باش	ہم پا	ہمراہ
ملتفت شدن	توجہ کرنا	نکول	اپنے الفاظ واپس لینا	ہنگامہ کردن	شورش برپا کرنا
ملتزمین	ملازم لوگ اہل دربار	نمچہ نمسہ	اسٹریا جرمنی	ہیپوپوتام	دریائی گھوڑا
ملہ	مچھر پشہ	نمرہ	نمبر	یالی	سمندر کے ساحل پر
ملیون	دس لاکھ	بانمک	بامزہ ۔ لذیذ	....	رہنے کا مکان
منارہ	ستون	ننم	امان جان ۔ ننہ جان	یاداش	آہستگی سے نرمی سے
منشی حضور	پرائیویٹ سکرٹری	نہ خیر	نہیں ہرگز نہیں	یرار	موزون وسہل
منکری	ہٹ دھرمی	نیم تنہ	صدری ڈبلکٹ	یراق	جواہر و زیور
منگنہ	رولر ۔ زمین ہموار	نیمہ کارہ	خستہ و مستعمل	یراق اسب	ساز اسب
....	کرنیکا آلہ	واپور	سٹیمر جہاز	حاضر یراق	مسلح
مورد	شعاعوں کے جمع ہونیکا	واکشیدن	سیدھا لیٹ جانا	یساور یسادل	کانسٹبل سپاہی
....	مقام مرکز فوکس	واگذار کردن	چھوڑ دینا	یورتمہ دن (رفتن)	پویہ پویہ دوڑنا
موزہ	عجائب گھر	واگون	اسباب لادنے	ییلا ۔ ییلاق	گرما بسر کرنے کا
موزیک زدن	نغمہ سرائی	....	کی گاڑی	....	مقام جیسے شملہ
موزی کانچی	مطرب ترانہ نواز	باد جاہت	خوبصورت	....	نینی تال ٭

تمام شد

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

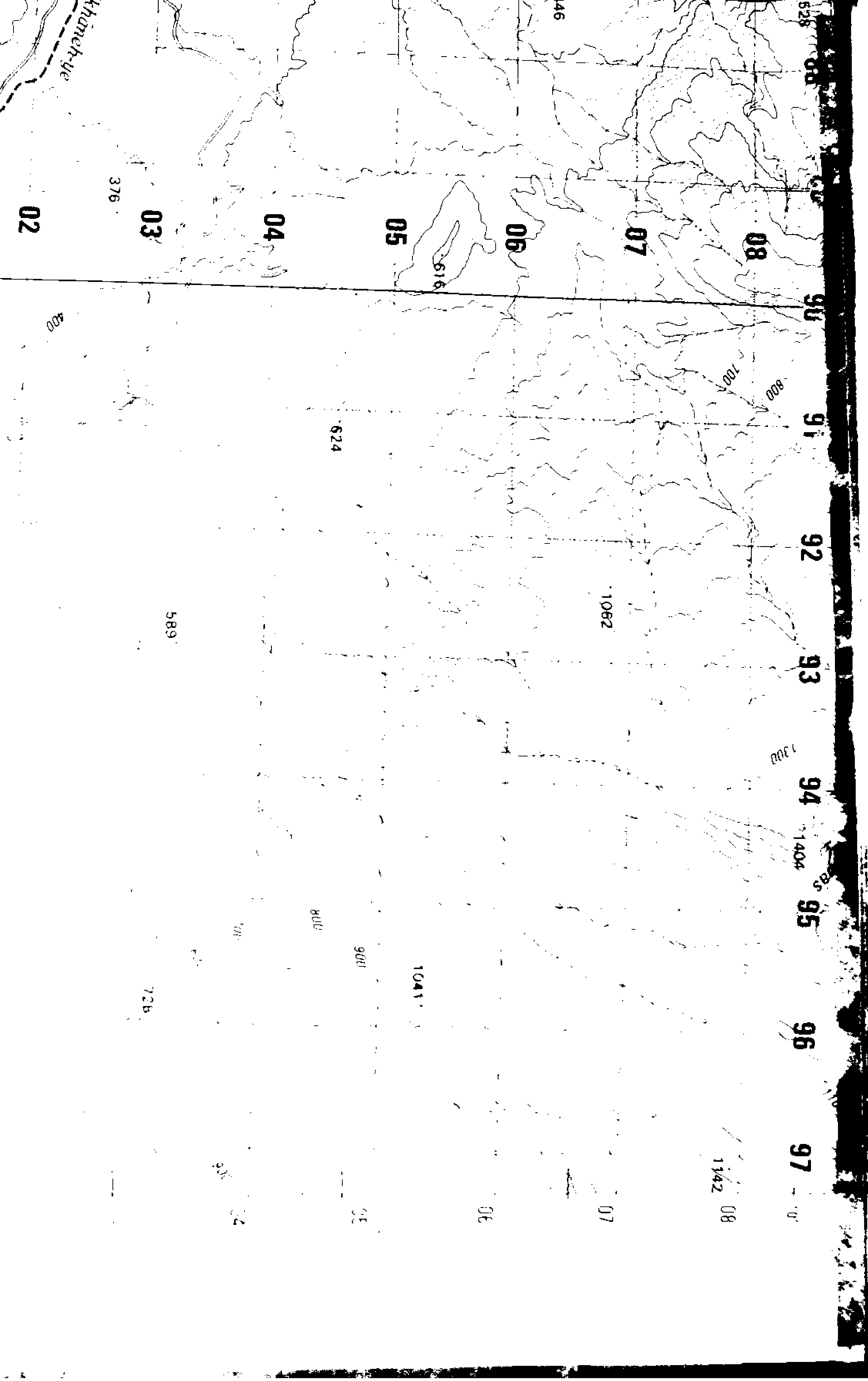
02
03
04
05
06
07
08
90
91
92
93
94
95
96
97
376
616
624
589
1062
1041
1404
1142
700
800

Marfat.com